﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد25 | جمعۃ المبارک 20/اپریل 2018ء | 03شعبان 1439 ہجری قمری ۞ 20/شہادت 1397 ہجری شمسی | شمارہ16

شرائط بیعت

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیعت اس بات پر لی کہ میں نماز قائم کروں گا۔ زکوٰۃ دوں گا اور ہر مومن کا خیر خواہ رہوں گا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب البیعۃ علی ایتاء الزکوٰۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے کیونکہ اس میں ہر ملک اور ہر زمین کے آدمی جمع کئے گئے ہیں اور نیز اس دن میں دنیا اور دین کی سعادت میں سے ہر ایک چیز جمع کی گئی ہے جس کی طرف لوگوں کو حاجت پڑتی ہے اور نیز ہر طرح کے علوم اور معارف اور شرع متین کے اسرار جمع ہو گئے ہیں اور لوگوں کے تعلقات آپس میں بڑھ گئے ہیں۔

اسلام سب دینوں پر غالب آئے گا اور ہر قوم کی جماعتیں توبہ اور خلوص دل کے ساتھ اس میں داخل ہوں گی۔ پس کوئی شک نہیں کہ یہ ہمارا وقت جمعہ ہے۔

اَلۡبَابُ الۡخَامِسُ

''اے خدا ترس اور عقلمند ناظرین! آگاہ رہو کہ یہ زمانہ وہی آخری زمانہ ہے [حاشیہ ۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قیامت کی گھڑی مخفی ہے اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کسی زمانہ کو کہا جائے کہ وہ آخری زمانہ ہے۔ پس ہم قیامت کی تعیین نہیں کرتے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ان معیّن گھڑیوں میں غیر معیّن ہے اور بلا شبہ قرآن کریم نے دنیا کے ہزاروں سالوں کو ایام تخلیق سے تشبیہ دی ہے۔ پس ہمارا ہر قول اسی سے مستنبط ہوتا ہے۔ جیسا کہ اہلِ دانش پر مخفی نہیں۔] اور میں آخرین میں سے ہوں۔ اور ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے کیونکہ اس میں ہر ملک اور ہر زمین کے آدمی جمع کئے گئے ہیں اور نیز اس دن میں دنیا اور دین کی سعادت میں سے ہر ایک چیز جمع کی گئی ہے جس کی طرف لوگوں کو حاجت پڑتی ہے اور نیز ہر طرح کے علوم اور معارف اور شرع متین کے اسرار جمع ہو گئے ہیں اور لوگوں کے تعلقات آپس میں بڑھ گئے ہیں۔ جیسا کہ دیکھتے ہو کہ ہر ایک ریل گاڑی صبح اور شام مشرق اور مغرب کے گروہ در گروہ لوگ لاتی ہے اور اس کے باعث مشرق اور مغرب کے میوے خدا کے حکم سے جمع ہو گئے ہیں۔ اور امید ہے کہ آخر کار رحیم خدا ہمارے دین کی پراگندگی کو دور کر دے گا اور خلقت کو اس گڑھے کے کنارے سے ہٹا لے گا جس کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ سب سچ بولنے والوں سے زیادہ سچ بولنے والا ہے۔ اور اسلام سب دینوں پر غالب آئے گا اور ہر قوم کی جماعتیں توبہ اور خلوص دل کے ساتھ اس میں داخل ہوں گی۔ پس کوئی شک نہیں کہ یہ ہمارا وقت جمعہ ہے۔ اور آسمان اور زمین اس پر گواہی دیتے ہیں اور اس میں وہ ہر ایک چیز جمع ہو گئی ہے جو اگلوں میں پراگندہ تھی اور میں اس جمعہ میں عصر کے وقت اور ایسے وقت میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کو تنگی اور عسر نے گھیر لیا تھا پیدا کیا گیا ہوں جیسا کہ آدم صفی اللہ جمعہ کی آخری گھڑی میں پیدا کیا گیا اور آدم کا زمانہ اس وقت کے لئے بطور نمونہ کے تھا اور اس کے عصر کا وقت اس عصر کے لئے سایہ کے طور پر تھا کہ اس میں اسلام کا گلا گھونٹا گیا اور ہمارے دین پر مصیبتیں پڑیں اور قریب ہے کہ دین کا آفتاب غروب ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ان دنوں اسلام کا نور تاریکی کی اور لئیموں کی زیادتی اور دشمنوں کے حملوں سے جو قلم کے ساتھ ہیں اور تکذیب کرنے والوں کی وجہ سے کم ہو گیا ہے۔ اور قریب تھا کہ اس کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہتا اگر خدائے کریم کا فضل اس کا تدارک نہ کرتا۔ چنانچہ اسی سبب سے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اس میں ایک مجدّد کو پیدا کرے جو آدم سے مشابہ ہو۔ پس اس دن عصر کے وقت یعنی عُسر کے وقت میں مجھ کو پیدا کیا اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی اور اپنے بزرگ بندوں کے سلسلہ میں مجھ کو داخل کیا۔ اور مجھے ان کے لئے جو اختلاف کرتے ہیں حَکم بنایا اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور لوگوں نے کھلم کھلا دیکھ لیا ہے کہ خدا تعالیٰ میری مدد کرتا ہے اور ہر بات میں میری تائید کرتا ہے اور لوگوں نے مجھے نکال دیا لیکن اُس نے مجھے اپنے پاس جگہ دی اور وہ مجھ پر ٹوٹ پڑے لیکن اُس نے مجھے محفوظ رکھا اور میری جماعت بڑھائی اور میرے سلسلہ کو قوت دی پس بدظنی اور خدا کے فضل نے جو مجھ پر تھا اُن کو حیرت میں ڈالا اور کہا کہ کیا خدا ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے اور خون کرے۔ پس خدا نے ان کو میری وساطت سے جواب دیا کہ مَیں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور کہا کہ فلانا مظلوم مارا گیا اور فلانے عیسائی کے قتل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور قتل کو میری طرف منسوب کیا تا کہ مجھے اُن لوگوں میں داخل کریں جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور ظلم اور فساد سے لوگوں کو مار ڈالتے ہیں اور خدا جانتا ہے کہ مَیں اُن سے بَری ہوں اور اُن کی یہ باتیں جو میری نسبت ہیں بالکل جھوٹی اور بہتان ہے اور خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اِسی لئے خدا نے میری طرف انہی کی زبانی وحی کی کہ ''کیا تو خلیفہ بناتا ہے زمین میں'' اس آیت تک کہ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ اور یہ اس لئے فرمایا کہ جرأت کرنے والوں کو عبرت حاصل ہو۔ اور یہ باتیں ان کی زبان پر اس لئے جاری ہوئیں تا کہ خدا تعالیٰ کی اِس خبر کو پوری کریں جو پہلے مذکور ہو چکی اور اس لئے کہ میری مشابہت آدم سے فساد اور خونریزی کی تہمت میں ثابت کریں۔ پس خدا نے ان کو اپنی وحی کے ذریعہ سے جواب دیا اور یہ وحی اُس مشرک کے قتل سے پہلے جس کی نسبت اُن کا گمان ہے کہ مَیں نے اُسے قتل کیا ہے اور اُس نصرانی کی موت سے پہلے جس کی نسبت اُن کا گمان ہے کہ میرے دوستوں نے اُس کے قتل کے لئے اس پر حملہ کیا چھپ کر شائع ہو چکی تھی۔ پس تعریف ہو اس خدا کی کہ جس نے میری طرف سے ان باتوں کے ساتھ مدافعت کی جو آدم کے حق میں کہی گئی تھیں اور خدا سب دفاع کرنے والوں سے بہتر ہے۔ وہی خدا جس نے میرے ذریعہ سے اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا پھر لوٹایا پس گویا پھر اپنے مغرب سے طلوع کیا اور طالبوں کے لئے تجلّی فرمائی۔''

....(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 151 تا155۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

آپ لوگوں نے زندگیاں وقف کیں۔ کس لئے وقف کیں؟ اس لئے کہ مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کرنی ہے۔ اس لئے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا اس کو آپ نے آگے بڑھانا ہے۔ اور اس لئے کہ آپ کا یہ مشن جو ہے، آپ کا یہ کام جو ہے اس کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ نے توحید کا قیام دنیا میں کرنا ہے۔ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے۔

آپ لوگوں نے آج دہریت کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ توحید کا قیام کرنا ہے اور توحید کے قیام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے۔ دنیا کو اس جھنڈے کے نیچے لے کر آنا ہے۔ دنیا کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانا ہے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔

جائزہ لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہونے کی ہم کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اس کے بغیر ان باتوں کا حصول نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کریں تبھی آپ لوگ حقیقت میں توحید کا قیام بھی کر سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے میں مددگار بن سکتے ہیں۔

ایک مربی کا معیار تو یہ ہے کہ کم ازکم نصف پارہ روز تلاوت ہونی چاہئے اور تلاوت کے ساتھ پھر تفسیر قرآن کو پڑھنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ قرآن کریم پر تدبّر اور غور اور فکر کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں ان کا مطالعہ باقاعدگی سے رکھنا بھی ضروری ہے۔ تفسیر کبیر کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ پھر خلفاء کا جو لٹریچر ہے اس کو بھی آپ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ خطبات کو باقاعدہ سنیں۔

روحانیت کے لئے ذکر الٰہی بھی ضروری ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔

اسی طرح اور بہت ساری تربیتی باتیں ہیں۔ اخلاق ہیں۔ بات چیت کرنے کا طریقہ ہے۔ اور لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا طریق ہے۔ اطاعت کے معیار ہیں۔ اطاعت کے معیار بھی آپ لوگوں کے بہت بلند ہونے چاہئیں۔ آپ کی گھریلو زندگی میں آپ کا جو نمونہ ہے وہ بھی بلند ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ ان باتوں پر آپ عمل کرنے والے ہوں۔

جامعہ احمدیہ یُوکے سے فارغ التحصیل ہونے والی چھٹی، جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والی آٹھویں اور جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی تیسری شاہد کلاس کے طلباء کی مشترکہ تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب۔

فرمودہ 25 مارچ 2018ء بروز ہفتہ بمقام Haslemere، جامعہ احمدیہ یُوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ. أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

الحمد للہ اس سال جامعات احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور یُوکے کے فارغ التحصیل طلباء تعلیمی میدان میں اپنی کامیابی حاصل کرنے کے بعد آج یہاں بیٹھے ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں باقی باتیں کروں جامعہ احمدیہ یُوکے کی جو رپورٹ پیش کی گئی ہے وہ اتنی تفصیلی نہیں تھی۔ شاید پرنسپل صاحب نے میرا وقت بچانے کے لئے یا اس خیال سے کہ یہاں کے رہنے والوں کو تو activities کا پتا ہی ہے تفصیلی رپورٹ نہیں دی۔ لیکن جن activities، جن پروگرامز کا جامعہ احمدیہ کینیڈا اور جرمنی نے اپنی رپورٹس میں ذکر کیا ہے وہ سب یہاں بھی اسی طرح ہوتے ہیں بلکہ شاید کچھ زائد ہی ہوتے ہوں۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ جامعہ احمدیہ یُوکے نے صرف تعلیمی رپورٹ پیش کی ہے اور باقی ان کی activities نہیں ہیں۔

جامعہ سے فارغ ہونے والے طلباء جو ہیں وہ اپنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد، اس فراغت کے بعد آج اپنی عملی زندگی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ آپ لوگوں نے یہ عہد کیا کہ ہم اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں اور دین کا علم حاصل کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ یہاں آپ نے سات سال گزارے۔ مختلف تعلیمی تدریسی اور دوسری activities میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے کہا آج کامیاب ہو کے آپ میدان عمل میں آ گئے۔ آپ لوگوں نے زندگیاں وقف کیں۔ کس لئے وقف کیں؟ اس لئے کہ مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کرنی ہے۔ اس لئے کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا اس کو آپ نے آگے بڑھانا ہے۔ اور اس لئے کہ آپ کا یہ مشن جو ہے، آپ کا یہ کام جو ہے اس کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ نے توحید کا قیام دنیا میں کرنا ہے۔ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تقریر ’’سیر روحانی‘‘ میں یہ فرمایا تھا کہ آج مسیح نے محمد رسول اللہ کا جھنڈا چھینا ہوا ہے، تم نے مسیح سے لے کر محمدؐ رسول اللہ کے سپرد کرنا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے سپرد کرنا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ (ماخوذ از سیر روحانی، انوار العلوم جلد 24 صفحہ 339) لیکن آج مسیحیت تو اپنی کمزوری کی طرف بڑھ رہی ہے گو کہ ایک مقابلہ ان کے ساتھ بھی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جو ابھرنے والا خطرہ ہے اور ابھرتا چلا جا رہا ہے وہ ہے دہریت۔ دوسرے مذاہب نے خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق نہ پا کر، براہ راست خدا تعالیٰ کے تعلق کو نہ دیکھ کر دین سے دوری اختیار کرنی شروع کر دی ہے۔ اکثریت ان میں سے لامذہب ہو گئی ہے بلکہ دہریہ ہو گئی ہے۔ آپ لوگوں نے آج دہریت کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ توحید کا قیام کرنا ہے اور توحید کے قیام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے۔ دنیا کو اس جھنڈے کے نیچے لے کر آنا ہے۔ دنیا کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانا ہے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ پس اس مقصد کے حصول کے لئے آپ لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے آپ لوگوں کو اب اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ میدان عمل میں آنا چاہئے۔

پس یاد رکھیں کہ یہ کام آرام سے اپنے انجام کو پہنچنے والا نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ کو کوشش کرنی پڑے گی۔ اس کے لئے بے انتہا محنت کرنی پڑے گی۔ اس کے لئے اپنی حالتوں میں ایک انقلابی تبدیلی لانی ہو گی۔

یہ نظم جو پڑھی گئی ہے (1) اس میں بھی بہت سی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے ان باتوں کو بھی آپ نے سامنے رکھنا ہے۔

آج شاہد کی ڈگری لے کر آپ فارغ نہیں ہو گئے بلکہ آج آپ کو ان باتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم توحید کا قیام کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں۔ کس طرح ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرا سکتے ہیں۔ کس طرح ہم خدا کی بادشاہت دنیا میں دوبارہ قائم کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم دنیا کو خدا کے قریب لا سکتے ہیں۔ پس اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں۔

آج یہ بھی جائزہ لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہونے کی ہم کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اس کے بغیر ان باتوں کا حصول نہیں ہو سکتا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اس کے بغیر ہم وہ مقاصد حاصل نہیں کر سکتے جس کے لئے ہم نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ کیا ہم اپنے نوافل کے حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا تہجد ادا کرنے کے لئے بے چین ہو کر جاگنے کی کوشش کرتے ہیں؟ کیا اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ صرف فرض ادا کرنے کے لئے نہیں، نمازیں صرف اس لئے نہیں پڑھنیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک فرض عبادت قرار دیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے عشق کی وجہ سے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عشق کی وجہ سے اس کے حکم کے مطابق باجماعت نمازوں کی طرف توجہ دینی ہے۔ آپ میں سے بعض لوگوں کی مختلف جگہوں پر ڈیوٹیاں لگیں گی۔ سارے مربیان، مبلغین فیلڈ میں نہیں جائیں گے۔ مربی کے طور پر کسی مشن میں آپ کی تعیناتی نہیں ہو گی۔ لیکن پھر بھی آپ لوگوں کو خیال کرنا چاہئے کہ جہاں بھی آپ ہیں، جتنا کام چاہے آپ کے سپرد کیا جائے، جتنا چاہے آپ رات کو جاگ رہے ہوں یا دن میں کام کیا ہو اور تھک گئے ہوں پھر بھی آپ نے اپنے نوافل کی ادائیگی کو نہیں بھولنا۔ اپنی نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا نہیں بھولنا۔ میں نے دیکھا ہے، مختلف جائزے میں نے لئے ہیں بعض مربیان کی باجماعت نماز کی طرف اتنی توجہ نہیں ہے جتنی ہونی چاہئے۔ پس اگر

ایک مربی کی توجہ نہیں، اس شخص کی توجہ نہیں جس نے سات سال تک دین کا علم حاصل کیا۔ صرف یہ پڑھا کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ حدیث میں کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا لکھا۔ فقہ میں کیا کیا مسائل ہیں۔ تصوف کیا ہے۔ ان چیزوں کو صرف علم کی حد تک پڑھنا تو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ پہلے بھی مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ یہ علم تو بعض غیر احمدی علماء میں شاید آپ لوگوں سے بہت زیادہ ہو۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کریں تبھی آپ لوگ حقیقت میں توحید کا قیام بھی کر سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے میں مددگار بن سکتے ہیں۔

اگر آپ لوگ یہ بنیادی فرض پورے نہیں کر رہے تو پھر سوچیں کہ کس طرح آپ لوگ مربی یا مبلغ کہلا سکتے ہیں؟ کس طرح آپ لوگ توحید کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے عشق کا دعویٰ کس طرح آپ کر سکتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کس طرح آپ دنیا میں لہرا سکتے ہیں؟ دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کس طرح کر سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو بڑا واضح فرمایا ہے کہ ہمارے کام تو دعاؤں سے ہونے ہیں (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 51۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور دعاؤں کے لئے بہرحال اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہو گی۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ میدان عمل میں آ کے پہلے سے بڑھ کر آپ لوگوں کو دعاؤں کی ضرورت ہے اور دعاؤں کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ایک جہاد کرنا ہو گا۔ ایک کوشش کرنی ہو گی۔ تبھی آپ لوگ اس مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اسی طرح تلاوت قرآن کریم ہے۔ بعض لوگ روزانہ ایک دو رکوع تلاوت کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے تلاوت کی۔ میں نے کئی نوجوان مربیان سے پوچھا تو بعض کہتے ہیں کہ جی ایک دو رکوع ہم نے تلاوت کی ہے۔ یہ تو معیار ایک مربی کا نہیں ہے۔ مربی کا معیار بہت بلند ہونا چاہئے۔ میں نے دیکھا ہے اتنا تو ہمارے بعض عام بچے بھی کر لیتے ہیں۔ پس ایک مربی کا معیار تو یہ ہے کہ کم از کم نصف پارہ روز تلاوت ہونی چاہئے اور تلاوت کے ساتھ پھر تفسیر قرآن کو پڑھنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ قرآن کریم پر تدبّر اور غور اور فکر کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ بلکہ ایک مربی کا یہ مستقل خاصّہ ہونا چاہئے کہ قرآن کریم پر تدبر کرے۔ غور کرے۔ اس کے احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کے لئے بھی اور دنیا کو سمجھانے کے لئے بھی تلاش کرے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں ان کا مطالعہ باقاعدگی سے رکھنا بھی ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جو کچھ بھی آپ نے پڑھا وہ تو پڑھنے کی عادت ڈالنے کے لئے تھا۔ جیسا کہ مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں۔ اب اس کو بڑھانا آپ کا کام ہے۔ اور اس کو بڑھایا تبھی جا سکتا ہے جب زمانے کے امام کی تحریرات کو مستقل پڑھیں۔ کتب کو پڑھیں۔ ارشادات کو پڑھیں اور پھر ان پر غور کریں اور پھر جائزہ لیں کہ کیا کیا کمیاں ہم میں ہیں۔ اور اسی طرح یہ بھی کہ کس طرح ہم اس پیغام کو آگے پہنچا سکتے ہیں۔ کتب کے نوٹس بھی بنانے چاہئیں۔ گزشتہ سال غالباً convocation میں مَیں نے حضرت مصلح موعود کے حوالہ سے بیان کیا تھا کہ خواجہ کمال الدین صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے انسان بارہ تقریریں تیار کر لے تو جہاں تک علمیت کا سوال ہے دنیا میں کوئی عالم، بڑے سے بڑا عالم بھی اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب کہا کرتے تھے کہ میں نے سات تقریریں تیار کی ہیں اور ہندوستان میں بھی اور انگلستان میں بھی، یورپ میں بھی میں جب کسی سے مقابلہ کرتا ہوں تو کوئی میرے سامنے نہیں ٹھہرتا۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 26 صفحہ 459 خطبہ بیان فرمودہ 2 نومبر 1945ء) تو یہ تو علمی حیثیت ہے۔ اس ایک شخص کی بات ہے جو بظاہر روحانی طور پر اتنے اعلیٰ معیار کے نہیں تھے۔ لیکن ان کا علمی معیار تھا۔ تو علمی معیار بلند کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اور پھر ان کے نوٹس تیار کرنا یہ ضروری ہے۔ لیکن بنیادی بات وہی ہے جو پہلے کہہ چکا ہوں کہ ساتھ ہی آپ کو اپنی روحانیت بھی بڑھانے کی ضرورت ہو گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب میں سے آپ نے آیات کی جو تفاسیر فرمائی ہیں وہ ایک جگہ اکٹھی کر لی گئی ہیں۔ اس تفسیر کو پڑھنا، اس کا مطالعہ کرنا بھی ضروری ہے۔

پھر اسی طرح مَیں ہمیشہ مربیان کو کہتا ہوں کہ تفسیر کبیر کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ بہت سارے تاریخی پہلو اور روحانی پہلو اس سے آپ کے سامنے آ جائیں گے۔

پھر خلفاء کا جو لٹریچر ہے اس کو بھی آپ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ بہت سارے اعتراض آپ کو اس حوالے سے بھی کئے جاتے ہیں کہ فلاں خلیفہ نے تو یہ کہا اور فلاں نے یہ کہا۔ بعض باتیں مختلف وقتوں کے لئے ہوتی ہیں اور مختلف ارشادات ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے مطالعہ صحیح کیا ہو گا تو ان کے جواب بھی دے سکتے ہیں۔ جو لوگ خلفاء پہ اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب بھی آپ دے سکتے ہیں۔ یا یہ کہنا کہ فلاں نے یہ کہا اور اس وقت یہ کیوں کہا جا رہا ہے تو اس کا جواب تبھی آپ تیار کر سکتے ہیں جب آپ خلفاء کا مہیا کردہ لٹریچر بھی باقاعدہ پڑھیں۔

اسی طرح خطبات کو باقاعدہ سنیں۔ کینیڈا کی رپورٹ میں یہ ذکر کیا گیا کہ خطبات سب سنتے ہیں۔ نوٹس (Notes) لیتے ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن نوٹس لے کے پھر ڈائریوں میں نہیں پڑے رہنے چاہئیں۔ نوٹس لے کے پھر ان پر غور کریں۔ دیکھیں کہ کیا چیز ہے جو اس وقت ضروری ہے۔ کون کون سی باتیں ایسی ہیں جو ہمیں حالات حاضرہ کے مطابق بیان کرنی ہیں۔ کون سے Contemporary Issues ہیں جن کو ہم اس میں سے بیان کر سکتے ہیں۔ پس یہ بعض باتیں ہیں جو علمی حد تک میں نے بتائیں۔ روحانی باتیں پہلے بتا دیں۔

اسی طرح روحانیت کے لئے ذکر الٰہی بھی ضروری ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ قرآنی دعائیں ہیں۔ مسنون دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں ہیں۔ درود ہے۔ استغفار ہے۔ اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ایک مربی کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔

یہ باتیں ہیں جو آپ کو اپنے فرائض کی طرف متوجہ رکھیں گی۔ آپ کو ہمیشہ یہ یاد دہانی کرواتی رہیں گی کہ آپ کے کیا فرائض ہیں اور جب فرائض کی طرف آپ کی یاد دہانی رہے گی۔ جب آپ اپنی حالتوں کی طرف توجہ رکھیں گے تب پھر تبلیغ اور تربیت کا بھی اثر ہو گا۔ جب دنیا کو آپ کے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی نظر آئے گی تو تبھی دنیا اثر بھی قبول کرے گی چاہے وہ تربیت کے لحاظ سے ہو، چاہے وہ تبلیغ کے لحاظ سے ہو۔ کیونکہ دنیا کو نظر آ رہا ہو گا کہ آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے جو آپ کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی یہ بات ناپسند ہے کہ جو بات تم کہو وہ نہ کرو۔ جس طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:4) کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ اس لئے ہمیشہ وہ بات کہنی چاہئے جو انسان خود بھی کرتا ہے۔

پس اپنی بات میں اثر پیدا کرنے کے لئے بھی اور اپنی روحانیت کے لئے بھی، اپنے خدا کو راضی کرنے کے لئے بھی ہمیشہ یہ دیکھیں کہ مَیں جو کہہ رہا ہوں کیا وہ کر بھی رہا ہوں کہ نہیں۔ اگر لوگوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں تو خود بھی نمازوں کی طرف توجہ ہے؟ اگر نوافل کی طرف توجہ دلا رہا ہوں تو خود بھی نوافل کی طرف توجہ ہے؟ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ دلا رہا ہوں یا قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلا رہا ہوں تو خود بھی میرے معیار ایسے ہیں جس کو میں کہہ سکوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو حاصل کر رہا ہوں؟ اگر نہیں تو پھر یہ غلط چیز ہے۔

اسی طرح اور بہت ساری تربیتی باتیں ہیں۔ اخلاق ہیں۔ بات چیت کرنے کا طریقہ ہے۔ اور لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا طریق ہے۔ اطاعت کے معیار ہیں۔ اطاعت کے معیار بھی آپ لوگوں کے بہت بلند ہونے چاہئیں۔ آپ کی گھریلو زندگی میں آپ کا جو نمونہ ہے وہ بھی بلند ہونا چاہئے۔ باہر جا کر آپ تقریر کر رہے ہوں کہ عائلی مسائل کو ہم نے کس طرح حل کرنا ہے۔ کس طرح ہم نے اپنے گھروں میں اچھے نمونے قائم کرنے ہیں۔ کس طرح میاں بیوی کے صحیح تعلقات ہونے چاہئیں۔ کس طرح ہم نے بچوں کی تربیت کرنی ہے۔ لیکن اگر اپنے گھر میں وہ نمونے نہیں تو اس کا اثر نہیں ہو سکتا۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ایک مربی بننے کے بعد آپ پہ پڑ رہی ہے۔ اگر آپ نے یہ نمونے نہ دکھائے تو پھر مربی بننے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ دنیا کو آج ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانے والے ہوں۔ اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد جہاں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے، تعلیم کی اشاعت کرنی ہے۔ وہاں دردِ دل سے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔

پس دوبارہ خلاصۃً مَیں یہ باتیں دہرا دوں۔ حقیقی مومن کی اور اس سے بڑھ کر ایک واقف زندگی کی اور اس سے بڑھ کر اس ایک شخص کی جس نے جماعت کی تربیت اور تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں وہ اس کے لئے ضروری ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہونا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنا ایک بہت بڑا فرض ہے جو آپ کو ادا کرنا ہے۔ دنیا کی آلائشوں سے ہمیشہ پاک رہنا یہ انتہائی ضروری ہے۔ دنیا میں آجکل مختلف قسم کے attractions ہیں۔ مختلف قسم کی ایسی باتیں ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو انسان ان میں اگر ڈوب نہیں سکتا تو کم از کم کسی نہ کسی موقع پر ان میں involve ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو بچا کے رکھنا، ہر طرح سے دنیا کی آلائشوں سے بچا کے رکھنا اور اس کے لئے جس طرح کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ استغفار کرنا بہت ضروری ہے۔ استغفار کی بہت زیادہ عادت ڈالیں۔ نہ صرف بچنا بلکہ حتی الوسع ان باتوں کو یاد رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ کیا ذمہ داریاں ڈالی ہیں ان برائیوں سے جو دنیاوی برائیاں ہیں ہمیشہ پاک بھی رہنا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کرتے رہنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ پاک رکھے۔ دوسروں کے عیب چھپانا۔ حکمت سے اصلاح کی کوشش کرنا۔ ضروری نہیں ہوتا کہ اصلاح کے لئے انسان جب تک براہ راست بات نہ کرے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے کہ جو وعظ ہے وہ حکمت سے، طریقے سے کریں۔ حکمت سے بات کرنا، یہ جہاں آپ کی تربیت میں کام آئے گا وہاں تبلیغ میں بھی کام آئے گا۔

پھر دوسروں کی خیر خواہی، ان کا درد رکھنا، حسن ظنی رکھنا۔ بہت ساری بیماریاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ آپس کے خراب تعلقات بدظنی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جماعتوں میں جب آپ جاتے ہیں وہاں بعض لوگوں کے مربی کے متعلق خیالات بدظنی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس بدظنی پر آپ لوگوں کو وہی طریق اختیار نہیں کرنا بلکہ آپ نے حسن ظنی سے کام لینا ہے۔ آپ نے حکمت سے ان کی تربیت کرنی ہے اور ان کو سمجھانا ہے کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے وہ بدظنی ہے۔ اور بدظنی اچھی چیز نہیں۔ اور وہ تبھی ہو سکتا ہے جب آپ کے اپنے دل حسن ظنی سے بھرے ہوں۔

قرآن کریم پر فکر و تدبر کرنا اور دعاؤں کی طرف توجہ دینا۔ تبلیغ کے لئے ایک جوش پیدا کرنا۔ جب تک جوش نہیں ہو گا تبلیغ کی طرف توجہ نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر تکلیف اور مشکل کو برداشت کرنا۔ انسانوں پر انحصار نہ کرنا بلکہ ہر چیز مانگنا تو خدا تعالیٰ سے مانگنا اور جب اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ پھر دیتا بھی ہے۔ بعض نئے مربیان کو بھی تجربے ہوتے ہیں۔ بعضوں نے مجھے لکھا کہ افریقہ میں جو ایک دو مہینہ کے لئے ٹریننگ کے لئے بھیجا جاتا ہے تو بعضوں کو بہت ریموٹ ایریا میں، گاؤں میں، دور دراز علاقوں میں بھیج دیا اور وہاں ان کے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس طریقہ سے وہ خواہش پوری کی کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس جگہ پر وہ سامان پیدا کر دیا ہے۔ یہ تجربات ہمیشہ ان لوگوں کو ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر انحصار کریں اور اسی کے آگے جھکیں۔ اس کے بندوں سے مانگنا ان کا طریق نہ ہو بلکہ ہر چیز خدا سے مانگنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ آپ ان باتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ جامعہ کے قیام کا جو مقصد تھا اس میں سات سال گزارنے کے بعد اس مقصد کے حصول کا نہ صرف آپ میں اِدراک پیدا ہوا ہو بلکہ ایک جوش اور تڑپ سے اس مقصد کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ آپ جہاں جماعت کے اندر تربیتی کام سرانجام دینے والے ہوں وہاں غیروں کو ایک تڑپ اور جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے والے بھی ہوں اور اس کے بہتر نتائج کے حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے بھی ہوں۔ دنیاوی خواہشات سے ہمیشہ دور رہنے والے ہوں اور آپ میں سے ہر ایک دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ایک عملی تصویر ہو۔ تبھی یہ غیر معمولی کام جو ہے جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے اسے آپ سرانجام دے سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

... ...

(1) اس تقریب میں تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم ''وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں'' کے منتخب اشعار پڑھے گئے۔

☆...☆...☆

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09 جولائی 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ اقصیٰ پرویز بنت مکرم پرویز احمد صاحب کا ہے جو عزیزم عثمان شہزاد بٹ مربی سلسلہ ابن مکرم امجد شہزاد بٹ صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا عزیزم عثمان شہزاد بٹ مربی سلسلہ ہیں۔

نکاحوں کے موقعہ پہ جہاں خوشی کے مواقع پیدا ہوتے ہیں وہاں کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں لڑکے پر بھی، لڑکی پر بھی۔ اللہ کے فضل سے جو دین کا علم رکھنے والے ہیں ان کو اپنی ذمہ داریوں کا علم بھی ہے اور اس بات کو بھی سمجھتے ہیں کہ ذمہ داریاں ادا نہ کرنے کی صورت میں بعض اللہ تعالیٰ کے احکامات کے ردّ کرنے والے بن جاتے ہیں۔ پس یہ بات ہمیشہ ہر قائم ہونے والے رشتہ کو ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ رشتوں کے ساتھ ہی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور اسی وجہ سے رشتہ طے کرتے وقت جن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ ایک دوسرے پر اعتماد پیدا کرو۔ ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھاؤ اور اپنے عملوں سے اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی تربیت کرو۔

پس جو لڑکیاں خاص طور پہ واقفین زندگی سے بیاہی جاتی ہیں ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ذمہ داریاں صرف لڑکے پر عائد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکیوں پر بھی ذمہ داریاں ہیں۔ اس لئے جب وہ واقف زندگی سے نکاح، شادی کرنے پر تیار ہوتی ہیں تو انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ واقف زندگی جس طرح کی زندگی گزار رہا ہے اس کے ساتھ انہوں نے بھی اسی طرح زندگی گزارنی ہے اور دنیاوی ترجیحات اور خواہشات کو پسِ پُشت ڈالنا ہے۔ پس خاص طور پر جو لڑکی مربی سلسلہ سے، واقف زندگی سے بیاہی جاتی ہے اس کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ بھی اپنے خاوند کے وقف میں اسی طرح ذمہ دار ہے جس طرح اس کا خاوند اپنے فرائض میں۔ پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر دونوں زندگیاں گزاریں تو وہ زندگی تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے گزرتی ہے۔ اور اعتماد قائم کرتے ہوئے، ایک دوسرے کا احساس اور خیال کرتے ہوئے زندگی گزرتی ہے۔ اور ان کی جو خواہش ہوتی ہے وہ دنیاوی خواہش نہیں ہوتی بلکہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا پہلا نکاح عزیزم عثمان شہزاد بٹ کا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ یاسمین عاصمہ احمد واقفۂ زندگی بنت مکرم منصور احمد صاحب جرمنی کا ہے۔ یہ نکاح عزیزم فراز احمد کھوکھر ابن مکرم مبرور احمد کھوکھر صاحب کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

ایجاب وقبول سے قبل حضور انور نے دریافت فرمایا واقفۂ زندگی یا واقفۂ نو ہے یہ؟

دولہن کے والد صاحب نے عرض کی کہ واقف زندگی۔

اس پر حضور نے دریافت فرمایا ابھی پڑھ رہی ہے؟

اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: وقف اولاد میں شامل تھی کہ بعد میں وقف کیا تھا۔

دولہن کے والد صاحب نے عرض کیا کہ وقف اولاد میں شامل نہیں تھی، بعد میں ہماری درخواست پر حضور انور نے فرمایا تھا کہ اب وقف کردیں۔

اس پر حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

یاسمین عاصمہ مکرم ہدایت اللہ ہُبش صاحب جو جرمن احمدی تھے ان کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی آئندہ نسلوں میں بھی وہ اخلاص قائم رکھے، ہدایت اللہ ہُبش صاحب ہمیشہ جس کا اظہار کرتے رہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین خان واقفۂ نو کا ہے جو مکرم چوہدری کولمبس خان صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں جو عزیزم ابوالحسن محمد حارث ابن مکرم مظفر احمد صاحب ڈیرہ غازی خان پاکستان کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہا حاضر نہیں ہے، مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب دلہا کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح نائلہ الزمان واقفۂ نو کا ہے جو قمر الزمان صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم مسعود احمد ابن مکرم محمود احمد صاحب کے ساتھ جو ہالینڈ کے رہنے والے ہیں، سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکا حاضر نہیں ہے۔ ان کے وکیل مکرم مدثر احمد صاحب حاضر ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دعا کرلیں اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں اور آئندہ نسلیں بھی ان کی نیک، صالح ہوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہوں۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 08/مارچ 2018ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ نجمہ نصیر طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر صاحب (بدوملہی۔ حال نیوپورٹ۔ یُوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ نجمہ نصیر طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر صاحب (بدوملہی۔ حال نیوپورٹ۔ یوکے)

2 مارچ 2018ء کو 51 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند، دعا گو، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پاکستان اور پھر یوکے میں بچوں کو کثرت سے قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ نیو پورٹ میں نائب صدر کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے میاں مقامی جماعت میں سیکرٹری تبلیغ کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید کے طور خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش مرحوم قادیان

17 فروری 2018 کو 83 سال کی عمر میں قادیان میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد محترم سید عبدالرزاق صاحب مرحوم جنوبی ہند کی ریاست میسور کے شہر ہبلی کے رہائشی تھے اور اپنی سعید الفطرتی کے باعث 1950 کے قریب بیعت کا شرف حاصل کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے اور ہبلی جماعت کے پہلے صدر بھی مقرر ہوئے۔ مرحومہ کی شادی مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش واقف زندگی سے 1952ء میں ہوئی۔ دورِ درویشی میں کئی شدید صبر آزما مراحل سے بھی گزرنا پڑا لیکن آپ نے اپنے شوہر کے ساتھ یہ عرصہ بڑے صبر و استقامت کے ساتھ گزارا۔ مرحومہ صوم و صلوۃ کی پابند، بہت نیک طبع، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے بہت عقیدت رکھتی تھیں۔ آپ کے اکثر بچے کینیڈا کی ایڈمنٹن جماعت میں مقیم ہیں۔ کچھ عرصہ سے ان کے پاس مقیم تھیں۔ جلسہ سالانہ 2017ء میں شرکت کی غرض سے قادیان آئیں اور اس کے بعد اپنی بیٹی اور داماد کے ساتھ عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی قادیان میں گزشتہ 25 سالوں سے لجنہ اماء اللہ بھارت کی عاملہ ممبر ہیں اور ان کے میاں مکرم خالد محمود صاحب نظارت بیت المال خرچ میں بطور کارکن خدمت بجالا رہے ہیں۔

2۔ مکرمہ بشریٰ منور صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد لکھن صاحب (فیصل آباد۔ حال امریکہ)

10 اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کی فیملی ربوہ کے اولین مکینوں میں سے تھی۔ ربوہ اور فیصل آباد میں مختلف شعبوں میں خدمت کرنے کے علاوہ فیصل آباد کے دو حلقوں میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ محلہ میں بڑا اثر ورسوخ تھا۔ غیر احمدیوں کے ساتھ بھی مثالی تعلقات تھے۔ کئی غیر احمدی بچیوں کا سکول میں داخلہ کروایا اور بعض کی مالی مدد بھی کرتی رہیں۔ آپ کا گھر جماعتی اجلاسات کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھیں اور دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنی اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی اور وہ سب مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔ مکرم عبدالرزاق منگلا صاحب (سیکورٹی گارڈ دارالضیافت ربوہ)

8 نومبر 2017 کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو دارالضیافت ربوہ اور بیت الکرامہ میں 24 سال خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ بیت الکرامہ میں مجبور اور تنگ دست احباب کا ہر وقت خیال رکھنا ایک انتہائی مشکل امر ہے لیکن آپ نے یہ فریضہ انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ انتہائی ملنسار اور ہنس مکھ انسان تھے۔

4۔ مکرم رائے قمر احمد صاحب ابن چوہدری آفتاب احمد صاحب (جرمنی)

10 نومبر 2017 کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1975ء میں جرمنی آئے۔ تقریباً 27 سال آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔ جماعت کے مختلف شعبوں میں خدمت کی بھی توفیق پائی۔ خدمت خلق کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ پاکستان سے جو بھی عزیز آتے ان کو اپنے گھر پر ٹھہراتے اور ان کی ہر طرح مدد کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹے اور بیٹی کے علاوہ دو نواسیاں، تین پوتیاں اور ایک پوتا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے والد مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب لمبے عرصہ سے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے شعبہ ترسیل ڈاک میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

5۔ مکرم نوید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب (آف لالیاں)

24 نومبر 2017 کو 33 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ لالیاں قیام کے دوران بطور معتمد و قائد مجلس خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم صدر صاحب لالیاں نے مسجد کی تعمیر و مرمت کا کام بھی آپ کے سپرد کیا ہوا تھا جسے آپ نے نہایت خوش دلی اور ذمہ داری سے نبھایا۔ کام کے سلسلہ میں کچھ عرصہ کے لئے سعودی عرب چلے گئے اور اپنی پہلی تنخواہ مسجد میں بطور عطیہ پیش کی۔ صوم وصلوۃ کے پابند بہت مخلص نوجوان تھے۔ باقاعدگی سے اپنے چندوں کی ادائیگی کرتے تھے۔ آپ کو دوبارج اور متعدد مرتبہ عمرہ کی توفیق ملی۔ آپ مکرم عطاء الرزاق صاحب (مربی سلسلہ ریسرچ سیل) کے بھائی تھے۔

6۔ مکرمہ صائمہ وقار صاحبہ (جرمنی)

29 نومبر 2017ء کو 36 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بیماری میں بڑے صبر اور حوصلہ سے زندگی گزاری۔ بہت خوبیوں کی مالک اور مخلص باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

7۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا شریف الدین صاحب (فیصل آباد)

20 دسمبر 2017 کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، بہت نیک، مخلص اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ لازمی چندہ جات و دیگر مالی قربانیوں میں بڑھ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

حضرت جابر بن عبداللہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ان کے باغ کے پھل میں غیر معمولی برکت اور قرض کی ادائیگی کے لئے خصوصی اہتمام کی تاکید۔

مکرم بلال ادلبی صاحب آف سیریا اور مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30/مارچ 2018ء بمطابق 30/امان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت جابر بن عبداللہ تھے اور یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے تھے۔ عبداللہ بن عمرو بن حرام وہی صحابی ہیں جن کے ذکر کے حوالے سے چند جمعہ پہلے میں نے بتایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہاری کیا خواہش ہے؟ بتاؤ میں پوری کروں۔ تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ میری خواہش ہے کہ دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنّت کے خلاف ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو نہیں ہو سکتا کیونکہ مرنے والے دوبارہ دنیا میں نہیں لوٹائے جاتے۔ (سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ آل عمران حدیث 3010) اس کے علاوہ بتاؤ کیا بات ہے۔ تو بہرحال اس سے ان کی قربانی کے معیار اور اللہ تعالیٰ کے ان سے غیر معمولی سلوک کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ اپنے عظیم المرتبت صحابی باپ کے بیٹے تھے اور بچپن میں ہی بیعت عقبہ ثانیہ کے دوران انہوں نے بیعت کی تھی۔ (اسد الغابہ جلد اوّل صفحہ 492 جابر بن عبداللہ بن حرامؓ مطبوعہ دار العلمیۃ بیروت 1996ء)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے واقعہ میں یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا تھا کہ یہودی سے لیا ہوا میرا جو قرض ہے میری شہادت کے بعد اس کو باغ کے پھل کو فروخت کر کے ادا کر دینا۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب هل یخرج المیت من القبر واللحد لعلة حدیث 1351) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد 8 صفحہ 244 حدیث 1351 کتاب الجنائز باب هل یخرج المیت من القبر واللحد لعلة مطبوعہ دار احیائ التراث العربی بیروت 2003ء)

روایت کے مطابق انہوں نے وہ قرض ادا کیا۔ اس کے علاوہ بھی اس زمانے میں رواج تھا کہ باغوں اور فصلوں کے مقابل پر قرض لیا جاتا تھا۔ حضرت جابر بھی اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے قرض لیتے تھے۔ اس کا ایک تفصیلی واقعہ کا ذکر ملتا ہے کہ کس طرح آپ نے قرض کی واپسی کے وقت یہودی سے کہا کہ باغ کی آمد کم ہوئی ہے یا امکان ہے کہ پھل تھوڑا ہے آمد کم ہو گی اس لئے قرض کی وصولی میں سہولت دے دو۔ کچھ حصہ لے لو، کچھ آئندہ سال لے لو۔ لیکن وہ یہودی کسی قسم کی سہولت دینے کو تیار نہ ہوا اور پھر اس پریشانی میں جابر بن عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں پتہ چلا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو سفارش کی لیکن وہ نہ مانا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنے اس صحابی سے اس کے قرض اتارنے کے سلسلہ میں شفقت فرمائی۔ دعا کی۔ اور کس طرح پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اس کا ذکر روایات میں ملتا ہے۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو یعنی حضرت جابر کے والد جو تھے ان کے قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں یہ واقعہ بیان کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو قرض اتارنے کے سلسلہ میں نصیحت فرمائی تھی۔ بہرحال اس وقت پھل کم لگا تھا اور اس قرض کی ادائیگی مشکل تھی۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک معاملہ پہنچا لیکن صحیح بخاری میں جو روایت ملتی ہے اس سے لگتا ہے کہ یہ بعد میں کسی وقت کا واقعہ ہے۔ بہرحال جو بھی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ سے شفقت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت دعا کا معجزہ جس طرح بھی یہ بیان کیا جائے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا جو میرے کھجوروں کے باغ کا نیا پھل تیار ہونے تک مجھے قرض دیا کرتا تھا۔ میری یہ زمین رومہ نامی کنوئیں والے راستہ پر واقع تھی۔ ایک بار سال گزر گیا مگر پھل کم لگا اور پوری طرح تیار بھی نہ ہوا۔ پھل کی برداشت کے موسم میں وہ یہودی حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے آ گیا جبکہ اس سال میں نے کوئی پھل نہ توڑا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے مزید ایک سال کی مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس کی نیت یہ تھی کہ اس طرح شاید یہ پورے کا پورا باغ میرے قبضہ میں آ جائے۔ تو اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ چلو ہم یہودی سے جابر کے لئے مہلت طلب کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے میرے باغ میں تشریف لائے اور یہودی سے بات کی۔ مگر یہودی نے کہا۔ اے ابوالقاسم! میں اسے مہلت نہیں دوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا۔ یہودی کا یہ رویّہ دیکھ کر آپ نے کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر آ کر یہودی سے دوبارہ بات کی۔ لیکن اس نے پھر انکار کر دیا۔ کہتے ہیں اس دوران مَیں نے باغ سے کچھ کھجوریں توڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں جو آپ نے تناول فرمائیں۔ پھر فرمایا جابر یہاں تمہارا جو باغوں میں چھپّر سا ہوتا ہے آرام کرنے کی جگہ ہوتی ہے وہ کہاں ہے؟ میں نے بتایا تو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے وہاں چٹائی بچھا دو تا کہ میں کچھ دیر آرام کروں۔ کہتے ہیں میں نے تعمیل ارشاد کی۔ آپ وہاں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو میں پھر مٹھی بھر کھجوریں لایا۔ آپ نے ان میں سے کچھ کھائیں۔ پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے دوبارہ بات کی مگر وہ نہ مانا۔ آپ نے دوبارہ باغ کا چکر لگایا اور مجھ سے فرمایا جابر کھجوروں سے پھل اتارنا شروع کرو اور یہودی کا قرض ادا کرو۔ میں نے پھل اتارنا شروع کیا۔ اس دوران آپ کھجوروں کے درختوں میں کھڑے رہے۔ کہتے ہیں میں نے پھل توڑ کر یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کچھ کھجوریں بچ گئیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب الأطعمہ باب الرطب والتمر ... الخ حدیث 5443)

یعنی یہ جو معجزہ ہوا۔ یہ جو غیر معمولی واقعہ ہوا اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ میری دعائیں سنتا ہے اور میرے کاموں میں برکت ڈالتا ہے۔ پس جہاں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور قبولیت دعا کی وجہ سے پھل میں برکت کا اہم واقعہ دیکھتے ہیں وہاں قرض کی ادائیگی کے لئے صحابہ کی بے چینی بھی نظر آتی ہے۔ پس یہ روح ہے جو حقیقی مومن کا ایک خاص امتیاز ہونی چاہئے۔ بعض دفعہ ہمیں یہاں اپنے معاشرے میں نظر آتا ہے کہ احمدی کہلا کر پھر اس کی فکر نہیں کرتے اور قرض اتارنے کے معاملے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ سالوں گزر جاتے ہیں مقدمے چل رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ میری بیعت میں آنے کے بعد پھر صحابہ کے نمونوں کو اپنے اوپر لاگو کرو۔ وہ اپناؤ۔ تبھی وہ خوبصورت معاشرہ قائم ہو سکتا ہے جو مہدی اور مسیح کے آنے کے بعد قائم ہونا تھا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 413)

قرض کی ادائیگی کی اہمیت کے بارے میں بھی حضرت جابر سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے لیکن اس سے پہلے ایک واقعہ بیان کر دوں کہ بعض روایت میں آتا ہے کہ جب یہ پتہ لگا قرض ادا ہو گیا ہے حضرت عمر بھی وہاں آئے۔ حضرت عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کیا واقعہ ہوا۔ تو آپ نے کہا مجھے پوچھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب آپ نے باغ کا ایک چکر لگایا تھا تو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب یہ پورے کا پورا قرض اس کا ادا ہو جائے گا۔ اور جب دوسرا چکر لگایا تو مزید پختہ یقین ہو گیا۔ (صحیح البخاری کتاب الاستقراض باب اذا قصا او جاذفہ فی الدین۔۔۔ الخ حدیث 2396، کتاب الھبۃ باب اذا وھب دینا علیٰ رجل حدیث 2601)

جیسا کہ میں نے کہا اس قرض کی ادائیگی کی اہمیت کے بارے میں حضرت جابر سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک صحابی پر دو دینار کا قرض تھا اور اس کی وفات ہو گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اس پر دوسرے صحابی نے یہ ضمانت دی کہ میں ذمہ داری لیتا ہوں قرض اتارنے کی تو اس بات پر پھر آپ نے جنازہ پڑھایا۔ اور اگلے دن پھر اس ذمہ لینے والے سے پوچھا کہ تم نے جو دو دینار اپنے ذمہ لئے تھے وہ ادا بھی کر دیئے ہیں کہ نہیں؟ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 105-104 حدیث 14590 مسند جابر بن عبداللہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ اہمیت ہے قرض کی ادائیگی کی اور یہ فکر ہونی چاہئے۔ لیکن حضرت جابر سے یہ بھی روایت ملتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مومن مال چھوڑ جائے تو یہ اس کے اہل و عیال کو ملتا ہے جو بھی جائیداد چھوڑے گا۔ اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے اور جائیداد بھی ہو اور ترکہ میں اس کی گنجائش نہ ہو کہ پورا قرض ادا ہو سکے یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی بے سہارا اولاد اور قرض کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ حدیث 2005)۔ یعنی حکومت یہ کرے گی۔ ذمہ دار لوگ یہ کریں گے۔ یتیم کی پرورش اور اس کا اخراجات کا انتظام کرنا اس کی بہت زیادہ تلقین اسلام میں کی گئی ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے یہ فرمایا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لگتا ہے کہ یہ دو جو مختلف روایتیں ہیں۔ ایک طرف تو آپ نے دو دینار قرض والے کا جنازہ پڑھنے سے انکار کیا دوسری دفعہ آپ نے فرمایا کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ دو مختلف مواقع لگ رہے ہیں۔ پہلے تو بلاوجہ قرض لینے والوں کو یہ سمجھانے کے لئے ہے کہ قرض کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے لواحقین کو اور قریبیوں کو اس ذمہ داری کو ادا کرنا چاہئے۔ اور دوسرے موقع پر اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ یتیم بچوں کی پرورش اور مرنے والے کی اگر جائیداد قرض اتارنے کی کفیل نہ ہو سکے تو اس کی ادائیگی کرنی چاہئے۔ پس یہ ہے اسلامی حکومتوں کے لئے ایک سبق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا کہ کس طرح اسلامی حکومتوں کو اپنی رعایا کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے سب سے زیادہ رعایا کے حقوق جو مارے جا رہے ہیں وہ اسلامی حکومتوں میں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت جابر پر شفقت کا ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنی وہ بیان کریں۔ حضرت جابر نے کہا کہ میں ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ راوی کہتے تھے کہ میں نہیں جانتا سفر جنگ کا تھا یا عمرہ کا۔ بہرحال جب ہم مدینہ کی طرف لوٹے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جانا چاہتا ہو وہ جلدی چلا جائے۔ حضرت جابر کہتے تھے کہ یہ سن کر ہم جلدی جلدی چلے اور میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا جس کا رنگ خاکی تھا۔ کوئی داغ نہ تھا۔ لوگ میرے پیچھے تھے۔ میں اسی طرح جا رہا تھا کہ وہ اونٹ اَڑ گیا۔ چلنے سے انکار کر دیا۔ میرے چلانے سے بھی نہ چلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو مجھے کہا کہ جابر ذرا مضبوطی سے اس کے اوپر بیٹھو اور یہ کہہ کر آپ نے اس کو اپنے کوڑے سے ایک ضرب لگائی تو اونٹ اپنی جگہ سے کود کر چل پڑا اور اس کے بعد بڑی تیزی سے چلنا شروع ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس اونٹ کو بیچتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں بیچتا ہوں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی صحابہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ گیا اور اس اونٹ کو مسجد کے سامنے پتھر کے فرش کے ایک کونے میں باندھ دیا۔ میں نے آپ سے کہا یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ باہر نکلے اور آپ نے اس اونٹ کے اردگرد چکر لگایا۔ فرمایا یہ اونٹ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے کئی اوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قیمت پوری کی پوری لے لی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں لے لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قیمت اور یہ اونٹ تمہارا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد باب من ضرب دابۃ غیرہ فی الغزو حدیث 2861)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت فرماتے ہوئے اس اونٹ کو بھی واپس کر دیا اور قیمت بھی ادا کر دی۔ ہو سکتا ہے یہ بھی وجہ ہو کہ ایک روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ پانی لانے کے لئے یہ اونٹ استعمال ہوتا تھا اور حضرت جابر کے ماموں اور رشتہ دار بھی اس کو استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے اعتراض بھی کیا کہ کیوں تم نے بیچ دیا۔ اب ہم پانی کس طرح لائیں گے۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد باب استئذان الرجل الامام حدیث 2967) تو بہرحال یہ شفقت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو اور ان صحابہ کو جنہوں نے خاص قربانیاں دی ہوں ان کے بچوں کے ساتھ یہ فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند کرے اور یہ مختلف واقعات جو میں بیان کرتا رہتا ہوں ہمیں بھی توفیق دے کہ ان نیکیوں کو جاری رکھیں اپنے اوپر بھی لاگو کریں۔

اس مختصر خطبہ کے بعد اب میں دو مخلصین کا ذکر خیر کروں گا۔ پہلے ہیں مکرم بلال ادلبی صاحب سیریا کے گزشتہ دنوں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے اور 17/مارچ 2018ء کو رات ڈیڑھ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بلال صاحب 1978ء میں پیدا ہوئے جب مرحوم کی عمر 17 سال تھی تو ان کے احمدی بھائی نے ان کو ڈاکٹر مسلّم الدروبی صاحب کی کمپنی میں ملازمت دلوائی جہاں انہیں جماعت اور احمدیوں سے تعارف حاصل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ سیریا میں 2010ء سے ہم مختلف احمدیوں گھروں میں نمازیں ادا کرتے آ رہے ہیں۔ اس سال جب ہم قادیان سے لوٹے تو میں نے اس گروپ کے ساتھ نماز ادا کرنی شروع کی جو بلال صاحب کے گھر نماز ادا کرتا تھا۔ اس بات پر کہ انہوں نے میری وجہ سے بیعت کی تھی انہوں نے بڑے جوش سے میرا استقبال کیا۔ مہمان نوازی تو ان کی عادت تھی ہی لیکن اس بات کی شکرگزاری کرتے تھے کہ آپ کی وجہ سے مجھے احمدیت کا راستہ ملا اور بڑی آؤ بھگت کرتے تھے۔ صدر صاحب جماعت ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بلال صاحب کی سپورٹس گارمنٹس کی دوکان تھی۔ وہ کپڑوں میں سب محتاج بھائیوں کی مدد کرتے تھے یہاں تک کہ اگر ان کی دوکان پر کپڑا نہ ہوتا تو وہ کہیں سے خرید کر مہیا کر دیتے۔ بڑے غیرت مند تھے۔ کسی احمدی کو اس حال میں نہ دیکھ سکتے تھے کہ اس کے پاس پہننے کو کچھ نہ ہو۔ اور اگر اسے کوئی تنگی ہوتی تو ہر طرح کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے۔ اپنے بچوں کا بھی بڑا خیال رکھنے والے تھے۔ انہیں بہترین سکولوں میں داخل کروایا۔ کہتے ہیں مرحوم کی وفات سے دو دن پہلے ہم ان کے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے کہ سیکرٹری مال نے بتایا کہ انہوں نے وصیت اور تحریک جدید اور وقف جدید کے تمام واجب الادا چندے ادا کر دیئے ہیں بلکہ نئی زمین خریدی تھی اس کو بھی وصیت میں شامل کروایا۔ بڑی باقاعدگی سے چندوں کا حساب رکھنے والے، ان کی ادائیگی کرنے والے، خدمت خلق کرنے والے، نمازوں اور عبادت کا بڑا اہتمام کرنے والے، خلافت کے ساتھ انتہائی تعلق، ہر خطبہ کو سنتے تھے۔ بلکہ صدر صاحب لکھتے ہیں کہ جب میں خطبہ کا خلاصہ اگلے ہفتہ سناتا تو یہ منہ ڈھانپ کر رونے لگتے تھے اور ہمیشہ کہتے تھے کہ لگتا ہے خلیفہ وقت میرے بارے میں یا مجھ سے بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے پسماندگان میں ایک بیٹا عمر گیارہ سال اور ایک بیٹی عمر بارہ سال چھوڑے ہیں۔ جرمنی میں ان کے بڑے بھائی احمدی ہیں۔ لیکن دو بھائی اور ایک بہن احمدی نہیں اور مخالفت بھی کافی تھی۔ جب ان کے جنازے کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے خود یہ تصرف کیا کہ ان کے بھائی نے کہا کہ آپ لوگ یعنی احمدی جنازہ پڑھ لیں اور ہماری مسجد میں آ کے جنازہ پڑھ لیں۔ کوئی روک نہیں ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سارے لوگوں نے ہمارے پیچھے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔

دوسرا ذکر ہے سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کا جو عبدالقادر ڈار صاحب کی اہلیہ تھیں۔ یہ بھی 90 سال کی عمر میں 17/مارچ 2018ء کو فوت ہوئی ہیں۔ آپ کے والد میر الٰہی بخش صاحب صحابی تھے جو شیخ پور ضلع گجرات کے تھے۔ انہوں نے 1904ء میں بیعت کی تھی۔ اور سلیمہ میر صاحبہ کی والدہ مریم بیگم صاحبہ مدرسۃ الخواتین قادیان کی تعلیم یافتہ تھیں۔ قرآن کریم کی تدریس سے ان کو خاص شغف تھا۔ 1946ء میں سلیمہ میر صاحبہ کی شادی ہوئی اور تقسیم برصغیر کے بعد یہ کراچی آ گئے۔ اور 1961ء میں یہ لوگ ایران چلے گئے تو وہاں تین چار احمدی گھرانے تھے ان کے لئے نماز جمعہ اور اجلاس وغیرہ کا انتظام کیا۔ 1964ء میں ان کے شوہر فوت ہو گئے اور اس کے بعد یہ اپنے بھائی میر امان اللہ صاحب کے پاس کراچی آ گئیں۔ آٹھ بچوں کی پرورش کے ساتھ تعلیم کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ انہوں نے پھر بی۔اے تک تعلیم حاصل کی۔ ساتھ ہی لجنہ کے دفتر میں کام کرنا شروع کر دیا۔ ڈاک کے جواب دینے کا کام کیا۔ پھر مختلف حیثیتوں سے ان کو کراچی میں لجنہ کا کام کرنے کی توفیق ملی۔ 1981ء میں جب منتظمہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو منتظمہ کمیٹی کی صدر نامزد کیا۔ کہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب مجھے کمیٹی کا صدر مقرر کیا تو جب یہ اعلان کیا تو میری عجیب کیفیت تھی۔ مَیں سکتہ کے عالم میں تھی کہ یہ ذمہ داری کس طرح اٹھاؤں گی۔ کہتی ہیں ایک طرف اطاعت امام اور دوسری طرف میری کم مائیگی اور وسیع پیمانے پر کام کرنے کا تجربہ بھی نہ ہونے کا احساس تھا۔ کہتی ہیں میں دعاؤں میں لگ گئی۔ گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی۔ کام شروع کیا اور جلدی جلدی مجلس عاملہ کے اجلاس بلائے۔ قیادتوں کے دورے کئے اور ان سب کے سامنے اطاعت اور تنظیم سے وابستگی، اسلامی اخلاق اپنانے، بدعات کے خلاف جہاد کرنے، ناجائز اعتراضات سے بکلّی پرہیز کرنے، بعضوں کو عادت ہوتی ہے عورتوں کو خاص طور پہ، اب تو مردوں کو بھی بہت ہے کہ بلاوجہ نظام پہ اعتراضات شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری مجلس

میں کسی قسم کا اعتراض نہیں ہونا چاہئے اور کثرت سے استغفار کی طرف بار بار توجہ دلائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی خط لکھتی تھیں۔ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ کا تصرف ہوا کہ کراچی کی جماعت کی لجنہ ترقی کرنے لگیں۔ 1961ء سے انہوں نے ایران میں لجنہ کا کام شروع کیا تھا پھر پاکستان میں اور پھر 1986ء میں جب لجنہ کراچی کا مرکزی لجنہ سے دوبارہ الحاق ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو صدر لجنہ کراچی نامزد فرمایا اور انہوں نے 1986ء سے 1997ء تک صدر لجنہ کراچی کے فرائض سرانجام دیئے۔ لجنہ کراچی نے کتب کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ کے دَور میں بڑا کام کیا جن میں ساٹھ کتب اور دو مجلّے آپ کے دور صدارت میں شائع ہوئے۔ آپ کے دَور میں داعیہ الی اللہ کی کلاس کا آغاز بھی ہوا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ اچھا کام کر رہی ہیں کہ دل سے دعائیں اُٹھتی ہیں۔ اللہ آپ کی عمر اور صحت اور خوشیوں میں برکت دے اور پھر آگے آپ کے مخلص ساتھیوں کو دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

ان کے کام کے بہت سارے واقعات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے، خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کی خدمات کو بہت سراہا۔ ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لکھا کہ آپ کی طرف سے لجنہ کراچی کی رپورٹ اور نہایت پُرخلوص جذبات عقیدت پہنچے۔ میں آپ سب کے جذبات عقیدت اور اخلاص کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتا ہوں اور اپنے رب سے ہمیشہ آپ کے لئے بھلائی کا طالب رہتا ہوں اور یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ دن پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ لوٹا دے جن کی یادیں مجھے بہت عزیز ہیں۔

سلیمہ میر صاحبہ 36 سال کی عمر میں بیوہ ہوگئی تھیں۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ لیکن کبھی کسی قسم کی بے صبری اور ناشکری کا کلمہ ان کے منہ سے نہیں سنا۔ ہمیشہ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں اور ہمیشہ مثبت سوچ رکھتی تھیں اور بچوں میں بھی یہ چیز دیکھنا چاہتی تھیں۔ ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ میرے شوہر بیمار ہو گئے اور ان کی آخری بیماری ہی تھی۔ کہتی ہیں میری امی یعنی سلیمہ میر صاحبہ میرے پاس آئی ہوئی تھیں۔ جو پہلی چیز مجھے انہوں نے دی وہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھی اور کہا کہ میں نے بھی تمہارے ابّا کی وفات کے بعد ملفوظات کے ساتھ زندگی گزاری ہے اور سب کچھ خدا کے حوالے کر دیا ہے۔ اور یہ کہا کرتی تھیں کہ سب محبتوں پر حاوی خدا تعالیٰ کی محبت ہونی چاہئے۔ بیٹی کہتی ہیں کہ جب شوہر کا آخری وقت تھا اور ڈاکٹر نے مجھے سائن (sign) کرنے کے لئے کہا تو میں ضبط نہ کر سکی اور رونے لگی اور روتے ہوئے میری آواز اونچی ہوگئی۔ میری والدہ نے بھی سن لی۔ کہتی ہیں اس وقت مَیں انتہائی تکلیف میں تھی۔ سلیمہ میر صاحبہ وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ بیٹی کا خاوند فوت ہو رہا تھا۔ بیٹی انتہائی تکلیف میں تھی۔ کہتی ہیں جب میں ہسپتال سے جانے لگی تو اپنی امی سلیمہ میر صاحبہ کے پاس رکی۔ لیکن امی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا کہ تم میری بیٹی ہو۔ میری بیٹی اتنی بے صبری نہیں ہوسکتی۔ اور تمہاری رونے کی اتنی اونچی آواز کیوں نکلی ہے۔ کہنے لگیں کہ جو صبر اوّل وقت میں ہوتا ہے وہی صبر ہوتا ہے۔ بعد میں تو سب کو صبر آ جاتا ہے۔ کہتی ہیں مجھے نصیحت کی کہ تمہارا شوہر خدا کی امانت تھی۔ اس نے دیا تھا، اس کی چیز تھی، اس نے واپس لے لی۔

چار بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا پیدا ہوا اور کچھ عرصہ بعد اس کی وفات ہوگئی تو بڑے صبر اور حوصلے سے کہتی تھیں کہ اللہ کی امانت تھی اس نے لے لی۔ ہر وقت دعائیں کرنے والی تھیں۔ بچے کہتے ہیں کہ ہمیشہ یہ نصیحت کیا کرتی تھیں۔ پنجابی میں کہتی تھیں کہ ''خلیفے دا لڑ نہیں چھڈنا''۔ یعنی خلیفہ کا دامن کبھی نہ چھوڑنا۔ خلافت سے وابستہ رہنا۔ پردے کا انتہائی اہتمام کرنے والی تھیں۔ جہاں بھی پردے میں کمزوری دیکھتیں بڑے اچھے انداز میں سمجھا دیتیں تاکہ دوسروں کو بُرا بھی نہ لگے۔ ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ میری چھوٹی بہن کے لئے رشتہ آیا تو لڑکے نے کہا کہ پہلے مَیں لڑکی کو دیکھوں گا پھر بات آگے بڑھے گی۔ کہتی ہیں کہ ہم نے امّی سے کہا کہ بہن کو نقاب کی بجائے سکارف میں سامنے کر دیتے ہیں۔ اپنی بیٹی کا رشتہ تھا۔ کہتی ہیں اس پر امّی نے فوراً جواب دیا کہ رشتہ ہوتا ہے تو ہو لیکن نقاب کے بغیر یہ نہیں جائے گی۔ ایک بچی کا لندن میں ڈرائیونگ ٹیسٹ تھا اور انسٹرکٹر مرد تھا تو بیٹی کے ساتھ چل پڑیں کہ مرد کے ساتھ تمہیں اکیلا نہیں جانے دوں گی۔ لوگوں نے مذاق بھی اڑایا۔ لیکن انہوں نے دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ سر پر سکارف لینے کے لئے یا نقاب لینے کے لئے ہمیشہ کہا کرتی تھیں۔ لجنہ کی جو کتاب ہے جس میں سارے خلفاء کے ارشادات ہیں اس کا نام ہے ''اوڑھنی والیوں کے لئے پھول''۔ تو یہ کہا کرتی تھیں کہ اگر پھول لینا چاہتی ہو تو اوڑھنی لینی پڑے گی۔ پھول تو اسی کے لئے ہیں جو پردہ کرنے والی ہیں۔ ایک نواسی کہتی ہیں کہ جب میری شادی ہونے والی تھی تو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی کتاب میں سے بچی کی رخصتی کے موقع پر کی گئی نصائح کو انڈر لائن کر کے مجھے دیا کہ اس کو بار بار پڑھو۔

کہتی ہیں رات دیر تک کنواری لڑکیوں کا فنکشن میں رہنا ان کو پسند نہیں تھا۔ کالج کے زمانے میں ہماری سہیلیوں کے گھر میں کوئی فنکشن ہوتا تو خود ساتھ جاتی تھیں۔ آج کل بھی بہت ساری لڑکیاں رات گزارنے یا Night Spend کے لئے لکھتی ہیں۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ ہماری بچیوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کہتی ہیں ہماری فجر کی نماز چھوٹ جاتی تو سارا دن ہم سے بات نہیں کرتی تھیں۔ یہ ہمیں ان کی بہت بڑی سزا ہوتی تھی۔ ایک دفعہ یہاں شکاگو امریکہ میں آئی ہوئی تھیں تو ایک فنکشن میں کسی عورت نے میوزک لگایا اور رقص کرنے والے انداز میں اٹھی تو آپ نے پیچھے سے جا کر اس کو پکڑ لیا اور کہنے لگی کہ یہ میوزک بند کر دو۔ تمہیں پتہ نہیں کہ ناچنے والیوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

ایک عیسائی لڑکی کو پالا۔ اس کو دعائیں سکھلائیں۔ مختلف اخلاق کی باتیں سکھلائیں۔ بلکہ وہ کہتی تھی کہ میں تو آدھی احمدی ہو چکی ہوں۔

امۃ الباری ناصر صاحبہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپا سلیمہ میر صاحبہ سے لجنہ کراچی کی طویل خدمت لی۔ آپ اس دنیا میں نہیں رہیں لیکن آپ کی تربیت یافتہ ممبرات دنیا کے کونے کونے میں لجنہ کے کام کرتی ہوئی آپ کا نام اور کام زندہ رکھیں گی۔ آپ کا نام حسن کارکردگی کی مثال بن گیا ہے اور کہتی ہیں ہمیشہ بڑی سرپرستی کیا کرتی تھیں۔ کام سکھایا کرتی تھیں۔ اپنے نام کی ان کو زیادہ خواہش نہیں تھی بلکہ یہ خواہش ہوتی تھی کہ جتنی ان کے ساتھ کام کرنے والی ہیں ان کو کسی طرح کام آ جائے۔ اور جب کتابوں کی اشاعت ہوئی ہے اس میں بھی انہوں نے اپنی ٹیم کو بڑا Encourage کیا۔ آخری عمر میں اکثر ملک سے باہر جانا پڑتا تھا۔ جماعت کا کام متاثر نہ ہو اس لئے خود ہی مرکز کو درخواست دے کر ایک دوسری صدر منظور کروا لیں اور بڑی خوبصورتی سے ایک میٹنگ بلائی اور ان کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور مسز بھٹی صاحبہ کو صدر کی کرسی پر بٹھا کر ان کی خدمات کے بارے میں دلنشین تقریر کی اور اطاعت کی تلقین کی اور بڑے وقار سے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگئیں۔ یہ لکھتی ہیں کہ انتقال اقتدار ایسے بھی ہوتا ہے۔

پس وہ لوگ جنہیں بعض دفعہ جماعتی خدمات سے ہٹایا جائے یا ان کی منظوری نہ دی جائے تو اس پر بڑے اعتراض شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ سبق ہے کہ اگر کام مل جائے تو الحمدللہ اور اگر نہیں ملتا تو تب بھی اللہ کا شکر ادا کریں اور کام کرنے کے، جماعت کی خدمت کرنے کے اَور دوسرے طریقے تلاش کریں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ عہدہ ہی ملے تو کام ہو سکتا ہے۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ سب کام معاملہ فہمی اور رازداری سے کرنے والی تھیں۔ دل کی بات کر کے کبھی یہ خدشہ نہیں ہوتا تھا کہ یہ بات کہیں نکل جائے گی۔ بڑی راز رکھنے والی تھیں۔ امۃ الباری ناصر صاحبہ لکھتی ہیں کہ پتہ نہیں کیسے وہ سب کے راز اپنے سینے میں دفن رکھتی تھیں اور یہ بہت بڑی خصوصیت ہے جس کی کمی آج کل مردوں میں بھی ہے۔

امۃ النور صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں کہ سلیمہ میر صاحبہ انتہائی محبت کرنے والی، بے غرض، انتہائی منکسر المزاج، اپنی ذات کو پیچھے رکھ کر دوسروں کے کام کو بے انتہا سراہنے والی، ہنس مکھ خاتون تھیں۔ ایک خوبصورت چہرے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے انہیں خوبصورت اور نرم دل بھی عطا کیا تھا۔ کہتی ہیں مجھے صدر بنایا تو میں نے کہا یہ علاقہ بہت وسیع ہے اور مجھے تجربہ بھی نہیں ہے، سواری بھی میرے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کوئی بات نہیں تمہارے قریب ہی میری بیٹی رہتی ہے۔ جب ضرورت پڑے، دورے کرنے ہوں تو اس کو کہہ دیا کرو وہ کار مہیا کر دے گی یا مجھے کہہ دیا کرو مَیں اپنی کار بھیج دیا کروں گی اور کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان میں انتہائی خاکساری تھی۔ کارکنات کے ساتھ بیٹھ کر خود کام کروایا کرتی تھیں۔

کراچی کی ایک سیکرٹری اشاعت لکھتی ہیں کہ آپا سلیمہ میر صاحبہ کے ساتھ 1986ء سے کام کرنے کا موقع ملا۔ میں نے انہیں انتہائی غریب پرور اور منکسر المزاج پایا۔ ایک موقع پر کراچی کی پُرجوش خدمت گزار خاتون جو کسی وجہ سے جماعت سے پیچھے ہٹ گئی تھیں ان کے بارے میں پتہ لگا کہ وہ شدید بیمار ہیں اور ان کے پاس جماعت کے بعض نوادرات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دعاؤں اور رہنمائی میں آپا سلیمہ صاحبہ کی سرپرستی میں بڑی حکمت سے ان سے رابطہ کیا گیا مگر کچھ حاصل ہونے سے پہلے وہ وفات پاگئیں۔ ان کی ایک رشتہ دار سے کہا کہ اگر ان کا اس طرح کا کوئی سامان آپ کے پاس ہے تو ہم قیمت دینے کے لئے تیار ہیں ہمیں دے دیں کیونکہ یہ جماعت کی تاریخ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات تھے۔ تو ہمیں ایک صندوق مل گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھے ہوئے خطوط تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تحریرات تھیں اور صندوق بھی تاریخی تھا۔ اس کو بڑی حکمت سے انہوں نے لیا۔ جو احمدی خاتون پیچھے ہٹ گئی تھیں ان کا علاج بھی انہوں نے کروایا۔

ہر لکھنے والے نے یہی لکھا ہے بڑی باوقار، باحوصلہ، صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والی اور اخلاق فاضلہ کا منہ بولتا ثبوت، خلافت سے وابستہ رہنے والی، خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والی، نیکیوں پر قائم رہنے والی، نیکی کی تلقین کرنے والی، اپنے ہوں یا غیر سب کو ایک طرح نصیحت کرتی تھیں۔ اور یہ نہیں ہے کہ اپنے بچوں سے صَرفِ نظر کر لیا بلکہ اپنی بیٹیوں کو بھی نصیحت کی۔ اور توکّل علی اللہ بہت زیادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر وقت راضی ہونے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی، ان کی بیٹیوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی نماز جمعہ کے بعد یہ دونوں جنازہ غائب مَیں پڑھاؤں گا۔

مجلس سوال وجواب

مرتبہ: منیر احمد شاہین۔ مربی سلسلہ

سوال: کیا احمدیوں کے نزدیک غیر احمدی لوگ مسلمان نہیں؟

جماعت احمدیہ کے مخالف علماء نے عوام الناس کو بہت سے ایسے سوالات احمدیت کے خلاف سکھائے ہیں جو جذباتی نوعیت کے ہیں۔ واقعاتی نہیں ہیں۔ اور اس سے ان کی غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو احمدیت سے متنفّر کیا جائے۔ مثلاً ایک سوال یہ ہے کہ احمدیوں کے نزدیک غیر احمدی لوگ مسلمان ہیں یا نہیں؟

30 مارچ 1986ء کو لندن میں منعقدہ ایک مجلس سوال وجواب میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اَمرِ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے خلاف کُفر کا فتویٰ دینے میں مولویوں نے پہل کی ہے۔ سارے ہندوستان کے مسلمان علماء کُفر کا فتویٰ دیتے چلے گئے یہاں تک کہ مکّہ اَور مدینہ پہنچے وہاں سے بھی فتوے لے آئے اَور بارہ سال تک حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے صبر بھی کیا اَور نصیحت بھی کی اَور یہ فرمایا کہ حضرتِ اَقدس رسولِ اَکرم ﷺ کا فتویٰ ہے کہ اَگر تم مسلمان کی تکفیر سے باز نہیں آؤ گے تو یہ تکفیر تم پر اُلٹ جائے گی۔

(صحیح بخاری کتاب الادب :باب من کفر اخاہ بغیر تأویل فھو کما قال)

اِسی لئے مَیں تمہیں warning دے رہا ہوں اَور جب وہ باز نہیں آئے پھر آپ نے اِعلان کیا کہ اَب میں اِعلان کرتا ہوں کہ جو شخص مجھے کافر سمجھتا ہے آنحضرت ﷺ کے فیصلہ کے مطابق اَب مَیں مجبور ہوں یہ کہنے پر کہ تمہاری تکفیر تم پر اُلٹ گئی ہے۔ پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے تکفیر کا اِعلان اُس وقت ہوا ہے اَور اِس بُنیاد پر ہوا اَور اُس کے بعد حضرت مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ اِعلان کرتا ہے کہ مرزا صاحب، کافر نہیں ہے، مسلمان ہے۔ وہ کافر نہیں بنتا۔ آج بھی یہی اِعلان ہے۔ اِس لئے ایک مؤقف ہمارا اِس طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔

دوسرا ایک بڑا نُمایاں فرق ہے۔ جب آپ ہمیں کافر کہتے ہیں اَور سارے مسلمان کافر کہہ رہے ہیں تو آپ ہمیں حضرت محمد مصطفی ﷺ کا کافر کہہ رہے ہیں۔ جو واقعہ کے خلاف ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ پر دِل وجان سے اِیمان لاتے ہیں۔ آپؐ کے دین کے عاشق آپؐ کے اَدنیٰ غلام، قرآنِ کریم کے تابع، سُنّت کے تابع، دعویٰ ہمارا یہ ہے۔ آپ کہتے ہیں نہیں جھوٹ بولتے ہو۔ تم آنحضرت ﷺ کے کافر ہو۔ اِس لئے ہمارے دعوے کے خلاف آپ بات کرر ہے ہیں۔ یہ اِنصاف نہیں ہے۔

ہم جن معنوں میں آپ کو کافر کہتے ہیں، آپ کے دعوے کے مطابق کہتے ہیں۔ اِس لئے آپ کو شکوہ کِس بات کا ہے؟ ہم کہتے ہیں اِمام مہدیؑ کے کافر ہیں۔ اَب آپ بتائیے کہ ہمارے لئے اَور رستہ کون سا ہے باقی؟ جس کو ہم نے اِمام مہدیؑ مانا یا ہم جھوٹ بول رہے ہیں یا سچ بول رہے ہیں تیسری تو شکل ہی کوئی نہیں۔ ہم نے سچا سمجھ کے مانا ہے۔ اِس میں تو کوئی شک نہیں ورنہ اِس رستہ پر اتنی مصیبتیں کیوں اُٹھاتے؟ پاکستان میں ہم سے جو ہو رہا ہے وہ کوئی جھوٹی قوم تو بَرداشت نہیں کرسکتی۔ ہم نے یقیناً سچّا سمجھ کے مانا ہے۔ تو جو اِمام مہدیؑ کو سمجھتا ہو کہ اِمام مہدیؑ آ گیا اَور سچّا ہے۔ اُس کے منکر کو اِمام مہدیؑ کا منکر نہ کہے گا تو کیا کہے گا؟ کوئی صورت ہے اِس کے سوا تیسری ہمارے لئے؟''

حضور رحمہ اللہ نے محی الدین نامی ایک مولانا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اُنہوں نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ آپ مجھے صاف بتائیں کہ آپ ہمیں کیا سمجھتے ہیں؟ مَیں نے کہا آپ پہلے مجھے ایک بات کا جواب دیں۔ مَیں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو صاف صاف بتا دُوں گا۔ کہتے کیا؟ مَیں نے کہا آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے نزدیک تو اِمام مہدیؑ نہیں آیا ناں؟ جب اِمام مہدیؑ آجائے گا تو جو شخص اِمام مہدیؑ کو جھوٹا کہے گا آپ اُس کو کیا کہیں گے؟ کہتے مَیں تو کافر کہوں گا۔ تو مَیں نے کہا پھر مجھ سے وہ توقّع کیوں نہیں رکھتے؟ آپ تو اِتنے مَردِ مومن ہیں کہ اِمام مہدیؑ کے منکر کو کافر کہتے ہیں اَور مجھ سے یہ توقّع رکھتے ہیں کہ مَیں جس کو اِمام مہدیؑ سمجھتا ہوں اُس کے کافر کو مومن کہوں؟ یہ کون سا اِنصاف ہے؟ اِس لئے بحث یہ ہے کہ ہم آپ کے دعوے کے خلاف نہیں کہتے۔ اَگر ہم غلط ہیں تو آپ کو فخر کرنا چاہئے کہ ہمیں ایک جھوٹے کا کافر کہا گیا ہے۔ پھر تو غُصّہ کی بات ہی کوئی نہیں۔''

••••••••••••••••••

اسی مجلس میں ایک دوسرے سائل نے کہا: ''کیا اَب مسیحِ موعودؑ کے آنے کے بعد صرف کلمہ طیّبہ کا پڑھنا ناکافی ہوگیا ہے؟''

حضورؒ:۔ ''نہیں۔''

سائل:۔ ''کیا کسی شخص کو اَپنے آپ کو مسلمان کہنے کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ کلمہ طیّبہ کا اِقرار کرے؟''

حضورؒ:۔ ''جزاکم اللہ! آپ نے ہمارے دِل کی بات کہہ دی۔''

سائل:۔ ''تو پھر عرض یہ ہے کہ اَبھی آپ نے یہ فرمایا کہ جو شخص مسیحِ موعودؑ کا اِقرار نہیں کرتا، اُن کو نہیں مانتا تو ظاہر ہے کہ وہ کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟''

حضورؒ:۔ ''نہیں، یہ نہیں مَیں نے کہا۔ دیکھیں آپ میرے مُنہ میں بات نہ ڈالیں۔''

سائل نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اِس کے صاف معانی یہ ہیں کہ اَب مسیحِ موعودؑ کے آنے کے بعد سے صرف کلمہ طیّبہ کا پڑھنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مسیحِ موعودؑ کو تسلیم کیا جائے۔ اُس پر اِیمان لایا جائے۔''

حضورؒ:۔ ''مَیں اِس کے کئی جواب دے سکتا ہوں۔ بڑی واضح بات ہے۔ کلمہ طیّبہ پڑھ کے اِنسان مسلمان ہوجاتا ہے۔ آپ کو اَور مجھے اِتّفاق ہے اِس بات پر، لیکن اَگر ملائکہ کا اِنکار کردے تو پھر بھی مسلمان رہے گا؟ اَگر ایک نبی کا بھی اِنکار کردے پھر بھی مسلمان رہے گا؟ بتائیے؟

حضورؒ نے فرمایا: دیکھیں! sloganism سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔ جو دینی معاملات ہیں اِن کا فہم سے معاملہ حل کرنا چاہئے۔ غور سے معاملہ حل کرنا چاہئے۔ کلمہ طیّبہ کے بعد اِنسان مسلمان ہوجاتا ہے۔ لیکن اِیمان کی جتنی شرائط ہیں اُن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ کلمہ طیّبہ پڑھنے کے باوجود اَگر کوئی شخص اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

(ترمذی کتاب الایمان باب ماجآء فی وصف جبرائیل)

اِن پانچ چیزوں میں سے کسی ایک کا بھی یا اِن کے اجزاء میں سے کسی ایک جزو کا بھی اِنکار کردے تو سارے مسلمان علماء کا متفقہ عقیدہ ہے۔ سُنّت سے یہی چلا آرہا ہے کہ وہ سچّا صحیح مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اِس لئے اِسلام دُوْنَ الْاِسْلَامْ کے مسائل شروع سے ہی اُمّت میں چلے آرہے ہیں۔ کُفْر دُوْنَ الْکُفْر کے مسائل شروع سے چلے آرہے ہیں۔

جہاں تک جماعت اَحمدیہ کا مؤقف ہے۔ وہ بڑا واضح ہے کہ جو شخص کلمہ طیّبہ پڑھتا ہے اُس کو ہم غیر مسلم نہیں کہہ سکتے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن اَگر اُس سے اُتر کر اِن چیزوں میں سے کسی کا اِنکار کرے تو کُفر کی کوئی نہ کوئی چیز اُس میں ثابت ہوجائے گی۔ اُس کے باوجود اُسے ہم غیر مسلم نہیں کہیں گے۔ جو شخص کلمہ طیّبہ کا اِقرار کرلے اَور کہے کہ مَیں مسلمان ہوں۔ آج تک کبھی کِسی اَحمدیؔ نے اُسے غیر مسلم نہیں کہا۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کتابیں اُٹھا کے دیکھ لیں۔ وہاں فرق ہے۔ ایک ہے اِصطلاح کافر کہنے کی۔ ایک ہے غیر مسلم۔ اِن دونوں اِصطلاحوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اِس لئے اَگرچہ مسلمان علماء ایک دوسرے کو سارے کافر کہتے چلے آئے ہیں، آج تک کہتے ہیں۔ مگر غیر مسلم نہیں کہتے۔ کیا وجہ ہے؟ کیوں نہیں کہتے تھے؟ اِس لئے کہ اُن کو علم تھا، جو پہلے علماء گذرے ہیں وہ سطحی علم رکھنے والے لوگ نہیں تھے۔ وہ بُزرگ تھے، اَولیاء اللہ تھے۔ غلطیاں اُن سے ہوئیں لیکن اِسلام کی بُنیادوں کو سمجھتے تھے۔ قرآنِ کریم نے کافر کہنے اَور غیر مسلم کہنے میں ایک نُمایاں فرق کیا ہے۔ قرآنِ کریم آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ یہ اعرابی لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لے آئے۔ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا تو اِن سے کہہ دے کہ تم اِیمان نہیں لائے۔ اِیمان لانا تو دَر کنار لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِی قُلُوْبِکُمْ (الحجرات:15) اُن کے دِلوں میں اِیمان نے جھانک کے بھی نہیں دیکھا۔ سِرے سے اِیمان ہے ہی نہیں، اِس کے باوجود تم اِن کو کہہ دو کہ تمہیں اَپنے آپ کو مسلمان کہنے کا مَیں حق دیتا ہوں۔ تم کہتے ہو اَسْلَمْنَا ٹھیک ہے بے شک کہتے پھرو۔ پس یہ عظیم الشّان ایک مذہب ہے اِسلام کا جو ہر ایک پہلو پر حاوی ہے۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مَیں مسلمان ہوں قرآن اَور سُنّت سے ثابت ہے اُس کو غیر مسلم کہنے کا کوئی حقّ نہیں۔ اِسلام میں رہتے ہوئے کُفر کی کوئی بات کہے تو اُس کو دُوْنَ الْاِسْلَامْ کافر کہنے کا حقّ ہے۔ اِس کی سند قرآن سے بھی ملتی ہے اَور حدیث سے بھی ملتی ہے۔ مَیں آپ کو وضاحت کر کے بتاتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان جب چوری کرتا ہے تو کافر ہوجاتا ہے اَور مسلمان بھی کہا اُسے، ایک مسلمان جب زنا کرتا ہے تو کافر ہوجاتا ہے۔

(صحیح بخاری: کتاب المظالم والغصب :باب النھی بغیر اذن صاحبہ)۔

اِسی اُصول کے پیشِ نظر مسلمان علماء ایک دوسرے کے اُوپر کُفر کے فتوے دیتے رہے مگر غیر مسلم نہیں کہا۔ وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اِس کی اِجازت ہی نہیں دی شروع سے۔ قرآن آپؐ پر نازل ہوا تھا، نہ کہ ایرے غیرے پر، کِسی اَور پر ہوا۔ قرآن کا مفہوم آپؐ بہتر سمجھتے تھے اِس لئے آپؐ کا یہ کہنا کہ فلاں کافر ہوگیا، فلاں کافر ہوگیا یہ اَپنی جگہ لیکن اُس کے باوجود ایک موقعہ پر جبکہ جنگ میں ایک صحابی نے ایک دشمن کو زیر کیا جب وہ اُسے قتل کرنے لگا تو دشمن نے مِنّت کی کہ دیکھو مَیں مسلمان ہوتا ہوں۔ مَیں کلمہ پڑھتا ہوں۔ تم چھوڑ دو مجھے اَور کلمہ پڑھا اُس نے، اُس (صحابی) نے اِس کے باوجود قتل کردیا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس نے بڑے فخر سے عرض کیا کہ اِس طرح مقابلہ ہوا۔ مَیں نے اُسے زیر کیا اَور اُس نے ڈر کے مارے کہہ دیا کہ مَیں کلمہ پڑھتا ہوں۔ مَیں نے کہا اَب تو مَیں نہیں چھوڑ سکتا۔ تم ڈر گئے ہو۔ اَور قتل کردیا۔ وہ یہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے اَپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ کو اِتنا ناراض نہیں دیکھا جتنا اُس دِن وہ مجھ پر ناراض ہوئے۔ ایک رَوایت میں آتا ہے کہ آپؐ بار بار یہ کہتے تھے کہ قیامت کے دِن جب وہ کلمہ تمہارے خلاف گواہی دے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اُس کا دِل پھاڑ کے کیوں نہ دیکھ لیا کہ وہ مُنہ سے کہتا تھا یا دِل سے کہتا تھا؟

(صحیح مسلم : کتاب الایمان :باب تحریم قتل الکافر بعد قولہٖ لا الٰہ اِلّا اللّٰہ)

اِس لئے جو شخص اَپنے آپ کو مسلمان کہے یا کلمہ پڑھ لے اُس کو غیر مسلم کہنے کا کسی کو کوئی حقّ نہیں ہے۔ نہ جماعت اَحمدیہ کو ہے، نہ کِسی اَور جماعت کو ہے۔ اِس لئے ہم آپ کے اِقرار کے خلاف کبھی فتویٰ کوئی نہ دیتے ہیں نہ آج تک کبھی دیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ مسلمان ہیں، لیکن مسلمان رہتے ہوئے اِمام مہدی کا آپ نے اِنکار کیا جس کو ہم اِمام مہدیؑ سمجھتے ہیں۔ اِس لئے اِمام مہدی کے منکر پر وہی فتویٰ ہے جو آپ کے علماء کا فتویٰ ہے۔ متفق علیہ فتویٰ تھا۔

اِمام مہدیؑ کی ضرورت کیا ہے؟ سوال یہ ہے۔ اَگر اِمام مہدی آئے گا تو آپ کو غور کرنا چاہئے کہ آئے گا کِس کام کے لئے؟ ایک طرف خدا اُس کو مقرر کرے۔ چودہ سو سال ہوگئے ہیں آپ کے نزدیک اَبھی بھی نہیں آیا۔ کل آجائے فرض کریں تو دوسری طرف اِنکار کی اِجازت دے دے۔ عقل کے خلاف بات ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک عظیم الشّان دینی تحریک کی خاطر خدا تعالیٰ کسی کو اِمام بنائے اَور ماننے والوں سے کہہ دے کہ تم اِس کا بے شک اِنکار کرو فرق ہی نہیں پڑتا۔ ہماری position مجبوری کی position ہے۔ یا ہم جھوٹے ہیں کہ اِن کو اِمام مہدیؑ سچّا سمجھ رہے ہیں۔ سچّا سمجھتے ہیں تو ہمارے پاس چارہ ہی کوئی نہیں۔ جو اِمام مہدیؑ کا، جس کو ہم اِمام مہدیؑ کہتے ہیں، جو اُس کا منکر ہے ہم اُسے اِمام مہدیؑ کا کافر کہیں گے۔ لیکن غیر مسلم نہیں کہیں گے۔ آپ ہمیں غیر مسلم کہتے ہیں یہ زیادتی ہے۔ اِس کی قرآن کوئی اجازت نہیں دیتا۔''

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

... ...

لائبیریا

سالانہ تربیتی اجتماع 2017ء کا کامیاب انعقاد

(خلاصہ رپورٹ: منصور احمد ناصر، ناظم اعلیٰ اجتماع)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ لائبیریا کو 30 اور 31 دسمبر 2017ء اپنا نواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع سے قبل مکرم صدر صاحب انصار اللہ لائبیریا نے اپنی عاملہ کے بعض اراکین کے ساتھ مجالس کا دورہ کیا اور انصار کو اجتماع کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے اجتماع پر آنے کی تلقین کی۔

پہلے روز نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد مکرم محمد اینن صاحب نائب امیر اوّل کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس ہوا۔ جس میں تلاوت، عہد اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس موقع کے لئے خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ حضور انور نے اپنے پیغام میں انصار اللہ کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت سے بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس پیغام کا عکس ہدیۂ قارئین ہے۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی اور دعا کروائی۔

نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جو شام تک جاری رہے۔ نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ بعد ازاں علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ یہ تمام مقابلہ جات انصار کی دلچسپی اور ازدیادِ علم کا موجب تھے۔

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن اور پھر مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ ناشتے کے بعد فٹبال اور والی بال کے فائنل مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ قادیان سے حضور انور کا اختتامی خطاب ایم ٹی اے پر براہ راست سنایا گیا۔

مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم اور عہد دوہرانے کے بعد قائد صاحب عمومی نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مرتبہ حاضری تقریباً 300 رہی۔ مقابلہ جات میں امیر صاحب نے اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجلس انصار اللہ لائبیریا کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر پورا اُترنے اور حقیقی انصار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

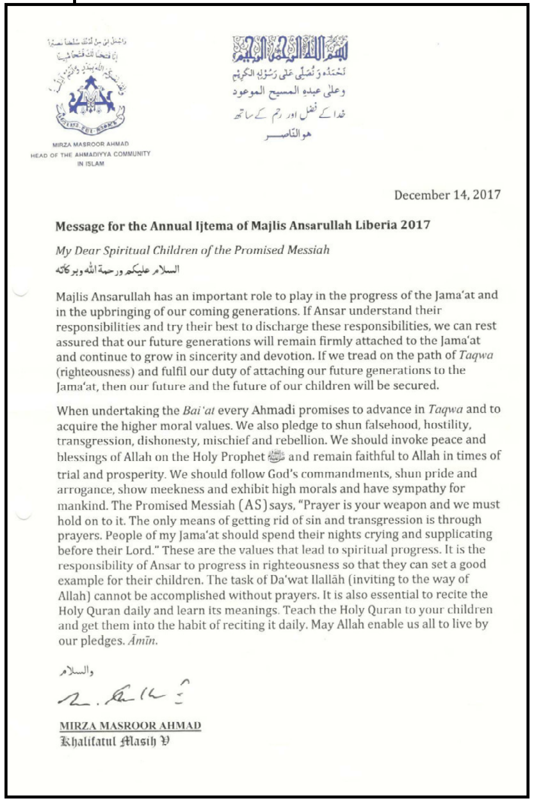

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیم
وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النّاصر

MIRZA MASROOR AHMAD
HEAD OF THE AHMADIYYA COMMUNITY
IN ISLAM

December 14, 2017

Message for the Annual Ijtema of Majlis Ansarullah Liberia 2017

My Dear Spiritual Children of the Promised Messiah

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

Majlis Ansarullah has an important role to play in the progress of the Jama'at and in the upbringing of our coming generations. If Ansar understand their responsibilities and try their best to discharge these responsibilities, we can rest assured that our future generations will remain firmly attached to the Jama'at and continue to grow in sincerity and devotion. If we tread on the path of *Taqwa* (righteousness) and fulfil our duty of attaching our future generations to the Jama'at, then our future and the future of our children will be secured.

When undertaking the *Bai'at* every Ahmadi promises to advance in *Taqwa* and to acquire the higher moral values. We also pledge to shun falsehood, hostility, transgression, dishonesty, mischief and rebellion. We should invoke peace and blessings of Allah on the Holy Prophet ﷺ and remain faithful to Allah in times of trial and prosperity. We should follow God's commandments, shun pride and arrogance, show meekness and exhibit high morals and have sympathy for mankind. The Promised Messiah (AS) says, "Prayer is your weapon and we must hold on to it. The only means of getting rid of sin and transgression is through prayers. People of my Jama'at should spend their nights crying and supplicating before their Lord." These are the values that lead to spiritual progress. It is the responsibility of Ansar to progress in righteousness so that they can set a good example for their children. The task of Da'wat Ilallāh (inviting to the way of Allah) cannot be accomplished without prayers. It is also essential to recite the Holy Quran daily and learn its meanings. Teach the Holy Quran to your children and get them into the habit of reciting it daily. May Allah enable us all to live by our pledges. *Āmīn*.

والسلام

MIRZA MASROOR AHMAD
Khalifatul Masih V

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سالِ نَو کے موقع پر مختلف ممالک میں نماز تہجد کے ساتھ نئے سال کا آغاز کرتی ہے۔ آتش بازی کی باقیات کی وجہ سے سڑکوں اور گرد و نواح کے علاقوں کی صفائی کے لئے جماعت احمدیہ مثالی وقارِ عمل کے ساتھ لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات کو عملی جامہ پہنا کر دکھاتی ہے۔ چنانچہ سالِ نو کے موقع پر وقارِ عمل کے حوالہ سے ادارہ الفضل انٹرنیشنل کو ہر سال متعدد رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ تمام رپورٹس کو شائع کرنا ادارہ ہٰذا کے لئے ممکن نہیں ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام رضا کاروں کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

ناروے

سالِ نَو کے موقع پر مثالی وقارِ عمل کا انعقاد

(خلاصہ رپورٹ مرتبہ: چوہدری افتخار حسین اظہر
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ناروے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سالِ نو (2018ء) کا آغاز جماعت احمدیہ ناروے نے نماز تہجد سے کیا۔ ناروے کی سب سے بڑی مسجد ''مسجد بیت النصر'' Oslo میں مکرم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب (مبلغ انچارج ناروے) نے نماز تہجد پڑھائی۔

نماز فجر کے بعد آپ نے وطن سے محبت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر کو واضح کیا اور وطن کی بھلائی اور فلاح و بہبود کے لئے ہر قسم کے حالات میں اپنے کاموں کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مکرم ظہور احمد چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے نے دعا کرائی۔

ناشتہ کے بعد مختلف گروپس کی صورت میں انصار، خدام اور اطفال وقارِ عمل کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک گروپ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نیشنل امیر ناروے کی معیّت میں اوسلو بلکہ ناروے کے خوبصورت پارک ''فروگنر'' کی طرف روانہ ہوا۔ دوسرا گروپ صدر صاحب جماعت بیت النصر کے ساتھ مسجد بیت النصر کے گرد و نواح کو صاف کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ فروگنر پارک میں NRK ٹی وی چینل کے نمائندوں نے مکرم نیشنل امیر صاحب کا انٹرویو لیا اور اس انٹرویو کو اپنی نشریات میں شامل کیا۔ امسال وقارِ عمل کی جگہوں میں 2 علاقوں کا اضافہ کیا گیا۔ جماعت احمدیہ ناروے کی فیس بک پر بھی ہزاروں نے وقارِ عمل کے حوالہ سے posts دیکھیں۔ اس کے علاوہ کئی اخباروں نے وقارِ عمل کی کوریج دی اور اپنے اخباروں میں اس حوالہ سے رپورٹس کو شائع کیا۔

وقارِ عمل کے دوران ریفریشمنٹ کا بھی انتظام تھا۔

☆...☆...☆

مالٹا

مالٹا کے دسویں پیس سمپوزیم کا کامیاب انعقاد
قیامِ امن سے متعلق اسلامی تعلیمات کا تذکرہ

(خلاصہ رپورٹ: لئیق احمد عاطف، مبلغ سلسلہ مالٹا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ مالٹا کو مؤرخہ 16 مارچ 2018ء بروز جمعۃ المبارک Waterfront Hotel میں اپنی 'دسویں سالانہ پیس سمپوزیم' کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔

پیس سمپوزیم کا مرکزی عنوان "The Challenges of 21st Century, Education and Peace" تھا۔ اس مرکزی عنوان کے حوالہ سے مقررین کو قبل از وقت عنوانات دیئے گئے تھے جن پر انہوں نے بات کی۔ اس پروگرام میں میزبانی کے فرائض معروف صحافی مکرم Joe Dimech صاحب نے سرانجام دیئے۔

مالٹا کے وزیر تعلیم کی نمائندگی میں مکرم Aaron Abdilla صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے دہشت گردی اور مختلف تہذیبوں کے تصادم کو امن کے لئے ایک خطرہ قرار دیا۔ اور کہا کہ مذہبی اور سیکولر لوگوں کو انسانی بہبود اور معاشرتی امن کے لئے ایک دوسرے کے بارہ میں بات کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کرنے کی ضرورت ہے۔

شیڈو منسٹر برائے تعلیم کی نمائندگی میں مکرم Justin Schembri صاحب نے اپنی تقریر میں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے بارہ میں بات کی اور کہا کہ ان کا استعمال نہایت ذمہ داری سے کرنا چاہئے۔ جہاں ایک طرف ہم اظہارِ رائے کی آزادی کی بات کرتے ہیں وہیں ہمیں نفرت انگیز گفتگو سے بھی پرہیز کرنا چاہئے تا کہ معاشرے میں قیام امن ہو سکے۔ نیز آپ نے قیام امن کے لئے تعلیم کی ضرورت پر زور دیا۔

عیسائیت کی نمائندگی پادری مکرم Rev. John Berry صاحب نے کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ عدل و انصاف کے قیام کے بغیر حقیقی امن کا قیام ممکن نہیں۔ قیام امن میں مذہب کا اہم کردار ہے اور ہمارا یہ فرض ہے کہ قیام امن کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

اسلام احمدیت کی نمائندگی میں اختتامی تقریر مکرم لئیق احمد عاطف، مبلغ سلسلہ مالٹا نے کی۔

آپ نے The Challenges of 21st Century and Fundamental Principles for Lasting Peace - an Islamic Perspective. کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں قیام امن کے لئے بنیادی اور زرّیں اصول بیان کئے۔ اور اپنی تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں امن کی ضرورت اور مہلک ہتھیاروں کی روک تھام سے متعلق بات کی۔

آپ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عملی نمونہ اور اس کے ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے حوالہ سے کہا کہ اگر اس ماٹو پر ہی عمل کرلیا جائے تو اکثر مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ یہ ماٹو قیام امن کے لئے ایک سنہرا اور پائیدار اصول ہے۔ تقریر کے آخر پر آپ نے بتایا کہ قیام امن کے لئے اسلامی فلسفہ کی انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر کوئی فرد حقیقی اطمینان حاصل نہیں کرسکتا اور حقیقی اطمینان کے بغیر معاشرہ امن وآشتی کا گہوارہ نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کوئی امن نصیب نہیں ہوسکتا۔

تقاریر کے بعد حاضرین نے مقررین سے سوالات کئے اور پروگرام کے انعقاد اور اس کی افادیت کے بارے میں اپنے نیک تأثرات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی جن میں یونیورسٹی کے طلباء، پروفیسرز، سفارتی اور حکومتی نمائندے، مذہبی اور سیاسی راہنما شامل تھے۔

پروگرام کے آخر پر ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔

مقررین اور حاضرین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' کا مالٹی ترجمہ اور مالٹا جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے رسالہ Id-Dawl (روشنی) کے پہلے تین شمارے بطور تحفہ دیئے گئے۔

قارئین الفضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ مالٹا کی مساعی میں برکت اور تبلیغی میدان میں اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

☆...☆...☆

مالٹا میں پیس سمپوزیم کے موقع کی ایک تصویر

درّہ شیر خان کے ایک مخلص اور باوفا احمدی

مولانا فقیر محمد خان صاحب (مرحوم) کا ذکر خیر

(عبدالحمید۔ ربوہ)

مولانا فقیر محمد خانصاحب کی وفات سے کچھ عرصہ قبل مولانا کی خدمت میں خاکسار حاضر ہوا۔ فرمانے لگے: حمید! اگلے سال میری آپ سے ملاقات نہ ہوگی۔ میرے آقا کی خدمت میں میری وفات کی اطلاع دے دینا اور نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں میری نماز جنازہ غائب پڑھانے کی درخواست دے دینا۔

ان کے حکم کے مطابق خاکسار نے حضور کی خدمت اقدس میں اطلاع بھجوادی۔ ربوہ میں ان کی ہدایت کے مطابق خاکسار نے مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں نماز جنازہ غائب کے ادا کرنے کے بارہ میں درخواست دے دی۔ 27 جنوری 1989ء کو جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد مولانا فقیر محمد خان صاحب کی نماز جنازہ غائب ادا ہوگئی۔

اس سے قبل درّہ شیر خان میں مولانا صاحب نے اپنی وفات سے چند روز قبل چیئرمین صاحب جو کہ غیر احمدی ہیں، اُنہیں بُلا کر کہا کہ مَیں اللہ کے فضل سے احمدی ہوں اور میری وفات کا وقت قریب ہے۔ تو میری موت کے بعد آپ میری جماعت احمدیہ کوٹلی، گوئی، بھابھڑہ اور آرام باڑی والوں کو اطلاع دے دیں۔ اور آپ نے غیر احمدی بھائیوں سے کہا کہ اگر میری جماعت کا کوئی آدمی میرے جنازہ پر نہ آیا تو جنازہ کی نماز آپ لوگ نہ ادا کرنا بلکہ اِسی طرح دفن کردینا اور میری فوتگی اور تدفین کی اطلاع میرے مرکز ربوہ میں دے دینا۔

مولوی صاحب کی وفات سے ایک دن قبل بھابھڑہ اور آرام باڑی کی جماعتوں کے افراد مولانا صاحب کے پاس گئے تو مولانا نے فرمایا کہ آپ لوگ کل تیاری کر کے آنا۔ دوسرے دن مولانا صاحب وفات پا گئے۔ عین وفات کے وقت آرام باڑی، بھابھڑہ اور کوٹلی کی جماعتوں کے افراد مکرم مربی صاحب سلسلہ احمدیہ کی سربراہی میں مولانا کے پاس جا پہنچے۔ یہ منظر بڑا دیکھنے کے لائق تھا۔ دس ہزار غیر احمدیوں کی موجودگی میں جب جماعت احمدیہ کی تینوں جماعتوں کا وفد درّہ شیر خان پہنچا تو مولانا کے غیر احمدی بھائی نے یہ اعلان کیا کہ میرے بھائی جان مرحوم کے وارث احمدی ہیں۔ مَیں جنازہ اُن کے حوالے کرتا ہوں۔ احمدیوں نے فوراً غسل دیا۔ کفن پہنایا اور مولانا صاحب کے جسد خاکی کا سب کو آخری دیدار کروایا۔ اور پھر جماعت ہائے احمدیہ کے افراد نے نماز جنازہ کھُلے مقام پر ادا کر کے سپرد خاک کردی۔

(نماز جنازہ احمدیوں نے ادا کی اور تجہیز و تکفین بھی احمدیوں نے ادا کی۔)

علاقہ درّہ شیر خان کی آبادی پچیس ہزار افراد کے لگ بھگ ہے۔ علاقہ کے ہر فرد کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ مولانا صاحب نے پوری زندگی میں ہر معاملہ میں قول اور فعل سے ایک نمونہ دنیا کو دکھایا۔ 1974ء میں مولانا صاحب پر ایک ہیڈ ماسٹر نے 900 لڑکوں کو ساتھ لے کر حملہ کیا۔ مولانا صاحب اُن کے نرغہ میں تھے کہ ایک شخص اُس جلوس میں سے ہی نمودار ہوا۔ وہ شخص مسلح تھا اور ایک پورے لشکر کو کہا کہ جو کوئی مولانا صاحب کو نقصان پہنچانے کے ارادہ سے آگے آئے گا اُس کو فائر کر کے ختم کردوں گا۔ اُس شخص کا یہ کہنا ہی تھا کہ نوصد افراد کا لشکر تتّر بتّر ہوگیا۔

اس کے بعد سردار اتفاق احمد خان نے راولپنڈی روانگی کے وقت مولانا کو پیغام دیا کہ آپ میری واپسی تک تائب ہوجائیں یا جان بچانے کے لئے صرف مسلمان ہونے کا اعلان کردیں۔ مولانا نے فرمایا: مامور زمانہ آگیا ہے اور مَیں آپ کو مامور زمانہ کو ماننے کا کہتا ہوں۔ اور میرا تو وہی عقیدہ ہے جو آپ مانتے ہیں ...... آپ کے بزرگ اور آپ کے علماء مانتے چلے آئے ہیں۔

مولانا نے کہا کہ سردار صاحب! میرے تائب ہونے کا خیال دل سے نکال دیں۔

اِسی موقع پر سردار اتفاق خان علاقائی چیئرمین نے اپنے ایک خاص آدمی کو کہا کہ مَیں حکومت کو لکھ کردے چکا ہوں کہ درّہ شیر خان کے علاقہ میں کوئی احمدی نہیں، اب آپ جا کر مولانا اور ان کے ساتھیوں کو بتادیں کہ اگر آپ لوگ احمدیت سے تائب نہ ہوئے تو جوتیوں کے ہار ڈال کر ربوہ روانہ کردیں گے۔

جب یہ پیغام مولانا کو پہنچا تو خوشی سے آنسو نکل آئے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ اتفاق خان کو واپس آنا نصیب ہوُا تو تب ہی ہار ڈالے گا۔

خدا کی قدرت کہ ایک بسوں کی کمپنی کے مالک اور علاقہ کے رئیس کو راولپنڈی میں پیٹ کا درد ہوا اور ہولی فیملی ہسپتال میں تڑپ تڑپ کر فوت ہوگیا۔ بڑی مشکل سے اس کا جنازہ مل سکا اور جو تاریخ اُس نے مولانا کو جوتیوں کا ہار پہنانے کی مقرر کی تھی، اُسی دن اُس کا جنازہ درّہ شیر خان پہنچا۔

حضور انور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ۔ ناقل) نے جو دعوت مباہلہ دی، مولوی صاحب ہر ایک کو کہتے کہ اب ظالموں پر اُن کے مظالم کے نتیجہ میں قدرت اپنا رنگ دکھائے گی۔ تو ان ہی دنوں میں درّہ شیر خان میں مولوی صاحب کے خلاف جلوس نکالنے والے ہیڈ ماسٹر اور اُس کے تین ساتھیوں کی ایک شدید حادثہ نے جان لے ڈالی۔ یہ وہ لوگ تھے جو درّہ شیر خان میں احمدیوں کے ازلی دشمن تھے۔ ان لوگوں نے وہاں احمدیوں کے خلاف ہر حربہ استعمال کیا لیکن ناکام رہے اور ہمیشہ ناکام ہی رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

(بشکریہ اخبار ہفت روزہ بدر قادیان۔ 30 جولائی 1989ء۔ صفحہ 11)

23 April 2003

نیم جاں ، مضمحل ، تھکن سے چُور	غم کے آسیب اور شب دیجور
سسکیاں گونجتی ہیں یادوں کی	کوئی رخصت ہوا مکاں سے ضرور
ہر سلام اور پیام سے آگے	دیکھو وہ جا چکا ہے کتنی دور
تیرے قدموں پہ اب نثار کریں	جس قدر ہے سمندروں میں وفور
پیاس ان کی بجھائیں اشک کہاں	پیتے آئے ہوں جو شراب طہور
وسوسے ،خوف اور شبِ تاریک	صبح صادق سے ہو گئے کافور
دل کے نالے جو آسماں پہ گئے	لے اُترے وہاں سے چادر نور
"چل رہی ہے نسیم رحمت کی"	دل مچلنے لگے، خدا کے حضور
امن اُترا تو ، خوف دور ہوا	شکر تیرا ، ہمارے ربِّ غفور
سارے فضلوں کی ہو گئی تجسیم	قدرت ثانیہ کا ہے یہ ظہور
اس کے در پر پڑے تھے غم زدگاں	دکھ کے مارے ہوئے ، تھکن سے چُور
میزبانی کو تھا غفور و رحیم	کس طرح دیکھتا ہمارے قصور
زہر فرقت سے جو پڑے تھے نڈھال	شربت وصل سے ہوئے مخمور
لب بہ لب پھر عطا ہوئی ہے شراب	ہو گیا سارا کارواں ، مسرور

(طاہر احمد بھٹی)

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 4

چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

8۔ مکرم محمد اصغر صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب (ربوہ)

27 دسمبر 2017ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، شریف النفس، اور دینی غیرت رکھنے والے بڑے نڈر انسان تھے۔ سرگودھا میں آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا وابستگی کا تعلق تھا۔ سرگودھا میں بڑی مخالفتوں کا سامنا کیا اور ثابت قدم رہے۔ آپ مکرم نوید اصغر صاحب (مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ) کے والد تھے۔

9۔ مکرم پروفیسر مشتاق احمد صاحب شائق (۔ کیلگری۔ کینیڈا)

یکم جنوری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت چوہدری وداوے خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے تھے۔ پنجگانہ نمازوں کے پابند، بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ٹی آئی کالج قادیان میں پڑھانے کی توفیق ملی۔ پاکستان بننے کے بعد پاکستان ائرفورس میں کمشن ملا اور سکاڈرن لیڈر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی زیرنگرانی صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں شعبہ شماریات کا آغاز کیا۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عملہ حفاظت کے نگران مقرر ہوئے۔ اسی سال امریکہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (امیر جماعت احمدیہ امریکہ) کی سرپرستی میں بطور سیکرٹری صد سالہ جوبلی پروگرامز خدمت کی توفیق ملی۔ 2001ء میں کیلگری کینیڈا منتقل ہونے کے بعد بھی مختلف خدمتوں کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

10۔ مکرمہ روبینہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب (نائب امیر ضلع گجرات)

یکم جنوری 2018ء کو 46 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند تہجد گزار، دعا گو، متقی، پرہیزگار، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ نے اپنی مجلس بھلیسر انوالہ میں صدر لجنہ کے علاوہ نگران حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی تھیں اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتی تھیں۔ خلافت سے انتہائی محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم منصور احمد مشہود صاحب (مربی سلسلہ کلر کہار ضلع چکوال) کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔

☆...☆...☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ : تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک : پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

اسلام دشمن مغربی طاقتوں کے مفادات کے محافظ کون؟

(اصغر علی بھٹی۔ نائیجر)

[کہتے ہیں کہ کوئی چور گاؤں کے کسی گھر میں دیوار پھلانگ کر چوری کے لئے داخل ہوا۔ اس کی آہٹ سے گھر والوں کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے چور کو دیکھ کر چور چور کا شور مچایا۔ چور وہاں سے بھاگا۔ اس گھر والوں کا شور سن کر ہمسائے اور گاؤں کے دیگر افراد بھی گھروں سے باہر نکل کر چور کے پیچھے بھاگے۔ چور نے جب دیکھا کہ لوگ آہستہ آہستہ اس کے قریب آرہے ہیں اور اسے خیال گزرا کہ اگر لوگوں نے اسے پکڑ لیا تو بہت ماریں گے۔ تو اس نے بھی 'چور چور' کا شور مچانا شروع کر دیا۔ جب گاؤں کے لوگ اس کے قریب پہنچے تو اس کے شور سے اندازہ لگایا کہ یہ چور نہیں بلکہ یہ بھی ہماری طرح چور کا پیچھا کرنے والوں میں سے ہے۔ یوں اس نے بڑی عیّاری سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف پھیر دی۔ کچھ ایسا ہی حال جماعت احمدیہ کے مخالفین، مکفّرین و مکذّبین کا ہے۔ ان کی طرف سے جماعت احمدیہ پر جو سراسر جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں ان میں سے ایک بڑا الزام یہ ہے کہ نعوذ باللہ، احمدیت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے یا امریکہ کی ایجنٹ ہے یا اسرائیل کی ایجنٹ ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان الزامات میں ذرہ بھر صداقت نہیں ہے۔ بار ہا جماعت احمدیہ کی طرف سے ان الزامات کے واقعاتی شہادتوں کے ساتھ جوابات دیئے گئے۔ 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایسے تمام الزامات کو درج کر کے مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے جھوٹوں پر لعنت ڈالی۔ اس کے بعد خصوصیت سے عالمی سطح پر ایسے حالات ظاہر ہوئے کہ دنیا کے سامنے یہ حقیقت نمایاں ہو کر سامنے آئی کہ سعودی عرب اور خلیجی ریاستیں جو جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹے اور شرانگیز پراپیگنڈہ کو پھیلانے اور جماعت کے خلاف مفسدوں کی اعانت میں پیش پیش تھیں، یہ خود مغربی اور صیہونی ایجنڈے پر کام کرنے والی حکومتیں ہیں۔ اور اب حال ہی میں خود سعودی عرب کے ولی عہد شہزادے محمد بن سلیمان نے اپنے ایک بیان میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مغرب کی درخواست پر سعودی عرب نے دنیا بھر میں اسلام اور جہاد کے حوالہ سے سخت گیر نظریات پھیلانے کے لئے فنڈز فراہم کئے تھے۔

مکرم اصغر علی بھٹی صاحب نے اس پہلو سے اخبارات میں چھپنے والے بیانات اور کالم نگاروں کی نگارشات کے حوالہ سے ایک مضمون لکھا ہے جو ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے جس سے یہ حقیقت خوب عیاں ہو جاتی ہے کہ کون کس کا ایجنٹ ہے اور کس کے ایجنڈے پر کام کر رہا ہے۔ (مدیر)]

... ...

ماضی قریب میں 1995ء کے شدید گرم موسم میں مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا ایک مضمون 'روزنامہ خبریں' میں سامنے آیا۔ جس میں آپ دنیا کے سامنے یہ بلند بانگ دعویٰ کرتے نظر آتے ہیں کہ دیکھو کہ امریکہ اور یورپ کی سازشوں کے باوجود ہم علمائے کرام الیکشن میں جیت گئے ہیں۔ اس پر مشہور کالم نگار جناب ڈاکٹر انوار الحق صاحب نے جوابی طور پر ایک کالم لکھتے ہوئے اپنی حیرت اور جذبات کو یوں تحریر کیا۔

"مورخہ 14 جون 1995ء کے خبریں میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کا مضمون بعنوان "مولوی جیت گئے" پڑھا۔ یہ مضمون پڑھ کر ہم حیرت کے دریا میں غوطے لگانے لگ گئے کہ کیا واقعی مولوی پاکستان میں جیت گئے ہیں؟ مولانا فضل الرحمن کو روز کون بیرونی ممالک کے دَوروں پر بھیج رہا ہے۔ کون فضل الرحمن کو "شیرٹن" جیسے مہنگے ترین ہوٹلوں کے مہنگے ترین کمروں "سوئیٹ" میں ٹھہرا رہا ہے۔ جب "مولانا" بغیر بل ادا کئے ان ہوٹلوں سے چلے جاتے ہیں تو ان کا ہزاروں ڈالرز کا بل کون ادا کرتا ہے؟ مولانا ضیا القاسمی نے اپنے مضمون میں یکجہتی کونسل کا بھی ذکر کیا ہے۔ لوگ حیران ہیں اور ہم برادر خلیل ملک کی اس بات سے متفق ہیں کہ کل تک یہ حضرات مساجد پر بم گرا رہے تھے اور نمازیوں پر فائرنگ کر رہے تھے نیز امام باڑوں کے باہر دن کے بارہ بجے نذر و نیاز تقسیم کرنے کے بہانے غرباء کو جمع کرتے تھے اور انہیں بم سے اڑا دیتے تھے۔ اب اچانک کیسے شیر و شکر ہو گئے۔ جناب خلیل ملک صاحب نے صحیح تجزیہ کیا کہ بم پھینکنے کا ایجنڈا بھی اوپر سے آیا تھا اور اب شیر و شکر ہونے کا ایجنڈا بھی اوپر ہی سے آیا ہے۔"

(روزنامہ خبریں 17 جون 1995ء زیر عنوان "بم رشوت اور شیرٹن ہوٹل تحریر ڈاکٹر انوار الحق بجواب کیا واقعی مولوی جیت گئے۔ تحریر مولانا ضیاء القاسمی)

کچھ عرصہ قبل جب میں نے سعودی ولی عہد جناب شہزادہ محمد بن سلیمان کے واشنگٹن پوسٹ کو دیئے گئے انٹرویو کے مندرجات کو دیکھا تو بے اختیار مجھے جناب خلیل ملک صاحب کا مندرجہ بالا تبصرہ یاد آ گیا۔ یعنی بات بم پھاڑنے یا گلہ پھاڑنے تک ہی محدود نہیں ہم تو تبلیغ اسلام بھی اور تعمیر مساجد بھی امریکہ اور یورپی ممالک کے حکم پر کر رہے ہیں۔

محترم مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے اپنے کالم "1979 کی تدفین" میں اس انٹرویو کے بعض حصوں کو یوں جگہ دی ہے:

"سعودی شہزادے محمد بن سلیمان نے امریکہ کے اپنے حالیہ دورے میں واشنگٹن پوسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ سرد جنگ کے دور میں مغرب کی درخواست پر سعودی عرب نے دنیا بھر میں سخت گیر نظریات پھیلانے کے لئے فنڈز فراہم کئے تا کہ سویت یونین کا مقابلہ کیا جا سکے۔ مغربی اتحادیوں نے سرد جنگ کے دور میں درخواست کی تھی کہ مختلف ملکوں میں مساجد اور مدارس کی تعمیر میں سرمایہ لگایا جائے تا کہ سویت یونین کی جانب سے مسلم ممالک میں رسائی روکی جا سکے۔ ماضی میں سعودی حکومتیں اس منزل کے حصول میں راستہ سے بھٹک گئی تھیں۔ ہمیں صحیح راستہ پر آنا ہے۔ قدامت پسند مذہبی راہنماؤں کو میں نے بڑی مشکل سے اس بات پر قائل کر لیا ہے کہ ایسی سختیاں اسلامی ڈاکٹرائن کا حصہ نہیں"۔

اور پھر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شہزادہ محمد بن سلیمان نے انکشاف کرنے میں تامّل نہیں کیا کہ دنیا بھر میں عالی شان مسجدوں کا پھیلاؤ مغرب کی خواہش پر تھا۔ اور سوویت یونین کا راستہ روکنے کے لئے تھا۔

(روزنامہ دنیا 31/ مارچ/ 2018ء مستقل کالم زاویہ نظر زیر عنوان 1979ء کی تدفین)

محترم خورشید ندیم صاحب نے بھی اسی انٹرویو کو اپنے 2 اپریل کے کالم کا موضوع بنایا ہے اور لکھا ہے کہ

"سرد جنگ کے دنوں میں مغرب کے کہنے پر سعودی عرب نے تبلیغ اسلام کی مہم کو مہمیز دی تا کہ مسلم دنیا میں سویت یونین کے اثرات کو پھیلنے سے روکا جا سکے۔ اس کے لئے مساجد اور مدارس تعمیر کئے گئے۔ ایک سخت گیر تعبیر دین کو فروغ دیا گیا جس کے لئے وہابی ازم کی اصطلاح مستعمل ہے۔ سرد جنگ کے اس دور میں اسلامی تحریکیں سعودی عرب کے بہت قریب رہیں۔ یہی وہ دور ہے جب پاکستان کی جماعت اسلامی اور سعودی عرب میں قریبی تعلق قائم ہوا۔ اسی دور میں مولانا مودودی کے علمی کام کا عربی میں ترجمہ ہوا اور جماعت اسلامی عرب دنیا میں متعارف ہوئی۔ سعودی عرب نے جماعت کے بہت سے منصوبوں میں معاونت کی۔ مولانا مودودی اور پروفیسر خورشید احمد صاحب کو فیصل ایوارڈ دیا گیا۔ یہ مصر میں اخوان المسلمین پر سعودی التفات کا دور بھی تھا۔ 1979ء کے بعد امریکہ سعودی عرب اور اسلامی تحریکیں جس طرح یک جان تھیں اس کو ہم نے بچشم سر دیکھا۔ مگر آج منظر بدل چکا ہے۔ آج امریکہ بلاشرکت غیرے دنیا کا حکمران ہے۔ آج سعودی عرب اخوان کو دہشتگرد تنظیموں میں شمار کرتا ہے۔ سید قطب اور مولانا مودودی کی کتب پر پابندی لگ چکی ہے۔ امریکہ ایک بار پھر سے اپنی مرضی سے مشرق وسطیٰ کی تشکیل نو کرنا چاہتا ہے اور اسے سعودی عرب کی اُسی طرح حمایت حاصل ہے جیسے سرد جنگ کے دنوں میں تھی۔ اس مرحلے پر شہزادہ محمد بن سلمان کا یہ بیان فکر انگیز ہے کہ سرد جنگ کے دنوں میں اسلام کو مغرب کی خدمت کے لئے پیش کر دیا گیا تھا۔ اسلام کو امریکہ نے جس طرح مسلسل اپنے مفادات کے لئے استعمال کیا ہے وہ اسلامی تحریکوں کی بے بصیرتی کی دلیل ہے۔ جب اسے دوسروں کے اشارے پر کبھی جہادی بنایا جائے گا تو کبھی ماڈریٹ۔ مگر ہزاروں جانیں لٹانے کے بعد پھر کوئی شہزادہ یہ انکشاف کرے گا کہ اسلام کو تو استعمال کیا گیا ہے"۔

(روزنامہ دنیا خورشید ندیم صاحب مستقل کالم تکبیر مسلسل زیر عنوان سرد جنگ میں اسلام کا کردار 2018/04/02)

امریکہ کا کثیر الاشاعت اخبار واشنگٹن پوسٹ اپنی 23 مارچ 2002ء کی اشاعت میں دعویٰ کرتا ہے کہ روس کے افغانستان پر حملے سے قبل ہی امریکہ کی خفیہ ایجنسی CIA نے جہاد کی برکات پر لٹریچر تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور پھر یہ کتابیں اور پمفلٹ کروڑوں کی تعداد میں پرنٹ کروا کر پاکستان کے راستے افغانستان پہنچایا جا چکا تھا بلکہ آنے والے کئی سال تک بحری جہاز بھر بھر کر یہ لٹریچر پاکستان کے مدرسوں اور افغانستان کے لوگوں تک پہنچایا جاتا رہا۔

پاکستان کے نیوز چینل ایکسپریس نیوز کے ایک پروگرام میں معروف صحافی جناب احمد قریشی نے سنسنی خیز انکشاف کرتے ہوئے اس وقت تمام پاکستانی قوم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا جب آپ نے پاکستانی مسلم قوم کے سامنے یہ دلخراش حقیقت رکھی کہ روس کے خلاف شروع ہونے والے جہاد کا فلسفہ اور برکات پر مبنی لٹریچر مسلمانوں نے نہیں، بلکہ کافروں نے لکھا۔ اور یہ پاکستان یا سعودی عرب میں نہیں بلکہ امریکہ کے امریکی پریسوں میں چھپ کر جہازوں میں ڈال کر ہمارے ملک تک پہنچایا گیا۔ آپ ایکسپریس نیوز چینل کے 9 مارچ 2015ء کی نشریات میں ایک تحقیقی رپورٹ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اسلام پر امریکی اور یورپین خفیہ ایجنسیوں کا قبضہ"۔ "امریکی سی آئی اے نے اسلام کو ایک ماتحت ادارہ بنا لیا ہے"۔ برطانیہ شدت پسندوں کی سب سے بڑی پناہ گاہ ہے۔ نائن الیون اور دنیا بھر میں اسلام کے نام پر پھیلائی جانے والی دہشتگردی و شدت پسندی کے تانے بانے امریکہ سے ملنے کا انکشاف ایکسپریس کے پروگرام ایٹ کیو ود احمد قریشی (@ Q With Ahmad Qureshi) میں میزبان نے تجزیاتی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امریکی و یورپی خفیہ ایجنسیوں نے اسلام پر قبضہ کر کے اسے اپنا ادارہ بنا لیا ہے۔ جبکہ دنیا کا سب سے بڑا مدرسہ یونیورسٹی آف نبراسکا امریکہ میں واقع ہے جو شدت پسندی کی نرسری ہے۔ جہاں سے سب سے پہلے جہادی لٹریچر لکھا گیا اور یہ کام 1979ء میں شروع ہوا۔ یہاں تشدد پر مبنی کتابیں کروڑوں کی تعداد میں شائع کر کے پاکستان کے راستے افغانستان پہنچائی گئیں۔ اس کی تصدیق امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ میں 23 مارچ 2002ء کو چھپے آرٹیکل The ABC,S of Jehad in Afghanistan میں کی گئی۔ القاعدہ اور اسامہ بن لادن سی آئی اے کی پیداوار تھے جنہیں امریکا نے روس کے خلاف استعمال کیا۔ اسامہ بن لادن بعد ازاں باغی ہو گیا جس پر اسے مار دیا گیا۔ صدر ریگن کے دور میں نیشنل سیکیورٹی ایجنسی NSA کے ڈائریکٹر جنرل ولیم اوڈم نے ایک بیان میں اعتراف کیا تھا کہ کسی بھی پیمانے سے دیکھیں امریکا شدت پسندی کے فروغ میں شامل رہا ہے۔ 1978ء میں جب امریکی سینٹ عالمی دہشت گردی کے خلاف قانون بنانا چاہ رہی تھی تو معلوم ہوا کہ جس جہت یا زاویے سے بھی دیکھیں امریکہ خود قانون شکن نظر آتا ہے۔ انھوں نے اس خفیہ ہتھیار کو چیچنیا، بوسنیا، افغانستان، چین، عراق، لیبیا، اور شام میں استعمال کیا۔

احمد قریشی نے بتایا کہ داعش کا بانی ابوبکر البغدادی بوکوحرام کا سرغنہ اور ٹی ٹی پی کا عبداللہ محسود بھی امریکی جیل گوانتاناموبے میں رہا۔ عبداللہ محسود کو امریکہ نے قوانین کے مطابق اس کے اپنے ملک پاکستان کے حوالے کرنے کی بجائے افغانستان کے حوالے کیا۔ جہاں اس کی برین واشنگ کے بعد پاکستان میں داخل کیا گیا اور اس نے چینی انجینئرز کو اغواہ کر کے قتل کرنا شروع کیا۔

احمد قریشی نے مغربی صحافیوں کی رپورٹوں کے حوالے دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ شدت پسندوں کی سب سے بڑی پناہ گاہ ہے۔ "جہادی جان" بھی برطانوی شہری ہے۔ جبکہ آئی ایس آئی ایس پورے یورپ سے بھرتیاں کر رہی ہے اور اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ یہ دہشت گرد تنظیمیں شام، عراق، لیبیا، نائیجیریا، اور صومالیہ کے ان علاقوں میں بنائی گئی ہیں جہاں تیل یا امریکی مفادات ہیں۔

اسلام آباد میں لال مسجد کی طالبات ڈنڈوں سے لیس ہو کر کیمیائی ماسک پہنے برآمد ہوتی ہیں جبکہ مولانا عبد العزیز نے داعش کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ بھارت نے بھی اسلام کو اپنے انٹیلی جنس سیٹ اَپ میں ادارہ بنا کر سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے۔ دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل طلباء کو اپنی خفیہ ایجنسی میں بھرتی کیا۔ پھر افغانستان اور پاکستان اور سنکیانگ میں استعمال کیا۔ ان سے فتوے نکلوائے کہ مغرب اور کفار کے ساتھ لڑنے سے پہلے مسلمانوں کو قتل کرنا حلال ہے۔"

(یہ مکمل رپورٹ ایکسپریس چینل کی ویب سائٹ اور فیس بُک پر 10 مارچ 2015ء سے موجود ہے۔)

مکرم خورشید ندیم صاحب آپ کو گلہ ہے کہ اسلام کو امریکہ نے جس طرح مسلسل اپنے مفادات کے لئے استعمال کیا ہے وہ اسلامی تحریکوں کی بے بصیرتی کی دلیل ہے۔ اور یہ ہر دفعہ اس لئے ممکن ہوجاتا ہے کہ استعمال ہونے والی اسلامی تحریکیں استعمال ہونے کے لئے ہر وقت موجود ہیں اور انہیں اس پر دل میں ذرا بھی ندامت نہیں۔

دیکھئے مشہور اہل حدیث مولوی جناب امیر حمزہ صاحب ایڈیٹر رسالہ لشکر طیبہ فخریہ انداز سے اس جہاد میں ملنے والی امریکی اور امریکہ کے کہنے پر سعودی عرب کی امداد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''عام تاثر یہ تھا کہ ساری امداد امریکہ سے آرہی ہے جہاں سے اسلحہ کے بھرے ہوئے جہاز پاکستان پہنچتے ہیں۔ اس کے بالکل برعکس جتنی امداد امریکہ دے رہا تھا کم وبیش اتنی ہی سعودی عرب سے آرہی تھی۔ امریکی انتظامیہ سی آئی اے کو اسلحہ کی خریداری کے لئے جتنے ڈالر فراہم کرتی تھی اتنے ہی ڈالر سعودی حکومت بھی ادا کرتی تھی۔ یہ اس فیاضانہ سلوک کا نتیجہ ہے کہ مجاہدین آج بھی میدان میں ہیں جب کہ امریکی امداد انتہائی کم کردی گئی ہے''۔ (صفحہ 284-285)

سب سے زیادہ کس نے امریکی امداد کے مزے لوٹے۔ اس کی تفاصیل بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''قارئین کرام! یہ ساری (امریکی) امداد آئی ایس آئی کے ہاتھوں افغانستان کی سات رجسٹرڈ جماعتوں کو دی جاتی تھی۔ جن میں سب سے زیادہ امداد حزب اسلامی وصول کرتی تھی۔ تفصیل یوں ہے۔

حزب اسلامی (گلبدن حکمت یار) 18 سے 20 فیصد
جمیعت اسلامی (برہان الدین ربانی) 18 سے 19 فیصد
اتحاد اسلامی افغانستان (سیاف) 17 سے 18 فیصد
حزب انقلاب اسلامی (مولوی محمد نبوی محمدی) 12 سے 13 فیصد
حزب اسلامی (یونس خالص) 12 سے 13 فیصد
محاذ ملی افغانستان (سید احمد گیلانی) 8 سے 10 فیصد
جبہ نجاب ملی (صبغت اللہ مجددی) 3 سے 5 فیصد

یاد رہے کہ جہادی دور سے قبل ان ساتوں لیڈروں کی کوئی سیاسی یا قبائلی اہمیت افغان معاشرے میں نہیں تھی۔ یہ اہمیت اس وقت بنی جب انہوں نے جہاد شروع کیا اور جہاد (کے نام پر) میں جس لیڈر کو جتنی زیادہ امریکی امداد مل گئی وہ اتنا ہی بڑا لیڈر بن گیا۔۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ حکمت یار کو بڑا لیڈر بنایا تو سعودی (اور امریکی) پیسے نے مگر افسوس کہ وہی حکمت یار اور اس کا ساتھی قاضی حسین احمد کہ جس کی جماعت کے ہیڈ کورٹر منصورہ کی ایک ایک اینٹ میں .... دولت پنہاں ہے وہ اپنے محسنوں کے حق پر ہونے کے باوجود، ظالموں کے ساتھ صدام کے ساتھ جا مل بیٹھے''۔

(قافلہ دعوت و جہاد مصنفہ امیر حمزہ ص 286/287 مکتبہ دارالاندلس 4-لیک روڈ چوبرجی لاہور 042-7230549)

سعودی ولی عہد تو صرف یہ اعتراف کرکے پتلی گلی سے نکل لئے کہ ''ماضی میں سعودی حکومتیں اس منزل کے حصول میں راستہ بھٹک گئیں ہمیں صحیح راستہ پر آنا ہے۔ علماء کے ساتھ طویل مباحثے مثبت ثابت ہوئے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ مذہبی اسٹیبلیشمنٹ میں ہمارے اتحادیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ مزاحمت دم توڑ رہی ہے''۔

آپ کی اسلام کی تبلیغ بھی امریکہ کے کہنے پر تھی اور اب ماڈریشن بھی امریکہ کے کہنے پر۔ لیکن 40 سال سے پوری امّت مسلمہ میں پھیلایا گیا شدت پسندی کا زہر کیسے ختم ہوگا؟ اس کا جواب وحساب کون دے گا؟

جناب مفتی منیب الرحمٰن صاحب، ہر چڑھتے چاند کو سلام کرنا جن کے فرائض منصبی میں شامل ہے، نے گزشتہ روز اپنے مستقل کالم زاویہ نظر میں زیر عنوان ''1979ء کی تدفین'' میں بریلوی نوجوان علماء کو ہلکی پھلکی جگتیں کرتے ہوئے وہابی سعودی عرب کی امریکہ کے کہنے پر برانڈڈ مدرسے کھولنے اور عالی شان مساجد کی تعمیر میں investment کے انکشاف اور شہزادہ محمد بن سلیمان کے Confession کی داستان بڑے مزے لے لے کر سنائی ہے۔ فرماتے ہیں:

''یہ سطور میں اہل سنت کے جواں عمر علماء کے لئے لکھ رہا ہوں۔ ہمارے علماء اپنی دنیا میں مگن ہیں۔ یہ امریکہ اور برطانیہ میں ہوں یا پاکستان میں گرد وپیش سے بے نیاز رہتے ہیں ''سکھیکی'' میں رہتے ہیں۔ اُمت کے دکھ درد کو محسوس کرکے اپنا سکون برباد نہیں کرتے۔ سوشل میڈیا پر بھی ان کی اپنی دنیا ہے۔ ایک دوسرے کا مذاق اڑانے یا دامن تار تار کرنے میں لگے رہتے ہیں''۔

پھر 60 اور 70 کی دہائی میں جماعت اسلامی اور امریکہ کے گٹھ جوڑ کو یاد کرتے ہیں کہ :

''ساٹھ اور ستر کی دہائی میں بائیں بازو کے صحافی اور دانشور مذہبی جماعتوں اور علماء کو سامراج کا ایجنٹ قرار دیتے تھے۔ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کو امریکہ کا ایجنٹ قرار دیتے تھے اور یہ کہ انہیں وسائل امریکہ مہیا کر رہا ہے۔ ان سے پوچھا جاتا کہ اس کا طریقہ کار کیا ہے۔ وہ کہتے کہ امریکی مولانا مودودی کی کتابیں بڑی تعداد میں خریدتے ہیں اور پھر سمندر برد کردیتے ہیں اور جماعت کو وسائل ملتے رہتے ہیں''۔

اس امریکی آشیر باد کے ذکر کے بعد آپ کو آج کے ایران اور سعودی عرب میں تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی نظر آتی ہیں۔ اس نظریے کے ثبوت کے لئے آپ نے ٹامس فرائیڈ مین جو شہزادہ محمد بن سلیمان کے قریبی دوست ہیں کے ایک آرٹیکل کو زیب داستان بنایا ہے۔

آپ لکھتے ہیں :

''ٹامس فرائیڈ مین امریکہ کے ایک نامور مصنف اور صحافی ہیں۔ حال ہی میں ان کا ایک آرٹیکل ''ایرانی اور سعودی نوجوان 1979ء کو بھول جائیں'' کے عنوان سے نظر سے گزرا۔ اس میں مسلم دنیا کی نوجوان نسل کو اسلام کی لبرل تعمیر کی امید دلائی گئی ہے۔ یہ تاثر دیا گیا ہے کہ 1979ء عالم اسلام میں مذہبی تصلّب اور شدت پسند تبدیلیوں کے لئے ایک سنگ میل تھا مگر اب اس کی تدفین ہورہی ہے۔ اور اس کے بطن سے ایک نئی اور روشن خیال مسلم دنیا وجود میں آرہی ہے۔ ٹامس فرائیڈ مین لکھتا ہے کہ اب ایران اور سعودی عرب میں کچھ چیزیں مشترک ہیں۔ ان کی آبادیوں کی اکثریت کی عمریں تیس سال سے کم ہیں، سوشل میڈیا نیٹ ورک اور اسمارٹ فون کے ذریعہ نوجوان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ان کی بڑی تعداد اس بات سے تنگ ہے کہ بدعنوان اور گلا گھونٹنے والے علماء کے ذریعہ انہیں بتایا جائے کہ زندگی کیسے گزاریں۔ وہ 1979ء کے ماضی کو دفن کردینا چاہتے ہیں اور ہر اس چیز کو دفن کردینا چاہتے ہیں جو 1979ء کے نتیجے میں ظہور میں آئی''۔

وہ لکھتے ہیں: ''میں سعودی عرب گیا تو نوجوانوں کے یہ خیالات سنے۔ ''میں چاہتی ہوں کہ مولوی میرے سامنے سے ہٹ جائیں، میں اپنی زندگی بغیر کسی مداخلت کے گزارنا چاہتی ہوں، میں چاہتی ہوں کنسرٹس میں جاؤں، اپنی گاڑی چلاؤں، اپنا کاروبار کروں، سینما دیکھوں'' ۔فرائیڈ مین لکھتے ہیں ''مذہبی پولیس کو بازاروں سے ہٹانا، سعودی عورتوں کو گاڑی چلانے کی اجازت دینا، علماء و مفتیان کی طاقت کو محدود کرنا، عورتوں کو اجازت دینا کہ مردوں کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لے سکیں، سینما گھر کھولنا، مغربی اور عرب فنکاروں کو اجازت دینا کہ وہ مملکت میں آکر اپنے فن کا مظاہرہ کریں، اس عزم کا اظہار ہے کہ سعودی عرب میں قدامت پسندی کو ماڈریٹ اسلام میں تبدیل کردیں گے۔ یہی محمد بن سلیمان کا 2030ء کا ویژن ہے۔'' فرائیڈ مین کے اس مضمون کے بعد آپ مستقبل کے سعودی عرب کو انڈین فلموں میں پیش کیا جانے والے ایک سین کی طرح کا دیکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''محمد بن سلیمان درحقیقت چین کی طرح ''ایک ملک دو نظام'' کے خاکے کا سعودی چربہ تیار کررہے ہیں۔ مجھ سے ایک سعودی تاجر نے کہا کہ محمد بن سلیمان کا ویژن یہ ہے کہ اگر آپ مذہبی ہیں اور مکہ جانا چاہتے ہیں تو آپ کو ہموار راستہ ملے گا اور اگر آپ ڈزنی ورلڈ جانا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے وہاں جانے میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی''۔ یہ وہ ویژن ہے جو ہماری ماضی کی فلموں میں دکھایا جاتا تھا۔ ایک اداکار تھوڑی دیر پہلے چوری کر رہا ہوتا ہے، ڈاکہ مار رہا ہوتا ہے، کچھ دیر بعد نظر آتا ہے کہ وہ مصلّیٰ بچھائے نماز پڑھ رہا ہے اور تسبیح پرورد کر رہا ہے۔ کوئی سوال کرتا ہے کہ یہ کیسا تضاد ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ میرا پیشہ تھا۔ یہ میرا مذہب ہے۔ یعنی اب معاشرے میں خیر وشر کے نفوذ کے یکساں مواقع دستیاب ہوں گے''۔

مستقبل کے سعودی عرب کے خدوخال بیان کرنے کے بعد اس الجھن کا بھی خود ہی جواب تحریر فرمادیتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے سعودی علماء، وہابی علماء تو بہت متشدد اور سخت گیر ہیں۔ انہوں نے تو یہ متشدد پالیسی پوری دنیا میں پھیلا رکھی ہے۔ اپنے گھر میں وہ کیسے اس کی اجازت دیں گے ۔جناب مفتی صاحب اس کا آسان سا جواب دیتے ہیں کہ اب وہ سب علماء کرپٹ ہو چکے ہیں اور کرپٹ لوگوں میں مزاحمت کی طاقت نہیں ہوتی۔

آپ فرماتے ہیں : ''قانون قدرت ہے کہ عشرتیں اور راحتیں انسان کو تن آسان بنادیتی ہیں اور اس کی مزاحمتی قوت کو مضحمل کردیتی ہیں۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ ڈھیر ہوجاتا ہے اور مزاحمت کی بجائے مفاہمت کو قبول کرلیتا ہے تاکہ عشرتیں اور راحتیں جاری رہیں، کیونکہ مزاحمت کی صورت میں عشرتوں سے دستبردار ہونا پڑتا ہے جو مشکل کام ہے۔ لہذا عزیمت مفقود ہے''۔ اس کے بعد آپ ولی عہد محمد بن سلیمان کا واشنگٹن پوسٹ کو دیا گیا انٹرویو درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں گویا کہ سب کچھ بدل رہا ہے۔ پس ٹامس فرائیڈ مین نے 1979ء کو مذہبیت کے غلبے کی معراج سے تعبیر کیا اور یہ بتایا کہ مسلمان اب اسے بھول جائیں۔ وہ لبرل ازم کو قبول کرلیں اور اب شہزادہ محمد بن سلیمان بھی اسی عزم کا اعادہ کررہا ہے اور پورے عزم کے ساتھ اس مشن کو لے کر چل پڑے ہیں۔ اس سلسلے میں امریکہ ان کا پشتیبان ہے''

(روزنامہ 'دنیا' مستقل کالم زاویہ نظر۔ زیر عنوان 1979ء کی تدفین۔ 31 مارچ 2018ء)

خلاصہ یہ کہ جب امریکہ نے کہا کہ متشدد اسلام اپناؤ اور دنیا کو جہاد اور جنت تلواروں کے سائے تلے کی تعلیم دو۔ یہ دنیا عارضی اور فانی ہے اس کا علم حاصل کرنے کی بجائے دین کے مدرسوں میں جاؤ تو ہم نے آقا کے حکم کی تعمیل میں پوری دنیا میں خوبصورت مساجد اور مدرسوں کا جال بُن دیا۔ مولانا مودودی صاحب کو استاد مودودی کا نام دیا اور ان کی کتب کے عربی تراجم کرائے اور ان کو شاہ فیصل ایوارڈ سے نوازا۔ اور سید قطب کی اخوان المسلمین کو اصلی اسلامی جہادیوں کے طور پر پناہ دیا ور امداد دی۔ اب حکم ہوا ہے کہ ہمیں لبرل اسلام چاہیئے تو ہم اس کے لئے بھی حاضر ہیں۔ سید قطب اور مودودی صاحب کی کتب کو سعودی عرب میں بَین کردیا ہے۔ اخوان المسلمین کو دہشت گرد جماعت قرار دے دیا ہے۔ لیکن، لیکن، لیکن میرے پاکستان کی علماء برادری حیران ہے کہ یہ کیا؟ ہم تو اَیویں عمران خان کو یُوٹرن خان کہتے رہے مگر سعودی حکمران تو ان سے بھی کہیں آگے نکل گئے ۔اب ہم کہاں جائیں؟ کس کو منہ دکھائیں؟ اپنے علماء کو تو راضی کرلیا مگر ہمارا ابھی تو کچھ خیال کرتے؟ ہم سے بھی کچھ پوچھ لیتے؟

یہ وہ تصویر ہے جو مکرم مستنصر حسین تارڑ صاحب نے ان حیران کھڑے گروہ علماء کی تیار کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں :

''اب پچھلے دنوں ایک سانحہ ہو گیا ہے ۔ہم کافر ہوئے ہیں تو وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ یا پھر ہم مسلمان ہوئے ہیں اور وہ کافر ہو گیا ہے ۔ یکدم یُوٹرن لے لیا ہے اور ہم پریشان کھڑے ہیں۔ بقول اظہار الحق کے ہم نے اپنے ٹیلی ویژن توڑ ڈالے، اپنی خواتین کو یہ لمبے لمبے سیاہ چوغے پہنا دیئے، ہر اس شے کو حرام قرار دیا جس میں خوشی کے حصول کا کوئی ذرہ بھر خدشہ تھا۔ اپنے بچوں کو سعودی امداد سے قائم ہونے والے مدرسوں میں داخل کرادیا۔ شلواریں گھٹنوں سے اوپر کرلیں۔ یہاں تک کہ خدا حافظ کی بجائے اللہ حافظ کہنے لگے۔ اپنے علاوہ ہر فرقے کو کافر قرار دیا۔ یعنی ہمارا حال تو نور جہاں جیسا ہو گیا ہے کہ 'ساہنوں نہر والے پُل تے بلا کے خورے ماہی کتھے رہ گیا'۔ ماہی کے اپنے علماء کرام نے ایک اور فتویٰ دے دیا ہے کہ پردے کے لئے عبایا پہننا ضروری نہیں۔ ویلنٹائن ڈے میں کچھ حرج نہیں اسلام ہمیں اجازت دیتا ہے ... اب ان دنوں سعودی عرب میں جو ''انقلابی'' تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، تو مجھے حیرت ہے کہ مذہبی جماعتوں کی جانب سے اس ترقی پسندی پر کچھ احتجاج نہیں ہوا ۔ کم از کم شباب ملّی کے ڈنڈا برداروں کو تو ویلنٹائن ڈے کو جائز قرار دینے پر کچھ تو ہلّا گُلا کرنا چاہئے تھا... عجب سلسلے ہیں کہ سعودی کُوئے یار سے نکلتے ہیں تو راہ میں ٹھہرتے ہی نہیں، سیدھے سُوئے دار جاتے ہیں۔ اور ہم ہیں نہر والے پل پر حیران کھڑے ہیں۔ کافر کھڑے ہیں یا مسلمان کھڑے ہیں، کچھ معلوم نہیں ۔ کرائے کے لوگوں کا یہی حشر ہوتا ہے۔''

(روزنامہ 92 نیوز مستقل کالم ہزار داستان زیر عنوان سانوں نہر والے پل تے بلا کے جناب مستنصر حسین تارڑ 4 مارچ 2018ء)

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

جماعت احمدیہ کریباتی (پیسفک) کے قیام کے تیس سال بعد پہلے دوروزہ تاریخی جلسہ سالانہ 2017ء کا بابرکت انعقاد

2017ء کے تاریخی سال میں جزائر کریباتی کی پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر بھی مکمل ہوئی۔

جلسہ سالانہ میں کریباتی کے صدر کے نمائندہ سمیت کُل 242 افراد کی شمولیت۔

علماء کرام کی تقاریر اور دروس کے ذریعہ تربیتی مساعی۔ نمائش کے ذریعہ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ۔

(رپورٹ: خواجہ فہد احمد مبلغ سلسلہ۔ انگریزی سے ترجمہ: محمود احمد ملک)

خط استوا پر واقع پیسفک کے 33 جزائر پر مشتمل ایک چھوٹا سی مملکت ’’ریپبلک کریباتی‘‘ واقع ہے۔ اس کا دارالحکومت جنوبی تراوا (South Tarawa) ہے جو

کہ نیم دائرہ کی شکل کا ایک جزیرہ ہے۔ اس جزیرے کی لمبائی قریباً 60 کلومیٹر ہے جبکہ اوسط چوڑائی صرف 450 میٹر ہے۔ کریباتی کی آبادی ایک لاکھ دس ہزار سے زیادہ ہے جس کی اکثریت دارالحکومت میں ہی مقیم ہے۔ آبادی کی اکثریت عیسائی ہے جن میں 56 فیصد کا تعلق رومن کیتھولک چرچ اور 46 فیصد کا تعلق کریباتی پروٹسٹنٹ چرچ سے ہے جبکہ پانچ فیصد Mormons ہیں۔

قریباً تیس سال قبل 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت پر محترم مولانا حافظ جبریل سعید صاحب کو بطور مبلغ سلسلہ اس علاقہ میں بھجوایا گیا تاکہ وہ کریباتی کے علاوہ دیگر قریبی جزیرہ نُما ریاستوں (طوالو اور مارشل آئی لینڈز وغیرہ) میں تبلیغ و تربیت کے امور سرانجام دے سکیں۔ بعدازاں 2017ء کے تاریخی سال میں پہلے تو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ امریکہ نے کریباتی کے دارالحکومت ’ساؤتھ تراوا‘ میں پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق پائی جس میں ڈیڑھ سو سے دوسو افراد کے نماز ادا کرنے کی سہولت موجود ہے۔ مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس کی عمارت اور مبلغ کی رہائشگاہ بھی تعمیر کی گئی ہے۔

2017ء اس پہلو سے بھی کریباتی میں جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یاد رکھا جائے گا کیونکہ اس سال پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کریباتی نے اپنے نمائندہ کو برطانیہ میں منعقد ہونے والے مرکزی جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے بھجوانے کی توفیق پائی۔ اسی طرح یہاں کے دو دیگر احمدیوں نے ذاتی حیثیت میں بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے روحانی ماحول میں چند روز گزارنے اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے نتیجہ میں ان احباب میں ایسے پاکیزہ اثرات پیدا ہوئے کہ واپس اپنے وطن آنے کے بعد ان تینوں احمدیوں نے کریباتی میں بھی پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے اپنی مخلصانہ کوششوں کا آغاز کردیا۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کریباتی کے قیام کے قریباً تیس سال بعد یہاں پر جماعت احمدیہ کو اپنا پہلا بابرکت جلسہ سالانہ 3 اور 4 نومبر 2017ء (بروز جمعۃالمبارک اور ہفتہ) کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

یہ جلسہ سالانہ دارالحکومت تراوا کے سپورٹس کمپلکس (Betio Village) میں منعقد ہوا۔ اس پہلے تاریخی جلسہ کا مرکزی خیال خداتعالیٰ کے پاکیزہ نام ’’السلام‘‘ کے حوالہ سے رکھا گیا تھا۔ چنانچہ ’’God - the Source of Peace‘‘ کے عنوان سے کریباتی زبان میں بینر تیار کرکے نمایاں طور پر آویزاں کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مقامی زبان میں متعدد بینرز تیار کرکے جلسہ گاہ کی زینت بنائے گئے تھے۔

اس جلسہ سالانہ میں مارشل آئی لینڈز سے 8 اور مائیکرونیسیا کے مختلف جزائر سے 3 احباب شامل ہوئے۔ مائیکرونیسیا (Micronesia) مغربی پیسفک کے چند جزائر پر مشتمل چار ریاستوں کے اتحاد کا نام ہے۔ ان معزز مہمانوں نے مقامی جماعت کے احباب کو لنگرخانہ مسیح موعود کے نظام اور مہمان نوازی کے آداب سے بھی عملی طور پر آگاہ کیا۔ جلسہ گاہ کی تیاری نیز اختتام پر وائنڈ اَپ کے لئے ایک شعبہ قائم کیا گیا تھا جنہوں نے مقامِ جلسہ کی صفائی اور اس کو ناریل اور پام (Palm) کے درختوں کے پتوں سے سجانے کے لئے بھی خوب محنت کی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل عوام الناس اور احباب جماعت کو مطلع کرنے کے لئے اور شرکت کی دعوت دینے کے لئے بھی ایک شعبہ قائم کیا گیا تھا۔ اس شعبہ کے تحت جو مختلف ذرائع اس مقصد کے لئے اختیار کئے گئے اُن میں ریڈیو پر مختلف اوقات میں اعلانات کروائے گئے، اخبارات میں اشتہارات شائع کروائے گئے، مختلف دکانوں پر پوسٹرز آویزاں کئے گئے، کریباتی کی واحد شاہراہ پر 15 بینرز مختلف مقامات پر لگائے گئے۔ 50 مہمانوں کے نام دعوت نامے جاری کئے گئے۔ ایک ہزار سے زیادہ اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ کریباتی کے گھروں پر باقاعدہ جاکر بھی عوام النّاس کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی نیز کریباتی کے قریبی جزائر سے بھی مہمانوں کو مدعو کیا گیا۔

شعبہ رجسٹریشن نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے رجسٹریشن کارڈز تیار کرنے کے علاوہ ڈیوٹی دینے والوں کے لئے بیجز بھی تیار کئے۔ شعبہ پروگرام نے جلسہ گاہ میں پیش کئے جانے والے پروگرام کو ترتیب دیا اور دیگر زبانوں سے کریباتی میں تراجم کا اہتمام کیا۔ شعبہ رہائش نے دیگر جزائر اور غیرممالک سے کریباتی

آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام مسجد اور کمیونٹی سنٹرز میں کیا۔ شعبہ ضیافت کے تحت ایک لنگرخانہ بھی جاری کیا گیا اور مہمان نوازی کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جلسہ سالانہ سے قبل، مہمانوں کی آمد کے ساتھ مہمان نوازی کا اہتمام شروع کردیا گیا تھا اور تینوں وقت کھانا تیار کرکے مہیا کیا جاتا رہا۔ اس مقصد کے لئے جلسہ گاہ، مبلغ سلسلہ کی رہائشگاہ اور مشن ہاؤس میں کھانا پکانے کا انتظام عمدگی کے ساتھ کیا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے دوران ایک خصوصی نمائش بھی لگائی گئی۔ اس نمائش کے ذریعہ سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ حیات اور آپؐ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا گیا تھا۔ بنیادی طور پر نمائش میں پیش کئے جانے والے پوسٹرز جامعہ احمدیہ کینیڈا کے تعاون سے مہیا کئے گئے تھے تاہم سارے مواد کا کریباتی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا اور کریباتی زبان میں بہت سا مواد تیار کرکے پرنٹ کرکے مہمانوں کے لئے پیش بھی کیا گیا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم اور قرآن کریم کے تعارف پر مبنی بہت سا مواد بھی کریباتی زبان میں تیار کرکے پوسٹرز کے ذریعہ پیش کیا گیا تھا۔

روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد دروس کا اہتمام کیا گیا جن کا بڑا مقصد نومبایعین کی تربیت کرنا تھا۔ یہ کُل 11 دروس تھے جو بیرونی ممالک اور دیگر جزائر سے آنے والے مہمان سکالرز نے دیئے۔

جلسہ سالانہ پر کی جانے والی اکثر تقاریر کریباتی زبان میں تھیں جبکہ انگریزی زبان میں کی جانے والی بعض تقاریر اور اردو میں پڑھی جانے والی نظموں کا ترجمہ بھی کریباتی زبان میں پیش کیا جاتا رہا۔ تقاریر کا کریباتی زبان میں ترجمہ پیش کرنے کا فریضہ مکرم Tiaon Rota صاحب نے سرانجام دیا۔ کریباتی کے اطفال اور ناصرات نے اردو زبان میں چند نظمیں پیش کیں جس کے لئے تیاری وہ کئی مہینوں سے کررہے تھے۔

جلسہ کا پہلا دن

مؤرخہ 3 نومبر 2017ء (بروز جمعۃالمبارک) کو دوپہر ایک بجے سپورٹس کمپلکس میں نماز جمعہ کے لئے احباب جمع ہوئے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد احباب نے کھانا تناول کیا اور رجسٹریشن کی گئی۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز سہ پہر 3 بجے ہوا جس کی صدارت مکرم احتشام الحق محمود کوثر صاحب مبلغ وصدر جماعت مائیکرونیسیا نے کی۔ جبکہ صدر اجلاس کے ہمراہ جماعت احمدیہ کریباتی کے صدر محترم Angabeia Tataua Tereneipopei

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

صاحب بھی تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فاران Boiring صاحب نے کی۔ آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم Tabuaka Tekinene صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد بچوں نے اردو نظم پڑھی جس کا ترجمہ مکرمہ Maria Boiring صاحبہ نے سنایا۔

پہلی تقریر مکرم فیروز احمد Hundal صاحب مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈز کی ''جلسہ سالانہ کے مقاصد'' کے موضوع پر تھی۔

اس کے بعد تین نوجوانوں نے اسلام کی مختلف تعلیمات کے حوالوں سے مختصر تقاریر کیں۔ مکرم Noa Nimarota صاحب کی تقریر ارکانِ ایمان کے حوالہ سے تھی۔ مکرم Teekea Tataua صاحب نے پانچ ارکان اسلام کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں جبکہ مکرم Tiaon Rota صاحب نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں تقریر کی۔

اس کے بعد خلافتِ احمدیہ کے حوالہ سے ایک دستاویزی فلم پیش کی گئی اور آخر میں صدر اجلاس نے مختصر کلمات کہے اور کریباتی کے پہلے تاریخی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت پانے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کے پہلے روز کے پروگرام کا اختتام ہوا۔

جلسہ کا دوسرا روز

مؤرخہ 4 نومبر 2017ء (بروز ہفتہ) کو نماز تہجد کے ساتھ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس کا اہتمام تھا۔

مؤرخہ 4 نومبر 2017ء (بروز ہفتہ) جلسہ سالانہ کے دوسرے اور اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم خواجہ فہد احمد صاحب مبلغ سلسلہ کریباتی نے کی۔ اُن کے ہمراہ صدر مملکت کریباتی کے نمائندہ اور MWYSA کی وزارت کے سیکرٹری Mr. Natario Kiati بھی تشریف فرما ہوئے۔ اس درجہ کے سرکاری نمائندہ کے جماعت احمدیہ کے کسی پروگرام میں شمولیت کا یہ پہلا موقع تھا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ میں اپنے خطاب میں اس امر

پر خوشی کا اظہار کیا کہ جلسہ میں شمولیت سے اُنہیں اسلام کی امن کی تعلیم جاننے کا موقع ملا ہے اور یہ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے امن کے قیام کے لئے عالمی سطح پر جاری کوششیں دوسروں کے لئے مثال ہیں۔ موصوف نے صدر مملکت کریباتی کی طرف سے جماعت احمدیہ کریباتی کو تحفہ بھی پیش کیا اور نیک خواہشات کا پیغام پہنچایا۔

اس اجلاس میں شامل ہونے والے دیگر مہمانوں میں Betio Village سے رُکنِ پارلیمنٹ، بعض NGOs کے نمائندگان، پروفیسرز اور جرنلسٹس بھی تھے۔

اس موقع پر ایک دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی جس کے ذریعہ ان مساعی کو اُجاگر کیا گیا تھا جو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں امن کے قیام کے لئے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور آیات کریمہ کے کریباتی زبان میں ترجمہ سے ہوا جو مکرم Noa Nimarota صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد اطفال نے ''کلام محمود'' سے ایک اردو نظم

ہے دست قبلہ نما لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خوش الحانی سے پیش کی۔ اس نظم کے ترجمہ کے بعد مکرم ساجد اقبال صاحب مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈز نے پہلی تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم احتشام الحق محمود کوثر صاحب مبلغ و صدر جماعت مائیکرونیسیا نے ''اسلام کیا ہے؟'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں مختلف تبلیغی، تعلیمی اور رفاہی خدمات کے حوالہ سے ایک دستاویزی فلم پیش کی گئی۔

پھر ''توحیدِ الٰہی'' کے عنوان سے ایک تقریر ہوئی جو مکرم Angabeia Tataua Tereneipopei صدر جماعت احمدیہ کریباتی نے کی۔ اس کے بعد بچوں نے ایک اردو نظم پڑھی جس کا کریباتی میں ترجمہ Syedah Temabure نے پیش کیا۔

اگلی تقریر مکرم Teiraoi Tetabea صاحب نے کی جس کا عنوان تھا World Crisis and Pathway to Peace۔

اس کے بعد مکرم خواجہ فہد احمد صاحب مبلغ کریباتی نے اختتامی تقریر کی جس کا موضوع تھا: ''اسلام امن اور رواداری کا مذہب ہے''۔ مکرم خواجہ صاحب نے جلسہ سالانہ کے اختتامی کلمات بھی ادا کئے اور دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کریباتی کے اس پہلے تاریخی جلسہ سالانہ کا انعقاد ہر پہلو سے بابرکت فرمائے۔ احباب جماعت کے ایمان اور خلوص میں مزید اضافہ فرمائے اور ان جزائر میں اسلام احمدیت کے جلد فروغ کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

بچوں کی تربیت میں ماں باپ کے کردار کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 1989ء میں واقفینِ نَو کی تربیت کے حوالہ سے والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''بچپن میں کردار بنائے جاتے ہیں دراصل۔ اگر تاخیر ہو جائے تو بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ وہ محاورہ ہے کہ لوہا گرم ہو تو اس کو موڑ لینا چاہئے لیکن یہ جو بچپن کا لوہا ہے یہ خدا تعالیٰ ایک لمبے عرصے تک نرم ہی رکھتا ہے اور اس نرمی کی حالت میں اس پر جو نقوش آپ قائم کر دیتے ہیں وہ دائمی ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ وقت ہے تربیت کا۔ **اور تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو نہیں لیں گے۔** یہ دو نسلوں کے رابطے کے وقت ایک ایسا اصول ہے جس کو بھلانے کے نتیجے میں قومیں ہلاک بھی ہو سکتی ہیں اور یاد رکھنے کے نتیجے میں ترقی بھی کر سکتی ہیں۔ ایک نسل اگلی نسل پر جو اثر چھوڑا کرتی ہے اس میں عموماً یہ اصول کارفرما ہوتا ہے کہ بچے ماں باپ کی کمزوریوں کو پکڑنے میں تیزی کرتے ہیں اور ان کی باتوں کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ اگر باتیں عظیم کردار کی ہوں اور بیچ میں سے کمزوری ہو تو بچہ بیچ کی کمزوری کو پکڑے گا۔

اس لئے یاد رکھیں کہ **بچوں کی تربیت کے لئے آپ کو اپنی تربیت ضرور کرنی ہوگی۔** ان بچوں کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچو! تم سچ بولا کرو تم نے مبلغ بننا ہے۔ تم بد دیانتی نہ کیا کرو تم نے مبلغ بننا ہے۔ تم غیبت نہ کیا کرو، تم لڑا جھگڑا نہ کرو اور یہ باتیں کرنے کے بعد پھر ماں باپ ایسا لڑیں جھگڑیں، پھر ایسی مغلّظات بکیں ایک دوسرے کے خلاف، ایسی بے عزتیاں کریں۔ پھر وہ کہیں کہ بچے کو تو ہم نے نصیحت کر دی ہے اب ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ جو اُن کی اپنی زندگی ہے وہی بچے کی بنے گی۔ جو فرضی زندگی انہوں نے بنائی ہوئی ہے کہ بچہ یہ کرو، بچے کو کوڑی کی بھی اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔

ایسے ماں باپ جو جھوٹ بولتے ہیں وہ لاکھ بچے کو کہیں کہ جب تم جھوٹ بولتے ہو ہمیں بڑی تکلیف ہوتی ہے تم خدا کے لئے سچ بولا کرو سچائی میں زندگی ہے۔ وہ بچہ کہتا ہے ٹھیک ہے یہ بات لیکن اندر سے وہ سمجھتا ہے کہ ماں باپ جھوٹے ہیں اور وہ ضرور جھوٹ بولے گا۔

اس لئے دو نسلوں کے جوڑ کے وقت یہ اصول کارفرما ہوتا ہے اور اس کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں آپس میں خلا پیدا ہو جاتے ہیں۔

جن یورپین ممالک میں مَیں نے سفر کیا ہر ایک یہ شکایت کرتا ہے کہ ہماری نسل اور اگلی نسل کے درمیان ایک خلا پیدا ہو گیا ہے اور میں ان کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ خلا تم نے پیدا کیا ہے۔ تم نے زبانی طور پر ان کو اعلیٰ اخلاق سکھانے کی کوشش کی۔ تم نے زبانی طور پر ان کو اعلیٰ کردار سمجھانے کی کوشش کی۔ تم نے کہا کہ اس طرح خلط ملط نوجوانوں سے ٹھیک نہیں، اس طرح تمہیں یہ حرکتیں کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن تمہاری زندگیوں میں اندرونی طور پر انہوں نے یہی باتیں دیکھی تھیں جن کے اوپر کچھ ملمع تھا، کچھ دکھاوے کی چادریں پہنائی گئی تھیں اور درحقیقت یہ بچے جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ تم خود ان چیزوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہو۔ اس لئے وہ وہ بنے ہیں جو تمہاری اندرونی تصویر ہے اور تم جو خلا محسوس کر رہے ہو اپنی بیرونی تصویر سے محسوس کر رہے ہو۔ وہ تصویر جو تم دیکھنا چاہتے تھے ان میں جو تمہارے تصور کی دنیا تھی تمہارے عمل کی دنیا بن گئی۔ لیکن تمہارے تصور کی دنیا کی کوئی تعبیر نہیں پیدا ہوئی اس لئے تم بظاہر اس کو خلا سمجھ رہے ہو حالانکہ یہ تسلسل ہے۔ برائیوں کا تسلسل ہے جس کی چوٹیاں بلند تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ یا اگر گہرائی کی اصطلاحوں میں باتیں کریں تو قعر مذلّت کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

تو جماعت احمدیہ کو اگلی نسلوں کے کردار کی تعمیر میں اس اصول کو ہمیشہ یاد رکھنا ہوگا ورنہ وہ ہمیشہ دھوکے میں مبتلا رہیں گے اور اگلی نسلوں سے ان کا اختیار جاتا رہے گا۔ وہ ان کی باتیں نہیں مانیں گے۔''

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 603 تا 605)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: رپورٹ تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ
... ...از صفحہ نمبر20

دوروں اور فلائرز کی تقسیم اور مباحثوں میں شرکت اسی طرح امریکہ کی وقف نو اور کینیڈا کی تربیتی کلاس کے انتظامی، تدریسی وتربیتی امور کی انجام دہی کی توفیق بھی ملتی رہی۔

طلباء جامعہ اور اساتذہ کو حسب پروگرام مختلف مراکز ومساجد احمدیہ اور سکولز میں خطبات جمعہ اور دروس اور ایم۔ٹی۔اے کینیڈا کے مختلف پروگراموں Servants of Allah, Roots to Branches وغیرہ کی تیاری میں حصہ لینے کا موقع بھی ملتا رہا۔

امریکہ سے زیر تعلیم طلباء جامعہ نے جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر ایک سٹال لگایا جس کا مقصد نوجوان احمدی طلباء اور ان کے والدین کو جامعہ میں داخلے کی ترغیب دلانا تھا۔ علاوہ ازیں اسی غرض سے ایک وفد کینیڈا کی دو جماعتوں آٹوا اور مونٹریال اور دو وفود امریکہ کے سات مختلف مقامات میں بھجوائے گئے۔

نمائش

جامعہ احمدیہ میں ہر سال ایک نئے موضوع پر نمائش تیار کی جاتی ہے۔ یہ نمائش جامعہ کی عمارت میں منعقد کی جاتی ہے۔ دوران سال 2017ء جامعہ احمدیہ کینیڈا کو یہ انتہائی مفید، دیدہ زیب اور جامع نمائش خلافت احمدیہ کے موضوع پر تیار کرنے کی توفیق ملی۔ ہزاروں احباب جماعت اور غیر از جماعت مسلم وغیر مسلم افراد نے اور بعض ملکی وزراء اور سیاسی شخصیات نے اس نمائش کو دیکھا اور بے حد مفید پایا اور نہایت عمدہ تاثرات visitors book میں قلمبند کیے۔ دوران سال گزشتہ سال کی منعقدہ نمائش بعنوان "سیرت النبی ﷺ" کے مشمولات کو دیدہ زیب رسالہ کی صورت میں طبع کر دیا گیا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بے حد مقبول ہوا۔ آئندہ سال جامعہ احمدیہ کینیڈا یہ نمائش ان شاء اللہ 23 مارچ کو خلافت راشدہ کے موضوع پر منعقد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں اس نمائش کی بہتر اور مؤثر انداز میں تیاری کی توفیق ملنے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

حفظ سکول

سیدی! حفظ القرآن سکول جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔ اس کے قیام کو چھ (6) سال مکمل ہو چکے ہیں اس دوران فارغ التحصیل حفاظ کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے 32 ہو چکی ہے۔ زیر تعلیم حفاظ کی تعداد 22 ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان نئے مبلغین کرام کے لیے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم انہیں علم و روحانیت اور خدمت کے لحاظ سے جماعت کے صف اول کے خدام اور خلافت حقہ کے اولین جانثاروں میں بنائے۔

پیارے آقا کی خدمت میں جملہ اساتذہ، طلباء اور ان فارغ التحصیل خدامِ احمدیت وسلسلہ عالیہ احمدیہ و دیگر کارکنان جامعہ کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔۔۔"

... ...

اس کے بعد حضور پُرنور نے محترم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی کو جامعہ احمدیہ جرمنی کی رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ رپورٹ درج ذیل ہے۔

رپورٹ جامعہ احمدیہ جرمنی

"اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی پیارے آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدی! جامعہ احمدیہ جرمنی کی شاخ کا آغاز حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ہاتھوں سے

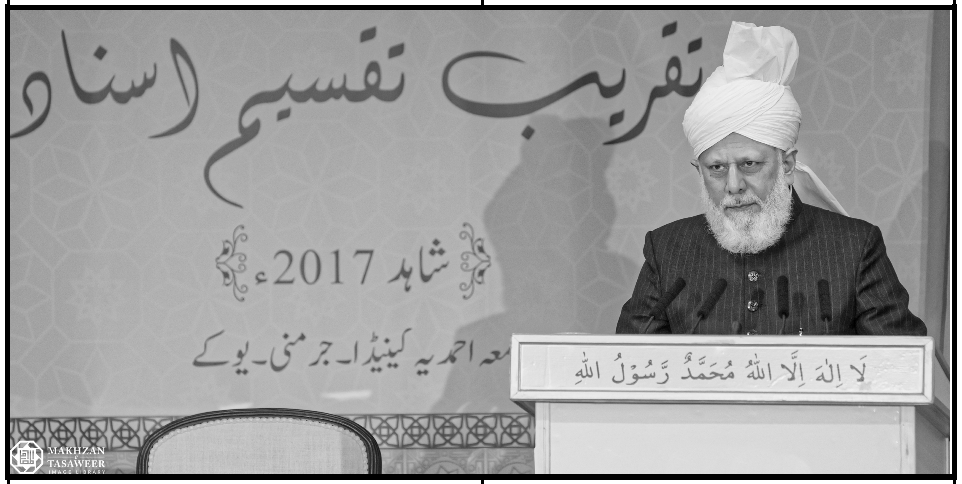

2008ء میں ہوا تھا۔ پہلی کلاس 2015ء میں فارغ ہوئی۔ اور الحمد للہ کہ آج اس ادارے سے تیسری کلاس کے 11 فارغ التحصیل مربیان کرام اپنے پیارے آقا کے دستِ مبارک سے اسناد حاصل کرنے کی سعادت پانے جا رہے ہیں اور اس طرح جامعہ احمدیہ جرمنی اب تک 43 پھل اپنے آقا کے حضور پیش کرنے کی توفیق پا چکا ہے۔ اس کلاس کے تمام طلبہ کا تعلق جرمنی سے ہے۔ ان میں سے 9 طلبہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

سال کے آغاز میں سالانہ کیلنڈر تیار کر کے حضور انور سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ دوران سال حضور انور کی راہنمائی میں مقررہ نصاب کی تدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ کی علمی استعداد کو بڑھانے کے لیے انفرادی سطح پر اور گروپس کے مابین علمی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے، ماہرین کے معلوماتی لیکچرز کا انتظام کیا گیا۔ اور مختلف موضوعات پر سیمینارز اور دیگر پروگرام منعقد کروائے گئے۔ نیز طلبہ کی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے روزانہ ورزش، کھیلوں اور ورزشی مقابلہ جات کا انتظام کیا گیا اور طلبہ کے ایک گروپ کو ہائکنگ کے لیے بھی بھجوایا گیا۔

حضور انور کے ارشاد کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی اور یوکے کے درجہ خامسہ کے طلبا کا دو ہفتے کے لیے

کلاس ایکسچینج پروگرام جاری ہے جس سے طلبا حضور انور کی قربت سے براہ راست فیض پانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں نیز طلبا کو ایک دوسرے کے ماحول سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دوران سال طلبا کو براہ راست معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف مذاہب کے سنٹرز کا دورہ کروایا گیا جن میں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے شیعہ فرقے کی عبادت گاہیں اور سنٹرز شامل ہیں۔

علاوہ ازیں طلبا کو دوران سال تربیتی اور تبلیغی پروگراموں میں شرکت اور ایم۔ ٹی۔ اے میں خدمت کے ساتھ ساتھ جرمنی اور بعض دیگر ممالک میں وقف عارضی کرنے کی توفیق بھی ملی۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلبا کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے مطابق حضور انور کی تحریکات پر لبیک کہتے ہوئے دیگر خدمات کے علاوہ مالی میدان میں بھی خدمت کا موقع ملتا رہا ہے۔ امسال طلبا نے ہیومینٹی فرسٹ کے تحت Togo میں ایک سکول کھولنے کا خرچ ادا کرنے کی توفیق پائی۔

اسی طرح دوران سال دو مرتبہ جامعہ احمدیہ جرمنی میں Blood Donation کیمپ منعقد کیے گئے۔ جرمنی میں قواعد کے مطابق خون کا عطیہ دینے والوں کو کچھ رقم بھی ملتی ہے۔ چنانچہ طلبا نے جہاں انسانیت کی خدمت کے لیے خون کا عطیہ پیش کیا وہاں اس سے حاصل ہونے والی رقم بھی ہیومینٹی فرسٹ اور ایک مقامی رفاہی ادارے کو پیش کر دی گئی۔ اس رقم کے چیک پیش کرنے کے لیے جامعہ احمدیہ میں بلڈ کیمپ کے اختتام پر ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں بعض مقامی احباب کے علاوہ شہر کے میئر نے بھی شرکت کی اور عطیے کے چیک تقسیم کیے اور اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی ان کوششوں پر خوشی کا اظہار کیا۔

دوران سال مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم احباب اسلام و احمدیت کے تعارف کے لیے جامعہ احمدیہ میں تشریف لاتے رہتے ہیں۔ امسال 418 احمدی اور 582 غیر احمدی و غیر مسلم احباب جامعہ میں تشریف لائے۔

درجہ شاہد کے طلبا نے اپنی تعلیم کی تکمیل کے آخری سال میں تیس ہزار الفاظ پر مشتمل ایک مقالہ لکھا۔ ان مقالہ جات کے عناوین، نگران صاحبان اور ممتحن صاحبان کا تقرر حضور انور کی منظوری سے ہوا۔

شاہد کلاس کے امتحانی پرچہ جات کی تیاری اور چیکنگ حضور انور کی منظوری کے مطابق جرمنی کے مختلف علماء کے علاوہ جامعہ احمدیہ یُوکے اور کینیڈا کے اساتذہ نے کی اور آخر میں مرکزی سطح پر حضور انور کی طرف سے مقرر کردہ بورڈ نے ان کا انٹرویو کیا۔ پیپرز اور انٹرویوز کے رزلٹس ساتھ ساتھ حضور انور کی خدمت میں برائے ملاحظہ و منظوری پیش کیے جاتے رہے۔

درجہ شاہد کے امتحانات کے بعد طلبا کو بعض امور کی عملی ٹریننگ بھی دی گئی، جن میں کھانا پکانا، بجلی کا کام، ہومیوپیتھی کا تعارف اور گاڑی کے متعلق بعض ضروری امور کی آگاہی شامل ہیں۔

پیارے آقا!

ہم نے اگرچہ ان طلبہ کو پڑھانے اور تربیتی مراحل سے گزارنے کی مقدور بھر کوشش کی لیکن ان کو اس مقام تک پہنچانے والی اصل چیز محض خدا تعالیٰ کا فضل اور حضور انور کی راہنمائی اور دعائیں ہی ہیں اور آئندہ میدان عمل میں بھی یہ حضور کی راہنمائی اور دعاؤں سے ہی آگے بڑھ سکیں گے۔ اللہ کرے کہ یہ حضور انور کے دست و بازو بنیں اور باوفا خدمت گزاروں میں شامل رہیں۔

پیارے آقا کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو معاف فرمائے اور ہمیں اپنی اور اپنے امام کی رضا کے مطابق کما حقہ خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین اللھم آمین

... ...

بعد ازاں مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یوکے نے درج ذیل رپورٹ پیش کی:

رپورٹ جامعہ احمدیہ یُوکے

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سیّدی! اس بابرکت تقریب میں جامعہ احمدیہ یُوکے کے جن شاہدین کو حضور انور ایّدکم اللہ تعالیٰ اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں گے، ان طلبا کا تعلیمی سفر جامعہ احمدیہ یوکے میں 2010ء میں شروع ہوا تھا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے، جرمنی اور ڈنمارک سے تعلق رکھنے والے یہ اٹھارہ طلبا فارغ التحصیل ہو کر میدانِ عمل میں جا رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

جامعہ احمدیہ یوکے نے ان طلبا کو اپنی استطاعت کے مطابق زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ان کی اصل ٹریننگ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی فرمائی ہے۔ جس کے اظہار کے لئے میں اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے اس بارہ میں اسی کلاس کے ایک طالب علم کے دلی جذبات کو بطور رپورٹ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ عزیز نے جامعہ احمدیہ کے الوداعیہ کے موقع پر بیان کیا:

جامعہ کی تعلیم کے دوران جو بات ہم سب کے لئے سب سے زیادہ قابلِ فخر اور برکت کا باعث ہے وہ خلافت کا قرب اور اس سے حاصل ہونے والی برکات ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اس ادارہ پر حضرت امیر المومنین کی کتنی شفقتیں اور نوازشیں ہیں۔ ہماری کلاس نے بھی ان شفقتوں سے خوب لطف اٹھایا۔ نمونہ کے طور پر بعض اعداد وشمار آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

سات سال کے عرصہ میں ہماری کلاس کے ہر طالبعلم کی حضورِ انور کے ساتھ پندرہ سے بیس ذاتی ملاقاتیں ہوئیں۔ آٹھ علمی نشستوں میں ہمیں شرکت کی سعادت ملی۔ جامعہ یوکے کی دو سالانہ کھیلوں پر حضورِ انور جامعہ تشریف لائے۔ پانچ سالانہ کانووکیشن میں ہمیں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ حضورِ انور کی موجودگی میں چھ جلسہ ہائے سالانہ یوکے ہمیں دیکھنے کی توفیق ملی۔ چار اجتماعات خدام الاحمدیہ اور سات پیس کانفرنسوں میں حضورِ انور نے بنفسِ نفیس شرکت کی جہاں حضور انور کے قرب سے ہم فیضیاب ہوئے۔ اس کے علاوہ ہماری

کلاس سے سات خوش نصیب طلباء ایسے ہیں جن کے نکاحوں کا حضورِانور نے اعلان فرمایا۔

عزیز بیان کرتے ہیں: حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی شفقتوں کا ایک مشاہدہ ہم نے تب کیا جب ہم نے جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کانووکیشن میں شمولیت کی اور اس موقعہ پر حضورِ انور کی ہماری ساتھ تصویر ہوئی اور حضورِانور نے ہمارے ساتھ گفتگو بھی فرمائی۔ یہ لمحات ہم سب کے لئے خاص یادگار ہیں۔ ہماری کلاس کے لئے ایک اور یادگار اور تاریخی موقعہ وہ تھا جب ہم مجلس شوریٰ میں حضورانور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں چھ گھنٹوں سے زیادہ خلافت کے بابرکت سایہ میں موجود رہے۔

عزیز کہتے ہیں: خلیفۂ وقت کے ساتھ گذرتے ہوئے لمحات ہی دراصل ہماری زندگی کا حقیقی سرمایہ ہیں جو ہم نے اس ادارے سے حاصل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس عزیز اور اس کے ساتھی طلباء اور ہم سب اساتذہ اور کارکنان کو ہمیشہ خلافتِ احمدیہ کا وفادار بنائے رکھے، ہمیں ایسے رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دے جس سے ہم حضورِ انور ایّدکم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دعائیں حاصل کرنے والے ہوں اور ہم سے کوئی ایسی حرکت سرزَد نہ ہو جو حضورِانور کے لئے تکلیف کا موجب ہو۔آمین

سیّدی! ان مختصر گزارشات کے ساتھ حضورِانور کی خدمتِ اقدس میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست ہے کہ حضورِانور ازراہِ شفقت ان مربیانِ کرام کو تفسیرِ صغیر، حضورانور ایّدہ اللہ تعالیٰ کے جامعہ احمدیہ یوکے، جرمنی اور کینیڈا کے کانووکیشنز کے مواقع پر ارشاد فرمودہ خطابات پر مشتمل 'لائحہ عمل' اور شاہد کی ڈگری عطا فرمائیں۔ نیز تعلیمی سال 2015-16 اور تدریسی سال 2016-17 کی باقی چھ کلاسوں میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسنادِ امتیاز سے نوازیں۔''

تقسیم انعامات واسناد

بعد ازاں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اوّلاً درج ذیل 14 شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا 2017ء کو اسنادِ شاہد، لائحہ عمل اور تفسیرِ صغیر عطا فرمائیں۔

1۔مکرم آصف احمد خان صاحب مربی سلسلہ، 2۔مکرم طارق نسیم احمد صاحب مربی سلسلہ، 3۔مکرم مصور احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ، 4۔مکرم مبشر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ، 5۔مکرم طاہر احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ، 6۔مکرم مصلح الدین احمد شنبور صاحب مربی سلسلہ، 7۔مکرم عمر احسان نیّر صاحب مربی سلسلہ، 8۔ مکرم قاصد نصیر وڑائچ صاحب مربی سلسلہ، 9۔مکرم فہیم ارشد صاحب مربی سلسلہ، 10۔مکرم نوفل بِن زاہد صاحب مربی سلسلہ 11۔مکرم عارف احمد داؤد صاحب مربی سلسلہ 12۔مکرم زاہد احمد خان صاحب مربی سلسلہ 13۔مکرم قاصد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ (حضورِانور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ قاصد احمد ناصر صاحب ویزا تاخیر سے ملنے پر اس تقریب میں شامل نہیں ہوسکے جس پر حضورِانور نے کمال شفقت سے عزیز کی سند کو منگوایا اور پھر فرمایا کہ ''قاصِد احمد ناصر کی (سند) یہ ہے؟ چلیں اُس کی مَیں وصول کرلیتا ہوں۔'' اور پھر فریم شدہ سند اپنے میز پر رکھ دی۔)۔14۔مکرم مصور احمد صاحب مربی سلسلہ

اس کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے حسب ذیل مربّیانِ کرام نے اپنے پیارے امام کے دستِ مبارک سے اپنی اسنادِ شاہد، لائحہ عمل اور قرآنِ کریم وصول پائے۔

1۔مکرم صادق احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ 2۔مکرم عثمان احمد صاحب مربی سلسلہ 3۔مکرم کامران احمد صاحب

مربی سلسلہ 4۔مکرم ذیشان احمد باجوہ نعیم صاحب مربی سلسلہ 5۔مکرم حسیب احمد گھمن صاحب مربی سلسلہ 6۔مکرم لقمان شاہد صاحب مربی سلسلہ 7۔مکرم بسالت احمد صاحب مربی سلسلہ 8۔مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ 9۔مکرم عمر رشید ملک صاحب مربی سلسلہ 10۔مکرم عدنان احمد رانجھا صاحب مربی سلسلہ 11۔مکرم وجاہت احمد صاحب مربی سلسلہ

اس کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ نے جامعہ احمدیہ یُوکے (UK) کے تعلیمی سال 2015-16ء اور 2016-17ء کی چھ کلاسوں درجہ خامسہ، رابعہ، ثالثہ، ثانیہ، اولیٰ اور ممہدہ کے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسنادِ امتیاز عطا فرمائیں۔ درج ذیل خوش نصیب طلباء ایک ایک کرکے ان یادگار لمحات میں حضورِانور کے بابرکت ہاتھوں سے یہ انعامات حاصل کرتے رہے۔

تعلیمی سال 16–2015ء کے دوران درجہ ممہدہ تا درجہ خامسہ میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے کا اعزاز پانے والے 18 طلباء کے اسماء یوں ہیں:

درجہ خامسہ: اول: عزیزم سیّد احسان احمد، دوم: عزیزم

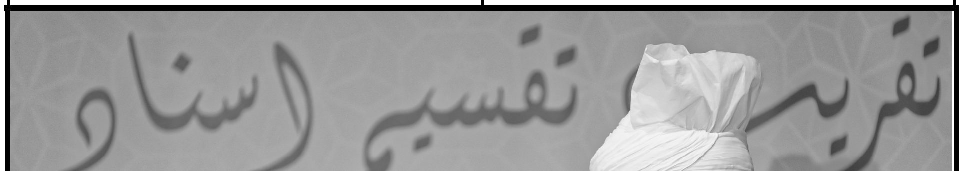

راحیل احمد، سوم: عزیزم انیق الرحمان۔

درجہ رابعہ: عزیزم مبشر احمد ظفری، دوم: عزیزم عمران سلام، سوم: عزیزم نعمان احمد ہادی۔

درجہ ثالثہ: اول: عزیزم حافظ طٰہٰ داؤد، دوم: عزیزم سید عدیل احمد شاہ، سوم: عزیزم دانیال محمود کاہلوں۔

درجہ ثانیہ : اول: عزیزم سرفراز احمد باجوہ، دوم: عزیزم صہیب احمد، سوم: عزیزم آصف بن اویس

درجہ اولیٰ : اول: عزیزم شیخ ثمر احمد، دوم: عزیزم قاسم محمود، سوم: عزیزم علیم احمد

درجہ ممہدہ: اول: عزیزم دانیال تصور احمد، دوم: عزیزم وقاص احسان اللہ، سوم: عزیزم آکاش احمد

تعلیمی سال 17–2016ء کے دوران درجہ ممہدہ تا درجہ خامسہ میں اعزاز پانے والے 18 طلباء کے اسماء یوں ہیں:

درجہ خامسہ: اول: عزیزم عمران سلام، دوم: عزیزم مبشر احمد ظفری، سوم: عزیزم نوشیروان احمد

درجہ رابعہ: اول: عزیزم حافظ طٰہٰ داؤد، دوم: عزیزم سیّد عدیل احمد شاہ، سوم: عزیزم دانیال محمود کاہلوں

درجہ ثالثہ : اوّل: عزیزم آصف بن اویس، دوم: عزیزم عبدالہادی، سوم: عزیزم عدیل طیّب

درجہ ثانیہ : اوّل: عزیزم شیخ ثمر احمد، دوم: عزیزم دانیال احمد، سوم: عزیزم قاسم محمود

درجہ اولیٰ : عزیزم دانیال تصوّر احمد، دوم: عزیزم وقاص احسان اللہ، سوم: عزیزم آکاش احمد

درجہ ممہدہ: اول: عزیزم علیم ضیاء، دوم: عزیزم اسامہ محمود، سوم: عزیزم انس محمود

اس کے ساتھ ہی حضورِانور نے ازراہِ شفقت جامعہ احمدیہ یُوکے سے 2017ء میں فارغ التحصیل ہونے والے درج ذیل اٹھارہ خوش نصیب مربیان کرام کو اپنے دستِ مبارک سے 'تفسیر صغیر'، حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جامعہ احمدیہ یوکے، کینیڈا اور جرمنی کے کانوکیشنز کے مواقع پر ارشاد فرمودہ خطابات پر مشتمل کتاب 'لائحہ عمل' اور شاہد کی اسناد عطا فرمائیں:

1۔مکرم سیّد احسان احمد صاحب مربی سلسلہ، 2۔مکرم راحیل احمد صاحب مربی سلسلہ، 3۔مکرم قمر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ، 4۔مکرم احسن مقصود صاحب مربی سلسلہ، 5۔مکرم احمد نور الدین جہانگیر صاحب مربی سلسلہ، 6۔مکرم انیق الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ، 7۔مکرم زرتشت لطیف صاحب مربی سلسلہ، 8۔مکرم ذیشان خالد صاحب مربی سلسلہ، 9۔مکرم نفیس احمد قمر صاحب مربی سلسلہ، 10۔مکرم ذوالفقار عبّاسی صاحب مربی سلسلہ، 11۔مکرم صلاح الدّین میر صاحب مربی سلسلہ، 12۔مکرم سلمان احمد قمر صاحب مربی سلسلہ، 13۔مکرم ذوالفقار احمد راجہ صاحب مربی سلسلہ، 14۔مکرم عاصم ہاشمی صاحب مربی سلسلہ، 15۔مکرم زوّار احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ، 16۔مکرم فائز احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ، 17۔مکرم قاصد احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ، 18۔مکرم نیّر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

تقسیم اسناد اور انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجکر آٹھ منٹ پر منبر پر تشریف لائے اور نہایت پُر معارف خطاب ارشاد فرمایا جو قریباً آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس خطاب میں حضورِانور ایّدہ اللہ نے ان فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو خصوصًا جبکہ دنیا کے کونے کونے میں موجود مبلغین و مربیانِ سلسلہ کو عمومًا نہایت اہم اور بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ **(حضورِانور کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے اسی شمارہ کی زینت ہے)**۔ خطاب کے بعد حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروا کر اس تقریب کا باقاعدہ اختتام فرمایا۔

تصاویر

دعا کے بعد اس تاریخی موقع پر حضورِانور ایدہ اللہ نے اپنے خدام مربیانِ سلسلہ و شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا، جامعہ احمدیہ جرمنی اور جامعہ احمدیہ یُوکے برائے سال 2017ء کو اپنے ہمراہ الگ الگ گروپ کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت بخشی۔ ہر جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء کی گروپ فوٹو میں اس ملک کے امیر صاحب جماعت اور پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے بھی حضورِ انور کی معیت میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ حضورِانور نے ازراہِ شفقت جامعہ احمدیہ یُوکے سے فارغ التحصیل طلباء کے ساتھ ایک اور تصویر بھی بنوائی جس میں امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی اور امیر صاحب جماعت احمدیہ ڈنمارک کو بھی شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔ امسال شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء میں سے کچھ کا تعلق ان ممالک سے تھا اور یہ احباب بطورِ خاص اس یادگار تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے تھے۔

اس موقع پر بنوائی جانے والی دیگر تصاویر میں جامعہ احمدیہ کے تدریسی سال 2015-16ء اور 2016-17ء کی تمام کلاسوں درجہ ممہدہ تا درجہ سادسہ کی الگ الگ جبکہ اساتذہ جامعہ احمدیہ، کارکنان جامعہ احمدیہ کی تصاویر کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء کی ایک گروپ فوٹو بھی شامل ہے۔ ان تمام تصاویر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یُوکے اور محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ بھی شامل ہوئے۔ اس طرح اس سیشن میں حضورِ انور کی معیّت میں کل چودہ تصاویر بنائی گئیں۔

تصاویر کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ نے آڈیٹوریم میں بیٹھنے کی گنجائش میں اضافہ کے لئے سیڑھیوں کے اوپر لکڑی کے تختوں کی مدد سے بنائے گئے پلیٹ فارمز کا بھی معائنہ فرمایا اور اظہارِ خوشنودی فرمایا۔

ظہرانہ

بعد ازاں حضور انور کی اقتدا میں نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں اور پھر حضورانور اور تمام مہمان ظہرانے کے لئے طعامگاہ تشریف لے گئے۔ ظہرانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے جنوبی جانب واقع لان میں مارکی

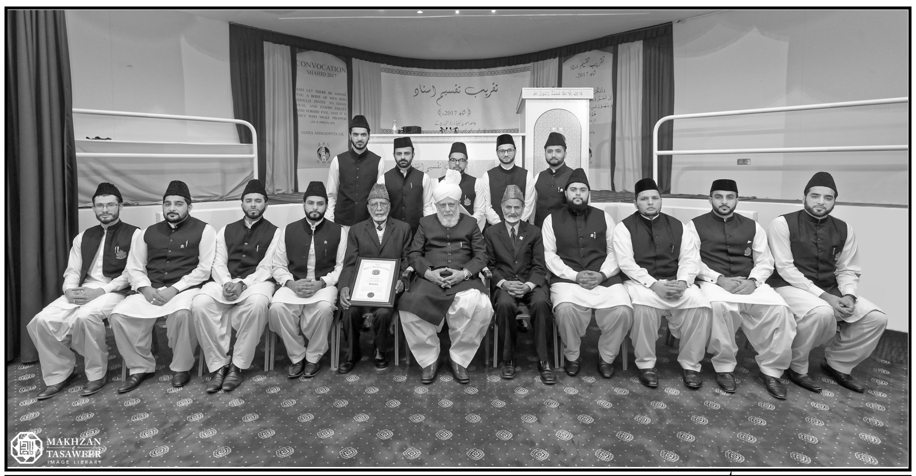

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کینیڈا سے فارغ التحصیل شاہدین 2017ء کی ایک تصویر

لگائی گئی تھی۔ قریباً ساڑھے چارسو مہمانوں کے لئے جامعہ احمدیہ میں ہی تیار کیا جانے والا لذیذ کھانا اپنی روایات کے مطابق جامعہ احمدیہ کے طلباء نے انتہائی مستعدی کے ساتھ مہمانوں کو پیش کیا۔ ظہرانے کے بعد حضورِ انور جب Stone House تشریف لے جاتے ہوئے راستہ میں بھی طلباء، اساتذہ و کارکنان جامعہ احمدیہ کو شفقتوں سے نوازتے رہے۔ امسال شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے عزیز راحیل احمد اپنی چند روز کی بیٹی کو لے کر حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور نے کمال شفقت کے ساتھ بچی کو پیار کیا، نیز عزیز سے فرمایا کہ

ازاں یہ پروگرام ایم ٹی اے پر متعدّد مرتبہ نشر کیا گیا۔ جبکہ فوٹوگرافی شعبہ مخزن التصاویر کی جانب سے کی گئی۔ جامعہ احمدیہ کے شعبہ سمعی و بصری کی طرف سے بھی فوٹو گرافی کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس تقریب میں حضرت صاحبزادی امۃ السبوح بیگم مدظلہا (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی معیّت میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے، بیگم صاحبہ امیر صاحب جماعت یوکے، بیگمات اساتذہ جامعہ احمدیہ اور شاہدین کی اسناد پانے والے خوش نصیب طلباء کی والدات و شادی شدہ طلباء کی بیگمات نے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جرمنی سے فارغ التحصیل شاہدین 2017ء کی ایک تصویر

یہاں سردی بہت ہے، اسے واپس لے جائیں۔

حضورِ اقدس کچھ دیر جامعہ احمدیہ میں ہی قیام پذیر رہے اور وہاں موجود اپنے خدام کو شرفِ دیدار اور قربت کا فیض بخشتے رہے۔ چار گھنٹے تک یہاں ٹھہرنے کے بعد قریباً پونے چار بجے واپس مسجد فضل روانہ ہو گئے۔

بھی شمولیت اختیار کی۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں ہی مہمان خواتین کے لئے قیام و طعام و صلوٰۃ کے الگ سے انتظامات کیے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب مبلغین و مربیان کرام کو حضور انور کی نصائح پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، حضورِ انور

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یوکے سے فارغ التحصیل شاہدین 2017ء کی ایک تصویر

فوٹوگرافی و ویڈیو ریکارڈنگ

اس مبارک تقریب کو ایم ٹی اے کے لئے ریکارڈ کرنے کے لئے ایم ٹی اے کی ٹیم وہاں موجود تھی۔ بعد

کی توقعات کے عین مطابق بھرپور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مبلغین کو حضورِ انور کا سلطانِ نصیر بنا دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

☆...☆...☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہوجانا ہے۔" (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایڈیشن اگست 2004ء۔ مطبوعہ قادیان جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 383)

25/مارچ 2018ء کو جامعہ احمدیہ یُوکے میں تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام میں سے حسب ذیل اشعار پڑھے گئے

وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں ۔۔۔ دنیوی آلائشوں سے پاک ہیں وہ دُور ہیں
دنیا والوں نے انہیں بے گھر کیا بے در کیا ۔۔۔ پھر بھی ان کے قلب حُبِّ خلق سے معمور ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

ڈھانپتے رہتے ہیں ہر دم دوسروں کے عیب کو ۔۔۔ ہیں چھپاتے رہتے وہ دنیا جہاں کے عیب کو
ان کا شیوہ نیک ظنی نیک خواہی ہے سَدا ۔۔۔ آنے دیتے ہی نہیں دل میں کبھی بھی ریب کو
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

روز و شب قرآن میں فکر و تدبر مشغلہ ۔۔۔ اُن پہ دروازہ کھلا ہے دین کے اَسرار کا
اک طرف تیری محبت اک طرف دنیا کا درد ۔۔۔ دل پھٹا جاتا ہے سینے میں ہے چہرہ زرد زرد
ہیں لگے رہتے دعاؤں میں وہ دن بھی رات بھی ۔۔۔ ہیں زمین و آسماں میں پھر رہے وہ رَہ نوَرد
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

بادۂ عرفاں سے تیری ان کے سر مخمور ہیں ۔۔۔ جذبۂ الفت سے تیرے ان کے دل معمور ہیں
ان کے سینوں میں اٹھا کرتے ہیں طوفاں رات دن ۔۔۔ وہ زمانہ بھر میں دیوانے ترے مشہور ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

بند کر کے آنکھ دنیا کی طرف سے آج وہ ۔۔۔ رکھ رہے ہیں تیرے دیں کی سب جہاں میں لاج وہ
ساری دنیا سے ہے بڑھ کر حوصلہ ان کا بلند ۔۔۔ پھینکتے ہیں عرش کے کنگوروں پر اپنی کمند
کیوں نہ ہو وہ صاحبِ معراج ﷺ کے شاگرد ہیں ۔۔۔ آسماں پر اُڑ رہا ہے اِس لئے ان کا سمند
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

جن کو سمجھی تھی بُرا دنیاؤ ہی تیرے ہوئے ۔۔۔ شیر کی مانند اٹھے ہیں وہ اب بپھرے ہوئے
نام تیرا کر رہے ہیں ساری دنیا میں بلند ۔۔۔ جاں ہتھیلی پر دھرے سر پر کفن باندھے ہوئے
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

محترمہ آپا سلیمہ میر صاحبہ (مرحومہ) کی یادیں

آپا کے اخلاق سے جو نقش بنا تھا ۔۔۔ برسوں کی رفاقت سے بہت گہرا ہوا تھا
تھا ان کو بہت نرمی سے باتوں کا سلیقہ ۔۔۔ ہمدردی سے ہر ایک کا دل موہ لیا تھا
ہر حال میں رہتی تھیں بہت صابرو شاکر ۔۔۔ رہتی تھیں بڑے عجز سے گو رتبہ بڑا تھا
ہو پیش نظر مولا کی خوشنودی ہمیشہ ۔۔۔ عظمت کا خلافت کی ہمیں درس دیا تھا
دی مولا نے توفیق انہیں خدمت دیں کی ۔۔۔ آقا کی دعاؤں سے بڑا فیض ملا تھا
تھا ان کی طبیعت میں بڑا صبرو تحمل ۔۔۔ کیا جانئے کس مٹی سے مولا نے گھڑا تھا
اس ماں کو دعاؤں میں بہت یاد کریں گے ۔۔۔ بچوں کی طرح ہم نے بڑا پیار لیا تھا
کرتی تھیں بہت حوصلہ افزائی شب و روز ۔۔۔ جب گرنے لگیں بڑھ کے ہمیں تھام لیا تھا
روشن رہے تاریخ کے اوراق میں یہ نام ۔۔۔ مقبول ہو درگاہ میں جو کام کیا تھا

(امۃ الباری ناصر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

محترم مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18 جون 2012ء میں مکرم فیض احمد صاحب گجراتی کے قلم سے ماہر زودنویس اور سیّدنا مصلح موعودؓ کی تقاریر قلمبند کرنے والے محترم مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب کا ذکرخیر اخبار ''بدر'' کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

زودنویسی ایک بہت ہی مشکل اور محنت طلب فن ہے خصوصاً جب اُس عظیم الشان وجود کے خطبات و خطابات کی ہو جسے خود خدائے عرش نے یہ بے مثال ڈگری عطا فرمائی تھی کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ ''علوم ظاہری و باطنی'' کے الفاظ زبان کے ساتھ ادا کرلینا آسان ہے لیکن ان کے معانی و مفہوم کی تہہ تک صرف وہی عظیم المرتبت انسان پہنچا ہوگا جس کے متعلق خدائے عرش نے یہ الفاظ فرمائے تھے۔ اس عظیم المرتبت مصلح موعود کے ساتھ کام کرنے کے لئے بڑے دل گردے اور شب و روز کی محنت درکار تھی۔ کیونکہ ہر ہر لفظ ایک نکتہ ادق ہے۔ ہر ہر جملہ ایک درس علم ہے اور ہر ہر فقرہ دریائے معرفت ہے۔ اِدھر ایک مشین ہے جو چلتی چلی جارہی ہے اور دقائق و نکات علم و معرفت ہیں جو موتیوں کی طرح جھڑتے چلے جارہے ہیں اور اُدھر ایک کمزور جسم و صحت کا مالک انسان ہے جس کا ہاتھ اور قلم متحرّک ہے اور گھنٹوں تک متواتر مصروفِ حرکت ہے۔ چار چار بلکہ سات سات گھنٹے، علم لدنی کا دریا اپنی پوری تیزی اور روانی کے ساتھ بہتا چلا جارہا ہے اور ایک بیمار سا شخص اس کی تیزی اور روانی کو اپنے حیطۂ قلم میں لاتا جارہا ہے اور وہ بیمار شخص کون ہے، وہی مولوی محمد یعقوب طاہر زودنویس۔ جسے خالق ازل نے پیدا ہی اس لئے کیا تھا کہ اپنے زمانہ کا ایک یکتا اور عظیم المرتبت انسان مصلح موعود کی حیثیت میں اپنی روحانی رفعتوں کے ساتھ علم و معرفت کے دریا بہائے اور وہ کمزور سا زُودنویس اپنے قلم کے سحر سے انہیں سمیٹتا چلا جائے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے خود فرمایا تھا: ''عملی طور پر صرف مولوی محمد یعقوب صاحب ہی اس وقت کام کررہے ہیں جن کو خداتعالیٰ نے قدرتی طور پر زودنویسی کا ملکہ عطا کیا ہوا ہے اور جو اکثر خطبات اور ڈائریاں وغیرہ صحیح لکھتے ہیں۔ ... ان کے لکھے ہوئے مضمون کے متعلق میرا ذہن یہ تو تسلیم کرسکتا تھا کہ کسی بات کے بیان کرنے میں مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ مگر میرا ذہن یہ تسلیم نہیں کرسکتا تھا کہ انہوں نے کسی بات کو غلط طور پر تحریر کیا ہے''۔

مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر سالہا سال تک گھنٹوں حضورؓ کے قدموں میں بیٹھ کر تفسیر نویسی کا کام کرتے رہے ہیں۔ جب حضور تفسیر لکھواتے تھے تو تیزی سے بولتے چلے جاتے تھے اور مولانا صاحب اسی تیزی سے اتنے شکستہ خط میں لکھتے تھے کہ لکھنے والے کے سوائے کوئی اسے پڑھ نہیں سکتا تھا۔ بعد میں گھر پر یا دفتر میں آکر اسے صاف خط میں لکھتے تھے۔ آج تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر کی صورت میں علم و معرفت کے جو خزانے موجود ہیں اور جن سے مقام مصلح موعود کی تعیین ہوتی ہے۔ یہ وہی خزانے ہیں جنہیں حضرت مصلح موعود کی زبان فیض ترجمان نے فرمایا اور مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر کے قلم نے کمال جانفشانی اور محنت اور اخلاص سے محفوظ کیا۔

بعض امور سے مولانا محمد یعقوب صاحب کی خدمات عظیمہ کا صحیح تصور کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

(1) سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر اور خطبات کی عام سپیڈ 90,85 الفاظ فی منٹ رہی ہے۔ لیکن جب مجلس علم و عرفان میں تقریر فرماتے تو 100 الفاظ فی منٹ تک کی رفتار سے بھی تقریر فرمایا کرتے تھے اور بعض اوقات تو یہ رفتار 120 الفاظ فی منٹ تک بھی ہوجاتی تھی۔ اس رفتار میں تقریروں کا قلمبند کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔

(2) حضورؓ کی ایک گھنٹہ کی تقریر الفضل کے آٹھ صفحات پر حاوی ہوتی تھی۔ یعنی جلسہ سالانہ کے ایام میں جو علمی تقاریر حضورؓ فرماتے رہے ہیں اور جو عموماً سات گھنٹوں کی ہوا کرتی تھیں وہ الفضل کے 56 صفحات کی ہوتی تھیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مولانا صاحب کے جسم کی کتنی قوّت ان پر صرف ہوئی ہوگی۔

(3) یوں تو شعبہ زودنویسی میں کئی کارکن آتے اور جاتے رہے۔ مگر مستقل طور پر اس محکمہ میں صرف مولانا موصوف نے ہی کام کیا ہے۔ چونکہ محنت طلب کام ہوتا تھا اس لئے اکثر زودنویس کام سے گھبرا کر چلے جاتے تھے۔ عام طور پر مجلس علم و عرفان کی روزانہ ڈائری فُل سکیپ کے قریباً چالیس صفحات پر حاوی ہوتی تھی یعنی الفضل کے سات یا آٹھ صفحات کی ہوتی تھی۔ پہلے تو مجلس کے اندر شکستہ خط میں ڈائری لکھنا اور پھر گھر آکر اسی وقت اسے صاف کرنا یعنی روزانہ 80 صفحات تحریر کرنا۔ یہ مولانا صاحب کا دل گردہ ہی تھا کہ انہوں نے بڑی استقامت کے ساتھ اس عہدوفا کو نبھایا اور رہتی دنیا تک دعاؤں کے مستحق بن گئے۔

(4) آپ اپنے ماتحت زُودنویسوں کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آیا کرتے تھے۔ نئے آنے والوں کو بڑی شفقت کے ساتھ زُودنویسی کے بعض خاص گُر بتایا کرتے تھے اور اُس کے مرتب کردہ کام پر نظرثانی کرتے وقت اصلاح طلب مقامات کے بارہ میں سمجھایا کرتے تھے۔

(5) یوں تو زودنویسی کے لئے اردو شارٹ ہینڈ بھی ایجاد ہوچکا ہے۔ لیکن یہ اس شعبہ میں کام نہیں دیتا۔ اس کے مقابل پر مولانا محمد یعقوب صاحب نے جو فن ایجاد کیا تھا وہ شارٹ ہینڈ کے بالکل برعکس تھا۔ ''لانگ ہینڈ'' یعنی الفاظ کو شکستہ خط میں اس کی پوری شکل میں لکھا جاتا تھا اور اس فن میں مولانا کو ہی مہارت تھی کہ وہ ستر فیصد الفاظ تحریر کرلیا کرتے تھے۔ کا، کو، کے، سا، سے وغیرہ الفاظ چھوڑتے جاتے تھے جنہیں صاف کرتے وقت پُر کرلیتے تھے اور یہی وہ فن تھا جو وہ نوآزمودہ زودنویسوں کو تھوڑی سی دیر میں سمجھا دیا کرتے تھے۔ لیکن کوئی بھی زُودنویس اس رفتار کو نہ پہنچ سکا جو مولانا موصوف کی تھی یعنی ستر فیصد۔

(6) ایک گھنٹہ کی تقریر یا خطبہ کو صاف کرنے کے لئے آٹھ گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔ اس شرط کے ساتھ کہ 24 گھنٹے کے اندر اندر اسے صاف کرلیا جائے جبکہ ساری تقریر زُودنویس کے ذہن میں ہو۔ ورنہ زیادہ وقت گزر جانے پر وہ تقریر ذہن سے اتر جائے گی اور اپنا لکھا ہوا بھی پڑھنا بھی دشوار ہوجائے گا۔ اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مولانا محمد یعقوب صاحب جنہوں نے حضورؓ کے ہزاروں خطبات جمعہ اور خطبات نکاح اور تقاریر اور مجلس علم و عرفان کی ڈائریاں اور مختلف تقاریر قلمبند کیں، انہوں نے کس قدر زیادہ محنت کی ہوگی!۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کرسی پر بیٹھ کر قلم سے لکھ لینا بھلا کونسا مشکل کام ہے۔ لیکن درحقیقت یہ آسان کام نہیں ہے۔ اس کا اثر جہاں دوسرے اعصاب پر پڑتا ہے وہاں کمر خاص طور پر متاثر ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مولانا صاحب کی کمر مسلسل اور بہت زیادہ محنت کے کام کی وجہ سے مستقل طور پر ایک طرف جھکی ہوئی تھی۔ یہ ان کی نشست تھی جو منجمد ہوکر ایک سانچے میں ڈھل گئی تھی۔ میں قربان جاؤں اس جھکی ہوئی کمر پر جس نے جماعت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کے علم و عرفان کا ایک بے حد قیمتی ذخیرہ محفوظ کردیا جس سے رہتی دنیا تک روحانیت کے پیاسے اپنی تشنگی کو بجھاتے رہیں گے۔

مولانا مرحوم کو قرآن، حدیث اور فقہ کے علوم پر کافی عبور حاصل تھا اور ان کے حوالجات اس طرح یاد تھے کہ وہ ایک چلتے پھرتے انسائیکلوپیڈیا تھے۔ میرے جیسے کم علم اور کم تجربہ زودنویس جب خطبات و تقاریر نوٹ کرتے تھے تو جلدی میں لکھنے کی وجہ سے اور پھر رفتارِ تحریر کم ہونے کے باعث بعض حوالے رہ جاتے تھے جنہیں نظرثانی کے وقت مولانا موصوف ہی لکھا کرتے تھے۔ وہ طبّ یونانی اور ہومیوپیتھی میں بھی کافی شغف رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ قادیان میں ان سے استعجاباً دریافت کیا کہ آپ ہومیوپیتھی کی اتنی بڑی بڑی کتابیں بھی زیرمطالعہ رکھتے ہیں اور پھر اتنا زیادہ کام بھی کرتے ہیں تو فرمانے لگے کہ ابتداء میں جب مَیں نے زودنویسی شروع کی تو میں نے دیکھا کہ حضور اپنی تقریروں اور خطبات میں بعض دوائیوں کا ذکر بھی فرماتے ہیں جن کے نام مجھے نہیں آتے تھے اور دوسرے لوگوں سے دریافت کرنا پڑتا ہے لہٰذا میں نے علم طبّ کی طرف توجہ کی۔ گویا یہ طلب علم کے علاوہ ان کی غیرت کا تقاضا بھی تھا جو انہوں نے پورا کیا۔

شارٹ ہینڈ لکھنے والوں کو اتنی لمبی اور علمی تقریریں لکھنے کی پریکٹس نہیں دی جاتی۔ وہ عام طور پر لیڈروں کی تقریریں یا لکھائے ہوئے مسودات لکھتے ہیں جن کی رفتار بہت کم ہوتی ہے اور تقریریں تو صرف جستہ جستہ مقامات سے ہی محفوظ کی جاتی ہیں۔ لیکن حضورؓ کے خطبات کا ایک ایک لفظ محفوظ کرنا ہوتا تھا اور گھنٹوں کے حساب سے تقریریں ہوا کرتی تھیں۔ لہٰذا یہاں شارٹ ہینڈ والے نہیں چل سکتے تھے بلکہ لانگ ہینڈ ہی کام دے سکتا تھا اور اس فن کی ایجاد اور اسے اس کی معراج تک پہنچانے کا سہرا مولانا مرحوم کے سر ہی تھا۔

مولانا مرحوم بڑی ہی شگفتہ اور باغ و بہار طبیعت رکھتے تھے اور انہیں چٹکلے اور لطیفے یاد ہی نہ تھے بلکہ انہیں بیان کرنے کا عمدہ سلیقہ تھا۔ گو وہ اپنے فرائض کی مصروفیات کے باعث عام طور پر مجالس سے مجتنب رہتے تھے لیکن اپنے مخصوص احباب کے حلقہ میں اپنی شگفتگی طبع کے باعث وہ مقبول و محبوب تھے۔

مولانا مرحوم اپنے فن میں یکتائے روزگار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس فن میں اتنی دستگاہ بخشی تھی جس میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا اور وہ اکیلے دس آدمی کے برابر کام کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے قلمی جہاد کے زمانہ میں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جیسے لوگ جو زودنویسی کے فن میں مشّاق تھے اور حضورؑ کی سیر کے وقت کی ڈائری بھی چلتے چلتے قلمبند کرلیا کرتے تھے۔ حالانکہ چلتے چلتے لکھنا بہت ہی مشکل امر ہے۔ پس قلمی جہاد کے اپنے زمانہ میں محترم مولانا محمد یعقوب صاحب نے بڑی عمدگی اور بڑے ہی سلیقہ کے ساتھ اپنے وقت کی ذمہ داری ادا کی۔ اور بظاہر ایک بیمار اور منحنی سا انسان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غیرمعمولی خدمت کرگیا۔

...❁...❁...❁...

مکرم مبشر احمد وسیم صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6؍جون 2012ء میں مکرم منصور احمد صاحب (امیر ضلع حیدرآباد) نے اپنے چھوٹے بھائی مکرم مبشر احمد وسیم صاحب کا ذکرخیر کیا ہے جو مکرم چودھری شریف احمد صاحب کے بیٹے اور حضرت چوہدری سردار خان کاہلوں صاحب آف چک چھور کے پوتے تھے۔ 1948ء میں ظفرآباد (راجاری۔تھرپارکر) میں پیدا ہوئے۔ میٹرک 1965ء میں ربوہ سے کیا۔ بعدازاں حیدرآباد میں ملازمت کے ساتھ تعلیم جاری رکھی اور B.A. کرلیا۔ پھر قریباً تیس سال ایک جنرل سٹور بھی چلایا اور تجارت میں دیانت کا اعلیٰ معیار قائم کیا جس کا اعتراف غیروں کو بھی تھا۔ ہر ایک سے حسنِ سلوک کرتے۔ اسیرانِ راہ مولیٰ کی خدمت کی غیرمعمولی سعادت بھی سالہاسال حاصل ہوتی رہی۔ خلافت سے بہت محبت تھی۔ درود شریف کثرت سے پڑھتے۔ نظام جماعت کا بہت احترام تھا۔ مردم شناسی کی غیرمعمولی صفت عطا ہوئی تھی۔ اکثر شر اور خدشات کو قبل از وقت بیان کردیتے۔ حالات کی وجہ سے وطن سے ہجرت پر مجبور ہوئے لیکن توکّل بہت نمایاں تھا چنانچہ اخراجات کا معجزانہ انتظام ہوتا گیا۔

مرحوم میں مہمان نوازی کا وصف نمایاں تھا۔ نماز باجماعت کے اتنے پابند تھے کہ بیماری اور کمزوری میں بھی مسجد تشریف لاتے۔ چندوں میں خود بھی باقاعدہ تھے اور دوسروں کو بھی مسلسل اس کی تلقین کرتے رہتے۔ چنانچہ اہلیہ اور بچے بھی سب نظام وصیت سے منسلک ہیں۔ ہر جمعہ پر عید کی طرح تیاری کرتے۔ ہر خطبہ جمعہ اگلے جمعہ تک کئی بار سنتے۔ 11 فروری 2012ء کو ہالینڈ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 جون 2012ء میں مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے۔ اس غزل میں سے انتخاب پیش ہے:

کوئی کاریگری کر دے
کل کا ہونا ابھی کردے
تُو جو چاہے تو اے قادر!
کھوٹی قسمت کھری کر دے
ہاتھ اوپر کا ہو میرا
ایسا مجھ کو سخی کردے
بے نیازی ہو دنیا سے
یوں بھی مجھ کو غنی کر دے
پُرخطر ہے کٹھن رستہ
راہبر! راہبری کردے
تیرے بس میں ہے اَنہونی
ختم اب بے بسی کر دے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
April 20, 2018 – April 26, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday April 20, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 65.
01:25	Peace Symposium Calgary 2016
02:35	In His Own Words
03:10	Spanish Service
03:45	Khazain-ul-Mahdi
04:15	Tarjamatul Qur'an Class
05:15	The Visit Of Hazrat Khalifatul-Masih II To The UK
05:40	Seerat-e-Ahmad
06:00	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 15-28.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 66.
07:05	Beacon Of Truth: Recorded on October 30, 2016.
08:00	Pakistan National Assembly 1974
09:00	Waqfe Nau Ijtema: Recorded on February 25, 2017.
10:10	In His Own Words
10:45	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih III
10:55	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:50	Food For Thought
14:30	Shotter Shondhane
15:30	Pakistan National Assembly 1974 [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 17-42.
18:35	Beacon Of Truth [R]
19:30	Waqfe Nau Ijtema [R]
20:40	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:15	The Significance Of Flags
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	Noor-e-Mustafwi [R]
23:00	Pakistan National Assembly 1974

Saturday April 21, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Waqfe Nau Ijtema
02:45	In His Own Words
03:15	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:10	Noor-e-Mustafwi
05:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 29-41.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 25.
07:00	Aao Urdu Seekhein
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on April 20, 2018.
10:10	In His Own Words
10:45	Dua-e-Mustaja'ab
11:15	Indonesian Service
12:20	Tilawat [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Khazain-ul-Mahdi
15:40	Khilafat Turning Fear Into Peace
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 43-69.
18:35	Aao Urdu Seekhein
19:00	Open Forum
19:35	Dua-e-Mustaja'ab
20:05	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2013
21:30	International Jama'at News [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Khazain-ul-Mahdi [R]

Sunday April 22, 2018

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2013
02:55	In His Own Words
03:30	Open Forum
04:05	Friday Sermon
05:20	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper)
05:30	Khazain-ul-Mahdi
06:00	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 42-49.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 66.
07:05	Rah-e-Huda: Recorded on April 21, 2018.
08:35	Ashab-e-Ahmad
09:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
10:25	In His Own Words
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 20, 2018.
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:25	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 70-93.
18:30	Story Time
19:00	Beacon Of Truth
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:10	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
21:25	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:30	Ashab-e-Ahmad [R]

Monday April 23, 2018

00:05	World News
00:30	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:40	In His Own Words
03:15	Ghazwat-e-Nabi
04:05	Friday Sermon
05:30	Ashab-e-Ahmad
06:00	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 50-63.
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 25.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 23, 1997.
08:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:25	Jalsa Salana Speeches
09:00	Waqfe Nau Ijtema: Recorded on February 26, 2017.
10:25	Kids Time
11:00	Friday Sermon: Recorded on November 10, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Waqfe Nau Ijtema [R]
16:30	International Jama'at News
17:20	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 94-118.
18:30	Swedish Service: Stoppa Krisen
19:05	Jalsa Salana Speeches [R]
19:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
20:00	Waqfe Nau Ijtema [R]
21:15	Pakistan National Assembly 1974
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30	The Review Of Religions

Tuesday April 24, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:20	Waqfe Nau Ijtema
02:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones
04:50	Kasre Saleeb
05:30	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 64-83.
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 198.
08:00	Story Time
08:40	Oil Painting With Ken Harris
09:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
10:15	In His Own Words
10:45	Khazeena-e-Urdu
11:25	Indonesian Service
12:25	Tilawat [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on April 20, 2018.
14:10	Bangla Shomprochar
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:15	In His Own Words
16:45	Beacon Of Truth: Recorded on April 22, 2018.
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Rah-e-Huda: Recorded on April 21, 2018.
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:20	Liqa Ma'al Arab [R]
23:25	Oil Painting With Ken Harris [R]

Wednesday April 25, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:20	In His Own Words
02:50	Beacon Of Truth
03:40	Liqa Ma'al Arab
04:50	An Introduction To Ahmadiyyat
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 25.
06:55	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
08:00	Inter-School Quiz
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Australia: Recorded on October 5, 2013.
09:55	In His Own Words
10:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 20, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Australia [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:30	Mosha'airah
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:30	French Service
19:10	The Significance Of Flags
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Australia [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Mosha'airah [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:30	InfoMate

Thursday April 26, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Australia
02:25	In His Own Words
03:00	Inter-School Quiz
04:00	Question And Answer Session
05:15	Mosha'airah
06:00	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 8-18.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 67.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on June 10, 1996.
08:05	Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
08:55	Jamia Convocation Shahid 2016: Recorded on March 4, 2017.
10:25	Hijrat
11:00	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 20, 2018.
14:05	Beacon Of Truth [R]
14:55	In His Own Words
15:25	Persian Service
15:50	Friday Sermon [R]
17:00	Seerat-e-Ahmad
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Hijrat [R]
19:05	Open Forum [R]
19:30	Khazain-ul-Mahdi [R]
20:05	Friday Sermon [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:40	Seerat-e-Ahmad
22:00	An Introduction To Waqf-e-Jadid
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:25	Discover Alaska

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 Friday 20 April 2018 Issue No. 16

کانووکیشن شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا، جامعہ احمدیہ جرمنی وجامعہ احمدیہ یُوکے 2017ء

2017ء کے دوران شاہد کی ڈگری کے حقدار قرار پانے والے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے 14، جامعہ احمدیہ جرمنی کے 11 جبکہ جامعہ احمدیہ UK کے 18 اور کُل 43 مربیان سلسلہ کی تقریب تقسیم اسناد

جامعہ احمدیہ یُوکے کے تعلیمی سال 16-2015ء اور 17-2016ء کے دوران تمام کلاسز میں سالانہ امتحانات میں اعزاز پانے والے طلباء میں تقسیم انعامات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت۔

انعامات واسناد کی تقسیم، مربّیان کی ذمہ داریوں پر مشتمل نہایت بصیرت افروز خطاب اور ظہرانہ میں شرکت۔

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 25/ مارچ 2018ء بروز اتوار جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے چھٹے، جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ساتویں جبکہ جامعہ احمدیہ جرمنی کے تیسرے کانووکیشن میں رونق افروز ہوئے۔ امسال اس کانووکیشن کے لئے جامعہ احمدیہ یُوکے واقع ہیزل میئر (Haslemere) میں ایک مشترکہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس روز سال 2017ء کے دوران شاہد کی ڈگری کے حقدار قرار پانے والے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے 14، جامعہ احمدیہ جرمنی کے 11 اور جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے 18 کل 43 فارغ التحصیل طلباء نے اسنادِ شاہد جبکہ جامعہ احمدیہ برطانیہ کے تعلیمی سال 16-2015ء اور 17-2016ء کے دوران تمام کلاسز میں سالانہ امتحانات میں اعزاز پانے والے خوش نصیب طلباء نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے انعامات پانے کا اعزاز حاصل کیا۔

جامعہ احمدیہ یُوکے اپنی خوش قسمتی پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے کہ اب تک یہاں منعقد ہونے والی چھ تقاریبِ تقسیمِ اسناد و انعامات میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بنفس نفیس رونق افروز ہو کر طلباء کو انعامات سے جبکہ اس سال کے دوران مربی بننے کا اعزاز پانے والے طلباء کو اسناد سے نوازا نیز مربیان و مبلغین کرام کو نہایت قیمتی نصائح سے فرما کر ان لمحات کو تاریخ ساز اور یادگار بنا دیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

حضورِ انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور تقریبِ تقسیم اسناد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع ممبران قافلہ گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر Stone House جامعہ احمدیہ میں رونق افروز ہوئے۔ امیر جماعتِ احمدیہ برطانیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ یُوکے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر انعام احمد صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا محترم داوٗد حنیف صاحب، پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی محترم شمشاد احمد قمرؔ صاحب اور صدر تعلیمی کمیٹی و ناظم اعلیٰ تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ محترم ظہیر احمد خان صاحب نے حضورِ انور کے استقبال کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں حضورِ انور 12 بجکر بیس منٹ پر جامعہ احمدیہ کے آڈیٹوریم میں تشریف لائے جہاں تقریب تقسیم اسناد کا انتظام کیا گیا تھا اور طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ کے ساتھ ساتھ تقریب میں شامل ہونے والے مہمان بھی حضورِ انور کے لئے چشم براہ تھے۔ حضورِ انور کی تشریف آوری پر تمام شاملینِ تقریب نے انتہائی ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ اس تقریب میں اسٹیج پر مذکورہ بالا پانچ افراد کو حضورِ انور کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیز دانیال تصوّر نے کی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ النساء کی آیاتِ مبارکہ (125 تا 127) کا اردو ترجمہ عزیز نعمان ہادی نے تفسیرِ صغیر سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام ”تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں“ میں سے منتخب اشعار عزیز مرتضیٰ منّان (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) نے دل نشین انداز میں پیش کئے۔

اس کے بعد محترم داوٗد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اپنی رپورٹ تفصیل سے پیش کی جو درج ذیل ہے۔

”بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

رپورٹ سالانہ جامعہ احمدیہ کینیڈا سال 17-2016ء

سیدنا وامامنا!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اور ادارہ جامعہ احمدیہ کی شاخ جامعہ احمدیہ کینیڈا انٹرنیشنل کا قیام 2003ء میں عمل میں آیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات وراہنمائی کے مطابق عمل کرتے ہوئے اب تک یہ ادارہ بفضل اللہ تعالیٰ نواسی (89) پھل پیش کر چکا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

اس وقت کینیڈا اور امریکہ کے علاوہ چھ دیگر ممالک سے کل 76 طلباء اس ادارہ میں زیر تعلیم ہیں۔

پیارے آقا! اس وقت جامعہ احمدیہ کینیڈا میں بفضلہٖ تعالیٰ تمام اساتذہ اور سٹاف ممبران ذمہ داری، محنت اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

سیدی! جامعہ احمدیہ کینیڈا کی سال بھر کی مصروفیات کے لیے پہلے ایک تفصیلی کیلنڈر تیار کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حضور انور کے ارشاد، ’18 گھنٹے روزانہ کے مصروف اوقات‘ کو بنیاد بناتے ہوئے طلباء جامعہ کے لیے تعلیمی اور ورزشی مصروفیات پر مشتمل ایک پروگرام ترتیب دیا گیا۔ جس کی پابندی کی کوشش کی جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست بڑی سکرین پر دیکھنے اور سننے کی غرض سے تمام طلباء جامعہ ہال میں جمع ہوتے اور سننے کے ساتھ ساتھ نوٹس لیتے ہیں۔ خطبہ کے نوٹس لینے کی اہمیت پر زور دینے کی غرض سے وقتاً فوقتاً کسی ایک طالبعلم سے جو نوٹس اس نے لیے ہوتے ہیں جملہ طلباء کے سامنے پڑھانے شروع کیے گئے ہیں۔

تعلیمی مصروفیات

پیارے آقا! طلباء جامعہ احمدیہ کو مرکزی طور پر مقررہ سلیبس کے مطابق تفسیر القرآن، حدیث، علم الکلام، موازنہ مذاہب، فقہ وغیرہ کے مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز حسب ارشاد حضرت امیر المومنین آخری دو کلاسز کو سپینش زبان سکھانے کی غرض سے ہفتہ میں دو کلاسز کا انتظام کیا گیا ہے۔

امسال مختلف سائنسی علوم اور فنون کے ماہرین کو جامعہ میں دعوت دے کر 10 لیکچرز کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح سے درجہ خامسہ اور رابعہ کے لیے سیمینارز کا مستقل بنیادوں پر انتظام کیا جاتا رہا۔ دوران سال ایسے 12 سیمینار منعقد کیے گئے۔ حسب قواعد شاہد کلاس کے طلباء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور شدہ موضوع پر کم از کم 30,000 الفاظ پر مشتمل تحقیقی کام ایک نگران مقالہ کی راہنمائی میں مکمل کرتے ہیں۔

عربی اور اردو کیمپ

ممہدہ اور اولیٰ کلاسز کے لیے ہر سال ایک ہفتہ کے لیے جامعہ سے باہر کسی مناسب مقام پر کیمپ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ تاکہ طلباء کو خالصتاً اردو یا عربی زبان کے ماحول میں متعلقہ زبان کے بولنے کی مشق کرائی جاسکے۔ دوران سال اردو کیمپ مانٹریال میں اور عربی کیمپ بریڈفورڈ مشنز میں منعقد کیے گئے۔

خصوصی پروگرام سادسہ کلاس

میدان عمل میں بہتر راہنمائی کی غرض سے سادسہ کے طلباء کے لیے خصوصی طور پر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ جماعتی شعبہ جات سمیت اہم موضوعات پر 55 لیکچرز کروائے گئے۔ نیز میدان عمل میں مفید ثابت ہونے والے امور مثلاً کھانا پکانا، ہومیوپیتھی اور گاڑی کی دیکھ بھال سے متعلق ٹریننگ کروائی گئی۔

مقابلہ جات تقاریر و کھیل

دوران سال جامعہ احمدیہ کے 4 ٹیوٹوریل گروپس کے مابین کھیل اور علمی استعدادوں کو اجاگر کرنے کی غرض سے اجتماعی اور انفرادی ورزشی، تقریری اور تحریری مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ 2017ء میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی باسکٹ بال ٹیم کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ امریکہ کی فاتح ٹیم بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ہر سال طلباء کے لیے 40 کلومیٹر پیدل چلنے کا ایک مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں تمام طلباء جامعہ شریک ہوتے ہیں۔

تفریحی پروگرام

طلباء کے لیے ایک سالانہ پکنک کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سال میں ایک مرتبہ طلباء کے لیے Winter Sports میں شرکت کا بھی پروگرام بنایا جاتا ہے۔ ہر سال سینئر کلاس کے لیے ایک پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے جس میں طلباء کو Camping، کھانا پکانے اور مختلف النوع مصروفیات کا موقع دیا جاتا ہے۔ دوران سال بھی یہ تمام پروگرام بفضلہ تعالیٰ عمل میں آئے۔

لائبریری

جامعہ احمدیہ کی لائبریری میں امسال 309 نئی کتب کا مفید اضافہ ہوا۔ اور کتب کی کل تعداد 5999 ہو چکی ہے جبکہ رسائل کی کل تعداد 8115 ہے۔

نیوز لیٹر

Western Horizon کے نام سے طلباء ہر دو ماہ بعد اپنا ایک Newsletter تیار کرتے ہیں جو بذریعہ ای میل کینیڈا کے واقفین نو اور دیگر احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔

دیگر مساعی

طلباء جامعہ کینیڈا کو خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی سٹالز اور Symposiums کے انعقاد میں تعاون، تبلیغی

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں